ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق مذکورہ احادیث نبویہ
صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین صوفیائے کرام کے فرمودات
اقوال واشعار پر مشتمل ۱۱۲۷۹ روایات کا جامع مستند انسائیکلوپیڈیا

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی

۳۸۴ — ۴۵۸

جلد چہارم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

فہرست عنوانات

واذا رأیت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنهم حتی یخوضوا فی حدیث غیره

اور جب تو دیکھے (اے مخاطب) ان لوگوں کو جو غور و فکر کرتے ہیں ہماری آیتوں میں تو اعراض کر ان سے

یہاں تک کہ وہ لگ جائیں کسی اور بات میں۔

واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین (انعام)

اور اگر تجھے بھلا دے شیطان تو نہ بیٹھ یاد آجانے کے بعد ظالموں کے ساتھ۔

چوتھا مرحلہ، مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت

اس کے بعد ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ ایمان لائے تھے ہجرت کرنے کی اجازت دی گئی سوائے رسول اللہ کے۔

(۶) چنانچہ حکم ہوا۔

ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ (نساء)

جو شخص ہجرت کرے اللہ کی راہ میں وہ پائے گا زمین میں ہجرت کی جگہ بہت اور کشادگی۔

پانچواں مرحلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم:

اس کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔

(۷) وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق (بنی اسرائیل)

اور دعا کیجئے اے میرے رب داخل کر مجھے داخل کرنا سچا اور نکال مجھے نکالنا سچا۔

ایضاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی

پھر بے شک ان کو اجازت دی۔ اس سے قتال کی ان سے لڑنے کا حکم ہوا۔

(۸) وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین (بقرہ)

اور لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو لڑیں تم سے اور زیادتی نہ کرو بے شک اللہ نہیں پسند کرتا زیادتی کرنے والوں کو۔

چھٹا مرحلہ، جہاد اقدامی کی اجازت

اس کے بعد ان کو ابتداء کرنے کی یعنی اقدامی جہاد کی اجازت ملی۔ اور آیت نازل ہوئی۔

(۹) اذن للذین یقاتلون بانهم ظلموا وان اللہ علی نصرهم لقدیر (حج)

اجازت دے دی گئی ہے ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے (کہ وہ بھی لڑیں) اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا

اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ تحقیق یقاتلون کو دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ تو اس طرح بھی [illegible] ہے

ساتواں مرحلہ:

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جہاد فرض کر دیا اپنے رسول پر بعد ہجرت فرض کر دی ان مسلمانوں پر جو تابع ہو کر پیچھے ہوئے تھے۔ لہذا اللہ تعالیٰ

نے یہ حکم نازل فرمایا جہاد کی ترتیب کے بارے میں۔

(۱۰) وکتب علیکم القتال وهو کره لکم وعسی ان تکرهوا شیئا وهو خیر لکم وعسی

---

(۵) [illegible] (۶) [illegible] (۷) [illegible] (۸) [illegible]

طریق ابو عبید نے کہا ہے کہ اس کو پڑھا ہے ہمارے سامنے محمد بن کثیر نے اسی طرح۔ اور کہا ہے ابوالحسن بن صبیح نے اور پڑھا ہے اس کو ہمارے سامنے ابوالولید نے اسی طرح۔ ابو عبد اللہ نے اور اس کو پڑھا ہے ہمارے اوپر ابوالحسن شیبانی نے اسی طرح۔

کہا ہے شیخ احمد مصنف کتاب نے اور اس کو پڑھا ہے ہمارے سامنے ابو عبد اللہ نے اسی طرح۔ اور کہا ہے ابن سماک کے حدیث میں کہا ہے ابراہیم بن الہیثم نے۔ اور اس کو پڑھا ہے ہمارے سامنے محمد بن کثیر نے آخر سورۃ تک اسی طرح۔

ہم سے کہا تھا عمرو ابن سماک نے اور پڑھا تھا اس کو ہمارے سامنے ابراہیم بن الہیثم نے آخر سورۃ تک اسی طرح۔

ابو عبد اللہ نے کہا کہ اس کو پڑھا تھا ہمارے سامنے ابو عمرو بن سماک نے سورۃ کے شروع سے آخر تک اسی طرح۔ اور پڑھا ہمارے سامنے ابو عبد اللہ نے سورۃ کو اسی طرح۔ کہا ہے علی ساوی نے اور پڑھا ہے اس کو ہمارے سامنے شیخ امام زکی الدین نے آخر سورۃ تک۔ اور کہا کہ پڑھا ہے اس کو ہمارے سامنے امام احمد نے اسی طرح آخر تک۔

۴۲۰۷: کہا ہے شیخ احمد نے اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب سنن میں ابو اسحٰق فزاری کی حدیث سے۔ اور ولید بن مزید سے اس نے اوزاعی سے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے۔ اور روایت کیا گیا ہے ہقل بن زیاد سے اس نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ سے اس نے ہلال بن ابو میمونہ سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے عبد اللہ بن سلام سے اور جماعت حفظ کرنے یاد رکھنے کے اعتبار سے ایک سے اولیٰ ہوتی ہے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔

ایمان باللہ کے بعد جہاد فی سبیل اللہ افضل عمل ہے۔

۴۲۰۸: ... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے اس میں جو میں گمان کرتا ہوں زہری سے اس نے حبیب مولی عروہ بن زبیر سے اس نے عبد اللہ بن زبیر سے اس نے ابو مراوح یا مراوح سے اس نے ابو ذر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان باللہ۔ اور جہاد فی سبیل اللہ۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ غلام کون سا افضل ہے؟ فرمایا کہ جو نفیس اور عمدہ۔ اس نے کہا آپ بتائیے کہ اگر میں نہ پاؤں (استطاعت ان امور کی) فرمایا تو پھر اعانت کر معاونت کر صانع کی۔ اور بنا دو کم عقل کے لئے۔ اس نے پوچھا کہ آپ بتائیے اگر میں اس کی استطاعت نہ رکھوں؟ تو فرمایا کہ تو بچالے لوگوں کو اپنے شر سے بے شک یہ بھی صدقہ ہے جس کو صدقہ کرے گا اس کے ساتھ اپنے نفس پر۔

۴۲۰۹: اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور مجھ کو خبر دی ہے ابو عبد اللہ محمد بن علی بن عبد الحمید آدمی نے مکہ میں ان کو اسحٰق بن ابراہیم دبری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبد الرزاق نے ان کو معمر نے۔ پھر اس کو ذکر کیا اس نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل سوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا کہ اعانت کر تو صانع یا ضائع کی یا بنا اخرق کے لئے (کم عقل بے ہنر کے لئے)۔

۴۲۱۰: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو مراوح نے ان کو ابو ذر نے اسی حدیث کے ساتھ اور کہا ہے ہشام نے اپنی حدیث میں اعانت کرو صانع کی۔ بخاری مسلم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث ہشام سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث عبد الرزاق سے۔

۴۲۱۱: اور ہمیں خبر دی ہے ابو بکر احمد بن محمد بن ابراہیم اشنانی نیشاپوری نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان

(۴۲۰۸) (۱) فی ب عروۃ (۲) فی ب مراوح (۳) فی ب ضائعا

(۴۲۰۹) (۱) فی ب الاوزی (۲) سقط من ب

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا۔ یہ وہ حدیث ہے جو بیوہ ابن شریح سے بھی معروف ہے اس نے ابن اسحٰق بن عبدالرحمن خراسانی سے اس نے عطاء
خراسانی سے اس کو نافع نے اس کو ابن عمر نے۔ جابجا الحلیمی شیخ حلیمی یہ ہے کہ ایک آدمی آئے اور کہے آپ اس اس طرح خریدیں اور بیچیں اس
کو تم سے اسے اسے میں خریدوں گا اتنی اتنی مدت کے ساتھ۔

صبر کی فضیلت:

۴۲۲۵:۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن
مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو عروہ بن نزال یا نزال بن عروہ نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول
اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا صبر کر صبر کر۔ تم نے بہت بڑی چیز کے بارے میں سوال کیا۔
بے شک وہ آسان ہے جس کے لئے اللہ آسان کر دے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کر۔ اور فرض نماز کو قائم کر۔ اور فرض زکوٰۃ ادا
کر۔ کیا میں تجھے امر (دین) کے اصل اور اس کے (بنیادی) ستون اور اس کی بلند ترین چوٹی بتاؤں ؟ بہرحال اصل امر۔ اور صداقت کی
بات یہ ہے کہ جو مسلم مسلمان ہو گیا وہ بچ گیا اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلند ترچوٹی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ کیا میں تمہیں خیر کے
دروازوں کے بارے میں بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے۔ اور صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اور بندے کا رات کے اندر قیام کرنا (یعنی عبادت
کرنا) اس کے بعد آپ نے آیت پڑھی

تتجافی جنوبھم عن المضاجع

علیحدہ ہو جاتے ہیں ان کے جسم بستروں سے۔

مذکورہ حدیث کی تشریح شیخ حلیمی کے قول سے:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے اسلام وہ چیز ہے کہ جس کے بغیر کوئی عمل بھی صحیح نہیں ہے مگر اسلام کے
ساتھ۔ جب اسلام ہی نہ ہے تو کوئی بھی عمل ہو وہ بھی نہیں رہے گا اس کی مثال سر کی ہے کہ جس کے بغیر اعضاء میں سے کوئی چیز سالم
نہیں رہ سکتی۔ مگر سر کی بقاء کے ساتھ۔ جب سر تمام اعضاء سے جدا کر دیا جائے تو اس کے بعد تمام اعضاء میں سے کسی شئی کے ساتھ کوئی فائدہ
نہیں اٹھایا جا سکتا۔

بہرحال نماز تو وہ دین کا ستون ہے۔ اور امر سے مراد دین ہے۔ اس لئے کہ اسلام بغیر نماز کے بے فائدہ ہے اور نہ ہی قائم رہ سکتا ہے اور
نہ ہی کوئی فائدہ دیتا ہے اس کا قبول کرنا اس کے کرنے سے۔ کیونکہ اکیلا اسلام خون کو بھی محفوظ نہیں کر سکتا یہاں تک کہ اس کے ساتھ اقامۃ
صلوٰۃ بھی ہو۔

بہرحال آپ کا فرمانا کہ اس کی بلند ترچوٹی جہاد فی سبیل اللہ ہے تو کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ معالم اسلام میں سے کوئی بھی اس سے زیادہ
مضبوط ہے اور نہ ہی اس سے زیادہ ظاہر ہے بلکہ وہ اس لئے بلند ترچوٹی کی طرح ہے ذروۃ السنام کا معنی ہوتا ہے اونٹ کی کوہان۔ جو اونٹ کا
سب سے بلند تر حصہ ہوتا ہے اس سے اونچا اور کوئی نہیں ہوتا کہ دور سے دیکھنے والے کی نظر دور سے اسی پر ہی پڑتی ہے۔ شیخ نے اس کی شرح

(۴۲۲۴) (۱) فی ب العصن وھو خطأ (۲) فی ا محمد وھو خطأ (۳) فی ب علی بن عباس
(۴) فی ب علی وھو خطأ واخرجہ (۲۸۱/۳) عن سود بن عامر عن ابی بکر بن عیاش بہ
(۴۲۲۵) (۱) فی ب بن علی. (۲) فی ب لعمد (۳) فی ب ولزمنی (۴) زیادۃ فی ب
(۵) فی ب الاسباق. (۶) فی ب اذا

۴۲۳۲ ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن مصری نے ان کو محمد بن عمرو بن نافع نے ان کو عبداللہ بن صالح نے پھر اس نے اس کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے الفاظ عنداللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک) نہیں بولا۔

۴۲۳۳ ــــ ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی حسن بن حکیم نے ان کو مروزی نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو محمد بن معن غفاری نے ابو معن سے ان کو زہرہ بن معبد قرشی نے ان کو ابوصالح مولیٰ عثمان نے ان کو عثمان بن عفان نے مسجد خیف میں منیٰ میں اور انہوں نے حدیث بیان کی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ جہاد فی سبیل اللہ میں ایک دن لگانا اس کے علاوہ عبادات میں ایک ہزار دن لگانے سے بہتر ہے۔ پس دیکھنا چاہیے ہر آدمی کو اپنے لئے کونسا راستہ اختیار کر رہا ہے۔

مصنف کا تبصرہ:

ان احادیث سے مقصود جہاد کے اجر کو دوسری چیزوں کے اجر کے مقابلے میں دہرانا ہے اور یہ اجر مختلف لوگوں کے احوال کے اعتبار سے اور ان کی نیتوں کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے اور ان کے اخلاص کے اعتبار سے اور مختلف اوقات کے اعتبار سے بھی۔ جہاد کے محل وقوع کے اعتبار سے بھی۔ احتمال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دگنے کو اور اس سے زیادہ کرنے کو مختلف مواقع کے اعتبار سے مختلف بیان کیا ہو کبھی چالیس سال اور کبھی ساٹھ سال کبھی اس سے کم کبھی اس سے زیادہ۔

شیخ ابوبکر محمد بن علی شاشی نے کہا ہے کہ۔ اس کی مثالیں کثیر ہیں کہ اس مفہوم کو ستر کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

جیسے یہ کہا گیا ہے کہ۔ نہیں نقصان اس کا جو استغفار کرتا ہے۔ اگرچہ وہ ستر مرتبہ بھی اس کا اعادہ کرے یعنی یہاں پر ستر سے مراد ستر کی حد بندی بیان کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ مقصد اس کی کثرت کا بیان ہے۔

اللہ کی راہ میں چوکیداری کرنا:

۴۲۳۴ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسحاق خزاعی نے مکہ میں ان کو ابن ابو مسرہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حمس بن حسن نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو عبداللہ بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہا عثمان بن عفان نے حالانکہ وہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے میں تم لوگوں کو ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ مجھے کوئی مانع نہیں تھا اس بات سے کہ میں تم لوگوں کو اس کے بارے میں بتاؤں مگر بخل تمہارے ساتھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے۔ اللہ کی راہ میں ایک رات چوکیداری کرنا اس ہزار رات سے افضل ہے جس میں رات کو نفل پڑھے جائیں اور دن کو روزہ رکھا جائے۔

لیلۃ القدر سے افضل رات:

۴۲۳۴ ــــ مکرر ہے۔ ہم نے روایت کی ہے ابن عمر سے بطور مرفوع روایت سے۔ کیا میں تمہیں اس رات کے بارے میں نہ بتاؤں جو لیلۃ القدر سے افضل ہے اس چوکیدار اور محافظ (کی رات) جو خوف اور خطرات کی زمین پر حفاظت کرتا ہے (اس حال میں کہ) شاید وہ گھر واپس لوٹ کر نہیں آئے گا۔

دو آنکھوں پر جہنم کی آگ حرام ہے:

۴۲۳۵ ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حمزہ بن عباس عقبی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے

(۴۲۳۲) (۱) فی ب عن (۴۲۳۳) (۱) سقط من ب

(۴۲۳۳) (۱) أخرجه الحاكم (۲/۸۱) بنفس الإسناد وصححه.

(۴۲۳۴) مکرر (۱) أخرجه الحاكم (۲/۸۰، ۸۱) مرفوعا

ان کو ابوصالح ابن کیسان نے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبدالرحمن نے کہا کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آنکھوں پر حرام ہے کہ ان دونوں کو جہنم کی آگ چھوئے۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روتی ہے۔ اور دوسری وہ آنکھ جو اسلام کی حفاظت کرتے ہوئے رات کو جاگتی ہے۔ خصوصاً اس وقت جب کہ اس کے گھر والے بھی اہل کفر میں سے ہوں۔

مجاہد کے لئے جنت کی ضمانت:

٤٢٣٩: ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوالنصر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور الفاظ اسی کے ہیں ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے عمارہ سے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کہ اللہ تعالیٰ ضمانت دیتا ہے اس آدمی کو جنت میں داخل کرنے کی جو اللہ کی راہ میں نکلا جس کا مقصد جہاد فی سبیل اللہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا اور میرے ساتھ ایمان اور میرے رسول کی تصدیق۔ یا وہ آدمی اپنے ٹھکانے پر واپس آجائے جہاں سے نکلا تھا جو کچھ اجر پا سکا اس کو لے کر اور مال غنیمت کو ساتھ لے کر۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اللہ کی راہ میں جو بھی زخم لگا ہے قیامت کے دن جب آئے گا تو اسی زخم کی صورت میں سامنے آئے گا اس کا رنگ خون والا ہوگا مگر خوشبو کستوری کی ہوگی۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈال دوں گا تو میں خواہش کرتا کہ کسی بھی جہاد سے پیچھے نہ رہوں کبھی بھی جو اللہ کی راہ میں لڑا جا رہا ہو۔ لیکن میں کچھ گنجائش نہیں پاتا ہوں کہ میں لوگوں کو سواریاں دوں اور وہ خود بھی گنجائش نہیں رکھتے ہیں۔ اور مجھے چھوڑ کر جانا بھی ان کو کھلتا ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور پھر میں قتل کر دیا جاؤں۔ پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں۔ پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں حدیث عبدالواحد سے مختصر مسدد سے اور مختصر دیگر سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اس نے جریر سے۔

قیامت کے دن مجاہد کے خون کی خوشبو کستوری کی مانند ہوگی۔

٤٢٤٠: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مومنوں پر مشکل نہ ہوتی تو میں کسی سریہ سے پیچھے نہ بیٹھتا جو اللہ کی راہ میں لڑا جائے۔ لیکن میں گنجائش نہیں پاتا کہ میں ان کو سواریاں دوں اور وہ خود بھی گنجائش نہیں رکھتے جو میرے پیچھے پیچھے چلے آئیں اور ان کے دل اس بات سے خوش نہیں ہوں گے کہ وہ میرے بعد پیچھے بیٹھے رہ جائیں۔ کہتے ہیں کہ اور رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ہر وہ زخم جو مسلمان اللہ کی راہ میں کھاتا ہے قیامت کے دن بالکل اسی شکل و صورت پر ہوگا کہ جب تیر لگا تھا اور اس سے خون بہہ رہا تھا۔ رنگ تو خون کا ہوگا مگر خوشبو کستوری کی

(٤٢٣٩): [illegible]

(٤٢٤٠): [illegible]

مرتبہ ہو یا اس کے جو وہ دیکھتا ہے عزت اور اعزاز۔

مال غنیمت دو تہائی اجر ہے:

۴۲۲۵ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ حسین بن حسن ادیب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن زکریا بن ابو مسرہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو ابو ہانی خولانی نے انہوں نے سنا ابو عبدالرحمن حبلی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کوئی ایسے مجاہد نہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور غنیمت حاصل کرلیں مگر وہ اپنی آخرت سے بھی دو تہائی اجر جلدی لے لیتے ہیں اور ان کے لئے ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ اور اگر وہ غنیمت نہ حاصل کرسکیں تو پورا ہو جاتا ہے ان کا اجر۔ مسلم نے اس کو نقل کیا ہے اس کو مقبری کی حدیث سے۔

مسلمان کو شیطان کے بہکانے کے مختلف انداز:

۴۲۲۶ــــ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابو بکر ازہر نے ان کو ابو النضر نے ان کو ابو عقیل نے ان کو موسیٰ بن مسیب نے ان کو سالم بن ابو الجعد نے ان کو سبرہ بن ابو الفاکہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک شیطان ابن آدم کو پھسلانے کے لئے اس کے راستوں پر بیٹھتا ہے پہلے تو اس کے اسلام کے راستے پر بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ گے اور اپنے دین کو چھوڑ دو گے اور باپ دادا کے دین کو چھوڑ دو گے ابن آدم شیطان کی نافرمانی کرتا ہے اور اسلام لے آتا ہے۔ پھر وہ اس کو بہکانے کے لئے ہجرت کے راستے پر جا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تم ہجرت کرو گے اس طرح تم اپنی زمین کو چھوڑ دو گے اور اپنی تہذیب واقامت کو چھوڑ دو گے۔ سوائے اس کے نہیں کہ ہجرت کرنے والے کی مثال گھوڑے جیسی ہے یعنی اپنے لمبا ہونے میں۔ مومن اس کی نافرمانی کرتا ہے اور ہجرت کرلیتا ہے تو پھر شیطان اس کے جہاد کے راستے پر جا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تو جان جوکھوں کا کام ہے جان بھی جائے گی مال بھی جائے گا۔ تو لڑے گا اور تو قتل کر دیا جائے گا تیری بیوی سے دوسرے نکاح کرلیں گے مال تقسیم کرلیا جائے گا۔ مومن اس کی نافرمانی کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے (جب وہ اپنے دشمن شیطان کا اس قدر مقابلہ کرتا ہے تو پھر) رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ کے ذمہ حق بنتا ہے کہ وہ جو شخص ان میں سے یہ سب کچھ کرے اور جان دے بیٹھے تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کر دے یا اس کو سواری گرا دیتی ہے تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کر دے۔

سبرہ بن فاکہ نے کہا ہے کہ میری کتاب میں اسی طرح مرقوم ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابن الفاکہ ہے۔

۴۲۲۷ــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو طارق بن عبدالعزیز بن طارق نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو ابو جعفر نے یعنی موسیٰ بن مسیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن ابو الجعد سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جابر بن ابو سبرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے وہ جہاد کا ذکر کر رہے تھے۔ تو فرمایا کہ بے شک شیطان بیٹھا اولاد آدم کے لئے اس کے راستوں پر لہذا وہ اس کے بہکانے کو اسلام کے راستے پر بھی بیٹھا۔

انہوں نے اس کو ذکر کیا اسی مذکور کی مثل۔ مگر ذکر ہجرت میں یہ اضافہ کیا کہ تو اپنی جائے پیدائش کو چھوڑ دے گا ایسے کرنے سے تو اپنے عیال اور ٹبر کو ہلاک کر دے گا۔ اور جہاد کے ذکر میں بھی یہ ذکر کیا کہ تو اپنے عیال کو ضائع کرے گا۔ مگر اس روایت میں سابق کی طرح ہجرت

(۴۲۲۳) (۱) سقط من ب　　(۴۲۲۵) (۱) فی ب ویلقی.

(۲) فی ب وتذر دینک وتذر دین آبائک.　　(۳) فی ب وقاتل　　(۴) فی النکح　　(۵) فی ب فاکھۃ

(۴۲۲۶) (۱) فی ب فاکھۃ

اللہ کی راہ میں زخمی ہوا اس پر شہداء کی مہر ہوگی۔

۴۲۵۱:... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن مصفّٰی نے ان کو بقیہ نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو ان کے باپ نے ان کو مکحول نے ان کو مالک بن یخامر نے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ کہ اس نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے۔ پھر راوی نے حدیث بیان کی ہے مذکورہ کے مفہوم میں سوائے اس کے کہ آخر میں اس نے کہا۔ جس کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم آیا اس پر شہداء کی مہر ہوگی۔

شہید کا معنی و مطلب:

شیخ حلیمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

شہداء کا معنی یہ ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے اس کو جو کچھ انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے۔ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اپنے ایمان کو اپنے اخلاص کو۔ اور یہ کہ ان کا ظاہر اور باطن اللہ کی اطاعت میں یکساں ہے اور برابر ہے۔

شہادت کا اصل مفہوم:

اصل میں شہادت کا معنی ہے تبیین۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ شهد الله انه لا اله الا هو۔ یعنی اللہ نے اپنے بندوں کے لئے بیان کر دیا ہے اور واضح کر دیا ہے کہ وہ ان کا الٰہ ہے جس کے سوا ان کا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ کس طرح اپنے بندوں کے لئے واضح کیا ہے؟ وہ اس طرح ہے کہ اس نے اپنی مخلوق کو اجزائی طور پر عالم حادث ہونے کے دلائل دیئے ہیں۔ اور ان کو عقلوں میں اس کا ادراک رکھا ہے اور ان کی روشنی میں دیکھتا۔

دوسری توجیہ:

کہا گیا ہے کہ شہادت سے اس کے درمیان شہید اور گواہوں کی موجودگی کی وجہ سے۔

تیسری توجیہ:

اور کہا گیا ہے کہ شہداء کا معنی یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن مع الرسل رسولوں کے ہو کر اپنے ماسوا پر شہادت دے گا بالکل اسی طرح جس طرح رسول شہادت دے گا۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ وجیء بالنبيين والشهداء وقضي بينهم نبیوں کو لایا جائے گا اور شہداء کو اور ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا تو گویا کہ شہید وہ ہوا جس کی شہادت ہوگی۔

شیخ حلیمی کے علاوہ دیگر کا قول:

غیر حلیمی نے کہا ہے کہ شہید مقتول کے دو مطلب ہیں۔

(۱)... یہ کہ وہ جنت پر مشہود علیہ ہے یعنی جنت میں حاضر ہوگا۔ اور جنت روح اور ریحان کو پائے گا۔

(۲)... یہ کہ وہ مشہود ہے (یعنی حاضر کیا ہوا جس کے پاس کوئی اور حاضر ہو) کیونکہ رحمت کے فرشتے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

مجاہد کے لئے چھ انعامات:

۴۲۵۲:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن داؤد بن اسحاق نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبدالرحمن

(۴۲۵۰) (۱) فی ب عبداللہ والصحیح ابومحمد عبداللہ بن یوسف الأصبهانی

(۴۲۵۱) (۱) فی ب ابی (۲) سقط من ا (۳) فی ب تعالی (۴) فی ب تبارک

(۵) فی ب شهادة (۶) فی ب مشاهدة (۷) فی ب برحمته تعالی

۴۲۵۸: ... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو ابو شریح معافری نے ان کو ابو ہانی نے ان کو ابو علی جنبی نے ان کو ابو سعید خدری نے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

ابو سعید نے کہا میں نے اللہ کی حمد کی اور تکبیر کی اور آپ سے کہا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اور دوسری چیز اللہ جس کے ساتھ جس کے ساتھ جنت میں ایک سو درجے بلند کریں گے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جیسے آسمان و زمین کا۔

کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ جہاد فی سبیل اللہ۔

اور تحقیق ہم نے اس کو نقل کیا ہے کتاب السنن میں ابن وہب کی حدیث سے اس نے ابو ہانی سے اور اسی طریق سے نقل کیا ہے اس کو مسلم نے صحیح میں۔

جنت میں پہلے داخل ہونے والے تین گروہ:

۴۲۵۹: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے یہ کہ ابو عشانہ معافری نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے وہ فرماتے تھے۔ پہلے تین گروہ جو جنت میں داخل ہوں گے فقراء مہاجر ہوں گے وہ لوگ ہیں جن کے ذریعے مشکلات سے بچاؤ کیا جاتا ہے جب انہیں حکم ملتا ہے تو وہ سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں اور ان کے کسی آدمی کی ضرورت اگر ان تک کوئی حاجت ہو تو وہ پوری نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے اور حاجت اس کے دل میں ہی ہوتی ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جنت کو بلائے گا وہ اپنی خوبصورتی اور آراستگی سمیت آئے گی اور حکم دے گا اے میرے بندو جنہوں نے اللہ کی راہ میں قتال کیا تھا اور وہ قتل کر دیے گئے تھے یا میری راہ میں ستائے گئے تھے اور جنہوں نے میری راہ میں جہاد کیا تھا تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ اور وہ بغیر حساب کے اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور فرشتے آئیں گے اور آکر کہیں گے اے ہمارے رب ہم رات دن تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ ان سے کس زیادہ کون کو آپ نے ہمارے اوپر ترجیح دی ہے۔ پس رب تعالیٰ فرمائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے میری راہ میں قتال کیا تھا اور میری راہ میں ستائے گئے تھے لہٰذا ان پر فرشتے داخل ہوں گے ہر دروازے سے (اور کہیں گے) سلام ہو تم پر بسبب اس صبر کے جو تم نے کیا تھا پس اچھا ہے آخرت کا گھر۔

۴۲۶۰: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس معقلی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی سعید بن ابو ایوب نے ان کو عیاش بن عباس نے ان کو ابو عبدالرحمن حبلی نے عن ابو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میری امت کے پہلے گروہ کو جو جنت میں داخل ہوگا؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا کہ وہ فقراء مہاجرین ہوں گے قیامت کے دن وہ جنت کے دروازے پر آئیں گے اور دروازہ کھلوائیں گے جنت کے دربان ان سے پوچھیں گے کیا تمہارا حساب ہو گیا ہے؟ وہ جواب دیں گے کہ کس چیز کا تم حساب ہم سے لو گے حالانکہ ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر تھیں اللہ کی راہ میں حتیٰ کہ ہم لوگ اسی حال میں فوت ہو گئے تھے۔ فرمایا کہ پھر ان کے لئے دروازہ کھلے گا اور باقی لوگوں کے داخل ہونے سے قبل چالیس سال جنت میں آرام کریں گے۔

(۴۲۵۸) [illegible]

(۴۲۵۹) [illegible]

(۴۲۶۰) [illegible]

دوری توڑ کر ایک دو قدم بھاگ جائے تو بھی اس کے قدموں کے نشان اور اس کی لید پیشاب تا بقدر اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اگر وہ کسی گھاٹ یا نہر سے گذرتے ہوئے پانی پیتا ہے حالانکہ مالک کا پانی پلانے کا ارادہ بھی نہیں ہوتا پھر بھی اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ گھوڑا ایسے آدمی کے لئے اجر و ثواب کا باعث ہے۔

دوسرا وہ آدمی ہے جس نے گھوڑا باندھ رکھا ہے غنی ہونے کا اظہار کرنے کے لئے اور سوال سے بچنے کے لئے اور اس کے ساتھ وہ اس کی گردن اور اس کی پیٹ پر اللہ کا حق بھی نہیں بھولتا وہ اس کے لئے ستر اور پردہ ہے تیسرا وہ آدمی ہے جس نے گھوڑا باندھا ہے فخر کرنے دکھاوا کرنے کے لئے اور اہل اسلام کی دشمنی کرنے کے لئے یہ گھوڑا مالک کے لئے وبال جان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان کے بارے میں مجھ پر کوئی واضح حکم نازل نہیں ہوا مگر یہ آیت جو جامع ہے اور منفرد ہے کہ جو کوئی ایک ذرہ برابر نیکی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور جو کوئی ایک ذرہ برابر برائی کرے گا اس کو بھی وہ پائے گا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن مسلمہ سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے زید بن اسلم سے۔

۴۳۰۵ ـــ ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے اس نے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے اس نے عبدالرزاق سے اس نے معمر سے اس نے سہیل بن ابو صالح سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑے ایسی چیز ہیں کہ خیر ان کی پیشانیوں سے قیامت تک وابستہ ہے گھوڑے تین طرح ہیں۔ ایک گھوڑا اجر و ثواب ہے دوسرا گھوڑا گناہ اور بوجھ ہے تیسرا گھوڑا ستر و پردہ ہے بہر حال ستر و پردہ وہ گھوڑا ہے جو مالک رکھتا ہے سوال سے بچنے کے لئے عزت و شرف کے لئے خوبصورتی کے لئے اور اس کے پیٹھ اور پیٹ کو بھی نہیں بھولتا اپنی تنگی میں بھی اور سہولت میں بھی (یعنی اس کو خوب کھلاتا ہے اور اللہ کے واسطے ضرورت مندوں کو سوار بھی کرتا ہے) بہر حال وہ گھوڑا جو باعث اجر و ثواب ہے۔ جو گھوڑا باندھتا ہے جہاد میں حفاظت کے طور پر۔ بے شک وہ ایسا ہے کہ اس کے پیٹ سے کوئی شئی غائب نہیں ہوتی مگر اس پر بھی اس کو اجر ملتا ہے حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لید اور پیشاب کو بھی ذکر کیا جہاں کہیں کسی وادی میں وہ دوڑتا ہے خواہ ایک دو پیچ بھی ہوں وہ بھی اس کے میزان میں وزن کئے جائیں گے۔ بہر حال وہ جو بوجھ اور وبال ہوگا وہ وہ ہے جو گھوڑا باندھے لوگوں پر اترانے کے لئے اور اکڑنے کے لئے اس کے پیٹ سے جو کچھ بھی غائب ہوتا ہے وہ اس پر وبال ہوتا ہے حتیٰ کہ آپ نے اس کی لید اور پیشاب کا ذکر کیا اور وہ جہاں وادی میں ایک دو قدم بھی دوڑتا ہے وہ اس پر وبال ہوتا ہے۔

۴۳۰۶ ـــ ہمیں خبر دی ابو علی حسین بن محمد روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر مخرمی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شبیب بن عروہ بن غرقدہ سے اس نے عروہ بارقی سے ایک قول جو رسول اللہ نے کہا۔ یا اس نے کہا کہ۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ خیر اور بھلائی قیامت تک گھوڑا اس کی پیشانیوں سے بندھی ہوئی ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ مجاہد نے اس میں اضافہ کیا ہے شعبی سے اس نے عروہ بارقی سے۔ اجر اور غنیمت کا بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث سفیان سے اس نے شبیب سے۔

۴۳۰۷ ـــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو معاویہ بن عمر نے ان کو ابو اسحاق فزاری نے ان کو سفیان نے ان کو شعبہ نے ایک آدمی سے جو کہ خوشحل سے ہیں۔ اس نے عکرمہ سے۔ کہ واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل۔ عکرمہ نے کہا کہ قوت سے مراد گھوڑے ہیں۔ رباط سے مراد مادہ گھوڑیاں ہیں۔

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا۔ ہم نے وہ تمام احادیث جو گھوڑوں کے تیاری اور ان کو باندھنے کے بارے میں آئی ہیں ان کو ذکر کر دیا ہے کتاب السیر اور کتاب القسم اور کتاب السبق والرمی میں۔ کتاب السنن میں۔

(۴۳۰۵) ـــ (۱) سقط من ب (۲) ـــ فی ب ذکروا (۴۳۰۶) ـــ (۱) فی (ا) المخزومی (۲) ـــ فی ب غرقد وھو خطأ۔

شعب الایمان کا اٹھائیسواں شعبہ

دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہنا

اور جنگ سے فرار نہ ہونا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

(۱) یاایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون

اے اہل ایمان جب تم کسی جماعت (کفار) سے ٹکراؤ تو ثابت قدم رہو اور کثرت کے ساتھ اللہ کو یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

(۲) یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ وماواہ جھنم وبئس المصیر۔

اے اہل ایمان جب تم کافروں سے ٹکراؤ جنگ میں تو ان سے پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو اور جو شخص ان کو پیٹھ دے کر بھاگے گا۔
سوائے اس کے جو پینترا بدلے جنگ کے لئے یا جگہ تبدیل کرے سو اس نے اللہ کے غضب کے ساتھ رجوع کیا
اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے لوٹ کر جانے کی۔

(۳) یاایھا النبی حرض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین، وان یکن منکم مائۃ یغلبوا الفا من الذین کفروا۔

اے نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اہل ایمان کو جہاد پر تیار کیجئے اگر تم لوگوں میں سے بیس مجاہد صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے اور اگر تم لوگوں میں سے ایک سو مجاہد ہوں تو وہ ایک ہزار کافروں پر غالب ہوں گے۔

پھر یہ منسوخ کی گئی۔

اور فرمایا:

(۴) الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین وان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ

اس وقت اللہ نے تم سے تخفیف اور آسانی کر دی ہے۔ اور یہ جان لیا ہے کہ تم لوگوں میں کمزوری ہے۔
اگر تم لوگوں میں سے ایک سو مجاہدین کی جماعت صبر کرنے والی ہو تو وہ دو سو (کافروں) پر غالب آ جائے گی
اور تم میں سے ایک ہزار مجاہدین کی جماعت ہوگی تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار کافروں پر غالب آ جائے گی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ثابت قدمی اور ڈٹے رہنے کو فرض کر دیا ہے خواہ کافر مقابلے پر برابر ہوں یا دو گنے ہوں اور سابقہ آیت کے ساتھ فرار کو بھی میدان جہاد چھوڑ کر بھاگنے کو حرام کر دیا ہے اور یہ مراد اس آیت کی وضاحت میں کی ہے جو ابو عبید سے اور دوسروں سے مروی ہے کہ جنگی چال کے لئے میدان سے ہٹے (یہ بائیں طور ہوگا کہ یہ بطور تدبیر کے ہو جنگی تدابیر میں سے) مثلاً یہ کہ ان کو دکھائے کہ مرعوب ہو کر بھاگے جا رہے ہیں تاکہ دشمن منتشر ہو جائے پھر اچانک ان پر حملہ کر دیں۔ یا دوسری صورت میں پھر کر لوٹنا جنگ کے لئے زیادہ مفید ہو یا وہاں سے ہٹ کر اپنی جماعت میں ملنا ہو یا اس طور کہ اپنی جماعت اور مدد کے پیچھے ہو اور یہ سوچ کر لوٹے کہ ان کے ساتھ مل کر زیادہ طاقت ہو جائے گی پھر وہ

(۱) فی سـ نغلی (۲) فی الانفا

دشمن پر یکبارگی حملہ کریں گے۔

جنت تلواروں کے سائے تلے ہے:

۴۲۰۸ ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو سالم ابو النضر نے ان کو عبداللہ بن ابو اوفیٰ نے لکھا اس کی طرف کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم دشمن سے ٹکراؤ کی آرزو نہ کرو بلکہ اللہ سے عافیت مانگو لیکن جس وقت تم کفار سے ٹکرا جاؤ تو صبر کرو اور یقین جانو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن محمد سے اس نے معاویہ بن عمرو سے۔

سات ہلاک کرنے والے اعمال:

۴۲۰۹ ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب ان کو سلیمان بن بلال نے "ح"۔

وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسین بن حسن بن عبد الجبار نے ان کو ہارون بن سعید ایلی نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ثور نے ان کو ابو الغیث نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کرنے والے اعمال سے بچو۔ سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون سے ہیں؟ جواب ارشاد فرمایا کہ۔

۱ اللہ کے ساتھ شریک کرنا۔

۲..... جادو کرنا۔

۳ ۔ ایسی جان کو قتل کرنا جس کو قتل کرنا حرام ہے سوائے اس قتل کے جو حق کے ساتھ ہو۔

۴ سود کھانا

۵ ۔ یتیم کا مال کھانا۔

۶ جنگ کے دن فرار ہونا۔

۷ ..... پاک دامن عورتوں کو تہمت لگانا جو گناہ سے بے خبر ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ہارون بن سعید سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے عبدالعزیز بن اویسی سے اس نے سلیمان سے۔

۴۲۱۰ ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن شیبان رملی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا۔ کہ ان پر فرض کر دیا گیا تھا کہ اگر دو سو کے مقابلے میں بیس مجاہد ہوں تو نہ بھاگیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ اب اللہ نے تم سے معاملہ ہلکا کر دیا ہے اور یہ جان لیا ہے کہ تم میں کمزوری ہے اگر تم میں سے ایک سو مجاہد جم کر لڑنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں گے۔ تو ان پر فرض کر دیا کہ دو سو کافروں کے مقابلے میں ایک سو مجاہد ہوں تو نہ بھاگیں۔

سفیان کہتے ہیں کہ اللہ کے راستے کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں مومن کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے

تحقیق ہم نے یہ کلام روایت کیا ہے دوسرے مرفوع طریقے سے نبی کریم تک اور وہ حدیث جسے ہم نے روایت کیا ہے ابن عباس سے اس کو بخاری نے نقل کیا ہے ابن عیینہ کی حدیث سے۔

۴۲۱۱ ..... ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابو

یہی حال ہوتا ہے اس شخص کا جس کو شقاوت اور بدبختی گھیر لیتی ہے اللہ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔ اور یہاں سے پہلے اس کا عمل بھی گذر چکا ہے جس کو سعادت اور نیک بختی پالیتی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سعادت کا سوال کرتے ہیں۔ اور توفیق کا اور حفاظت کا تحفظ اس کے فضل سے۔

ابوصہباء کا شہادت سے متعلق خواب:

۴۲۳۰۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو علاء بن ہلال باہلی نے کہ صلہ باہلی قوم کے ایک آدمی نے اس سے کہا اے ابوصہباء میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں ایک شہادت عطا کیا گیا ہوں اور تم دو شہادتیں عطا کئے گئے ہو۔ صلہ نے جواب دیا کہ۔ اچھا خواب ہے تم اکیلے شہید ہوگے۔ اور میں بیٹے سمیت شہید ہو جاؤں گا۔ انشاء اللہ جب یزید بن زیاد کا دن آیا تو ان سے ترک ٹکرائے سجستان میں اور مسلمان شکست کھا گئے بہرحال یہ مسلمانوں کا پہلا لشکر تھا جس نے شکست کھائی تھی تو اس وقت صلہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تم اپنی ماں کے پاس واپس چلے جاؤ۔ بیٹے نے کہا ابا جان آپ بھلائی صرف اپنے لئے چاہتے ہیں۔ اور مجھے واپسی کا حکم دیتے ہیں حالانکہ اللہ کی قسم آپ میری والدہ کے لئے مجھ سے زیادہ بہتر ہیں (یعنی ان کو مجھ سے زیادہ آپ کی ضرورت ہے) صلہ نے کہا کہ بیٹے جب تم یہی کہتے ہو تو پھر آگے بڑھو لہذا وہ آگے بڑھا اور شہید ہو گیا کہتے ہیں کہ صلہ نے تیر اندازی کی وہ ماہر تیر انداز تھا یہاں تک کہ وہ تل منتشر ہو گئے لہذا وہ پیدل چلتا ہوا بیٹے کی لاش پر آیا اور اس کے لئے دعا کی اس کے بعد اس نے پھر لڑنا شروع کیا اور لڑتے لڑتے وہ بھی شہید ہو گیا۔

۴۲۳۱۔ ... ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابو داؤد سجستانی نے وہ کہتے ہیں یہ بات پڑھی گئی تھی حارث بن مسکین کے سامنے اور میں موجود تھا میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ ابن قاسم نے کہا مجھے پتہ چلا ہے کہ عبدالوہاب بن بخت جہاد کی طرف گئے تو ان کی سواری ہلاک ہو گئی انہوں نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے یہ کہا عسی ربی ان یہدینی سواء السبیل۔ قریب ہے میرا رب مجھے سیدھے راستے کی رہنمائی کرے گا۔ پھر وہ شہید ہو گیا۔

۴۲۳۲۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن اسماعیل سکری نے ان کو ابو بکر محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو عبداللہ بن سنان نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن مبارک اور معتمر بن سلیمان کے ساتھ تھا طرسوس میں تھا تے میں لوگوں کے چیخ کی آواز سنائی دی النفیر النفیر۔ چلو چلو جہاد کے لئے کوچ کرو نکلو جلدی کرو جہاد کے لئے کہتے ہیں حضرت ابن مبارک اور معتمر جہاد کے لئے نکلے لوگ باہر نکلے جب مسلمانوں اور دشمنوں نے صف بندی کی

رومیوں میں سے ایک آدمی نکلا اور مقابل کو دعوت مبارزت دیتا تھا پس ایک مسلمان اس کے مقابلے کے لئے سامنے آیا اس نے مسلمان نے ساتھ سخت مقابلہ کیا اور اس کو قتل کر دیا اور اسی طرح مقابلہ کر کے اس نے بہت سے مسلمانوں کو قتل کر دیا اس کے بعد وہ صفوں میں خوب اترانے اور اترانے لگا اور کہنے لگا ہے کوئی تو نکل آئے سامنے لہذا کوئی اس کے مقابل آنے کے لئے تیار نہ ہوا اور وہ ابن مبارک کی طرف متوجہ ہوا اور بولا اے عبد اللہ اگر میرے ساتھ موت کا حادثہ ہو جائے تو تم ایسے ایسے کرنا اور اس نے اپنی سواری کی بڑھائی اور سامنے آیا وہ ایک لمحہ اس کے ساتھ گھمسان کرتا رہا اور اس کو بھی اس نے قتل کر دیا اس کے بعد پھر وہ مقابل مانگنے لگا پھر اس کی طرف ایک بہادر نکلا اس کو بھی اس نے قتل کر دیا حتیٰ کہ اسی طرح یکے بعد دیگرے اس نے چھ بہادروں کو مار دیا تھا لیکن پھر وہ مقابل مانگنے لگا گویا کہ گھبرائے تھے لوگ اس سے پھر اس نے سواری کو

(۴۲۳۰) (۱) زیادۃ من ب (۲) سقط من ب

(۴۲۳۲) (۱) فی ب الا.

حرکت دی اور دونوں صفوں کے درمیان وہ دیکھتے دیکھتے غائب ہو گئے۔ میں نے ان کو نہ سمجھا اچانک میں اس جگہ پہنچ گیا جہاں ابن مبارک کھڑے تھے انہوں نے مجھے فرمایا اے عبداللہ (اللہ تم پر رحم کرے) یہ بات کسی کو بیان کر دی اور میں نہ ہوا تو تیرے لئے مناسب نہیں ہوگا کہ تم اس نے ایک کلمہ ذکر کیا کہتے ہیں کہ میں نے وہ کسی کو نہیں بتایا جب تک کہ وہ زندہ تھا۔

ایک مجاہد کی قبر سے خوشبو آتی تھی:

۴۲۴۳ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو جعفر بن ابان نے ان کو سیار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ جب جو پیش آیا تو عبداللہ بن غالب نے کہا میں ایک معاملہ دیکھ رہا ہوں میں اس پر صبر نہیں کر سکتا چلو ہمارے ساتھ جنت میں۔ کہتے ہیں کہ اس نے میان توڑ دی اور آگے بڑھا اور سخت مقابلہ کیا حتی کہ شہید ہو گیا کہتے ہیں کہ اس مجاہد (عبداللہ بن غالب) کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی تھی مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں اس کی قبر پر گیا اور میں نے اس کی مٹی سونگھی تو واقعی اس میں خوشبو تھی۔

۴۲۴۴ ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو محمد بن جعفر حرکی سے انہوں نے محمد بن ابراہیم عبدی سے اس نے محبوب بن موسیٰ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن بکار سے وہ کہتے ہیں البتہ تحقیق میں نے بلاد روم میں پڑتے ہوئے ایک مجاہد کو دیکھا تھا اس کی آنتیں نکلی ہوئی تھیں گھوڑے کے لگام پر لٹک کر پہنچ گئی تھیں اس نے انہیں واپس اپنے پیٹ میں داخل کرتے ہوئے اپنی پگڑی اتار کر پیٹ پر باندھی اور پھر جہاد شروع کر دیا یہاں تک کہ مزید دس مجاہدوں کو مار دیا۔

۴۲۴۵ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن علی بن حسین نے ان کو ابراہیم بن شماس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک کو دیکھا خواب میں تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کون سا عمل افضل پایا؟ انہوں نے بتایا کہ وہی عمل کہ میں جس میں تھا میں نے کہا کہ جہاد کے لئے تیار رہنا اور جہاد فی سبیل اللہ؟ بولے ہاں وہی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تیرے ساتھ آپ کے رب نے کیا سلوک کیا ہے؟ بولے کہ میرے لئے ایسی مغفرت کر دی ہے ایسی مغفرت کہ جس کے بعد اور مغفرت ہے اور میرے ساتھ اہل جنت کی عورت نے بات چیت کی ہے یا اس نے بات کی حور عین میں سے ایک عورت نے۔

ایک مجاہد کا شہید نہ ہونے پر افسوس:

۴۲۴۶ ہمیں خبر دی ہے ابو سعید احمد بن محمد بن خلیل مالینی نے ان کو ابو القاسم عبید بن محمد بن سہل علی بن یعقوب بن محمد نے وہ زبیرة ابن ابو الشیر سے ان کو ابو بکر محمد بن احمد سعید حمدویہ کی نے انہوں نے سنا تمام بن عثمان جرحی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دوران طواف بیت اللہ کے طواف کرتے ایک شخص کو دیکھا میں اس سے آگے بڑھا تو وہ صرف یہ دعا کر رہا تھا اے اللہ اپنے سارے حاجت مندوں کی حاجات پوری کر دیں اور آپ نے میری حاجت پوری نہیں کی۔ بس وہ یہی کچھ دہرا رہا تھا تو میں نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے آپ صرف یہی کہہ رہے ہیں اور اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگ رہے۔ اس نے بولا میں تمہیں بتاتا ہوں ہم لوگ سات دوست تھے جو مختلف شہروں سے تعلق رکھتے تھے ہم نے دشمن کی سرزمین پر جہاد کیا ہم میں سے ہر آدمی گرفتار ہو گیا اور ہمیں قتل کرنے کے لئے علیحدہ کر دیا گیا میں نے اچانک آسمان کی طرف جو نگاہ اٹھائی تو دیکھا

(۴۲۴۴) (۱) زیادة من ب

(۴۲۴۵) (۱) فی ب النصی (۲) سقط من ب (۳) فی ب عالم

(۴۲۴۶) (۱) فی ب سعید (۲) فی ب شعرت (۳) فی ب زبونہ (۴) فی ا نسوق

شعب الایمان کا اکتیسواں شعبہ

وہ کفارے ہیں جو گناہوں اور جرائم پر لازم ہوتے ہیں

قرآن و سنت میں مذکور چار کفارے ہیں:

۱۔ کفارہ قتل۔

۲۔ کفارہ ظہار۔

۳۔ کفارہ یمین۔

۴۔ کفارہ مسیس۔

۱۔ وہ کفارہ جو قتل کرنے کی صورت میں واجب الادا ہے۔

۲۔ وہ کفارہ جو اپنی منکوحہ بیوی کو اپنی ماں یا کسی بھی محرمات کے ساتھ تشبیہ دینے کی صورت میں لازم ہوتا ہے

۳۔ وہ کفارہ جو کسی قسم کو توڑ دینے کی صورت میں لازم آتا ہے۔

۴۔ وہ کفارہ جو رمضان کے روزے میں بیوی سے صحبت کر کے روزہ توڑ دینے پر لازم ہوتا ہے۔

یا قصداً روزہ توڑنے پر لازم ہوتا ہے اور جو چیز کفارے کے قریب قریب ہے لازم ہونے اور واجب ہونے میں وہ ہے جس کا نام ہے فدیہ کفارہ اور فدیہ کے درمیان فرق اس لئے کیا گیا ہے کہ کفارہ صرف ذنب مقدم۔ سابق گناہ سے واجب ہوتا ہے۔ جب کہ فدیہ کبھی تو گناہ پر واجب ہوتا ہے اور کبھی ایسی چیز پر جو گناہ میں سے نہیں ہے۔ پھر یہ جمع فدیہ ہے کفارہ اور فدیہ سب مل کر ایک ہو گئے۔

بہر حال وہ فدیہ اس لئے ہے کہ اس میں سے کوئی چیز نہیں ہے جو واجب ہوئی ہے مگر پورا کرنے کے لئے اس کو جو گم ہوئی ہے۔ خواہ وہ حرمت اسلام میں سے ہو یا حرمت احرام میں سے یا حرمت ماہ محرم میں سے یا روزوں میں سے۔

بہر حال یہ تمام چیزیں کفارہ بھی ہیں اس لئے کہ ان چیزوں سے تقرب الی اللہ (اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے) کا ارادہ کیا جاتا ہے۔ کسی ایسی چیز کے ساتھ جو مٹا دیتی ہے اس معاملے کے اثر کو جو گناہ واقع ہوا ہے۔

بہر حال جب معاملہ ہو غیر ذنب، غیر گناہ کا تو ظاہر ہے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ہر ایک فدیہ ہے اور ہر ایک کفارہ بھی ہے۔

اور تحقیق ذکر کی ہے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے اصول کتاب و سنت سے اور ان کو الگ شمار کیا ہے جو فدیے کے نام کے ساتھ واجب ہوتے ہیں۔

ہم نے ان سب کو ذکر کر دیا ہے کتاب المنہاج میں لہذا یہاں ان کے اعادے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۱) انظر المنہاج ص ۵۰۸ ج ۲

نے ان کو عبد العزیز بن ابی حازم نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو ولید بن رباح نے ان کو ابوہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سفیان نے اس حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے۔ ماوافق الحق منھا۔ ان میں سے جو اچھائی کے موافق ہوں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ پس ہر وہ شخص جو کوئی عقد باندھے عقود میں سے (کوئی گرہ باندھے عہدوں اور وعدوں کی) جسے شریعت نے ثابت کیا ہو اور اس کا حکم فرمایا ہو۔ خواہ وہ عقد وعہد اللہ کے اور بندے کے درمیان ہو۔ یا بندوں کے آپس میں بعض کے بعضوں کے درمیان ہو جو صحیح ہوں اس کی طرف سے اور اس پر منعقد ہو جاتے ہیں۔ اور اس پر لازم ہو جاتا ہے کہ ان کو پورا کرے۔ پھر شیخ نے ان جملہ عہدوں اور میثاقوں میں سے اسلام کے عقد کو اور اس کے عہد و پیمان کو اور اس کے قبول کرنے کو ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد فرض روزے کا عقد و عہد ہے پھر عقد حرام ہے اس کے بعد وہ نذر ہے جو خدا کی اطاعت ہو۔

تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کی بابت کئی اخبار وارد ہوئے ہیں بعض ان میں سے درج ذیل ہیں۔

گناہ کے کام کی منت پوری کرنا جائز نہیں:

۴۳۴۹: ... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے مالک بن انس نے ان کو طلحہ بن عبدالملک ایلی نے ان کو قاسم بن محمد نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ روایت کرتی ہیں رسول اللہ سے کہ آپ نے فرمایا۔

جو شخص نذر مانے کہ وہ اللہ کی اطاعت کریگا اسے چاہئے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص نذر مانے کہ اللہ کی نافرمانی کریگا پس وہ اس کی نافرمانی نہ کرے (یعنی اگر جائز منت ہو تو ضرور پوری کرے اگر ناجائز کام کی منت ہو تو وہ پوری نہ کرے)

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث مالک سے۔

منت کی حقیقت:

۴۳۵۰: ... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن محمد روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو یحیی بن ابو مسرہ نے ان کو خلاد بن یحیی نے ان کو سفیان ثوری نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو یحیی بن محمد بن یحیی صدلانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو بشر بن موسی اسدی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے عبداللہ بن مرہ نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے نذر ماننے سے منع فرمایا تھا اور کہا تھا کہ نذر کسی شئی کو دور نہیں کر سکتی سوائے اس کے نہیں کہ اس کے ذریعے بخیل سے کچھ نکلوایا جاتا ہے۔

اور خلاد کی ایک روایت میں ہے۔ لیکن اس کے ذریعے بخیل سے کچھ نکالا جاتا ہے۔

اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابو نعیم سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق سے سفیان سے اور خلاد بن یحیی سے۔ اور اس میں دلیل ہے اس نذر کے واجب ہونے پر جس کو انسان خود اپنے اوپر لازم کرے اگر اس کا وجوب نہ ہوتا تو اس کے ذریعے بخیل سے استخراج حاصل نہ ہوتا اور اسی طرح مہر کے بارے میں بھی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

۴۳۵۱: ہمیں خبر دی ہے ابو محمد جناح بن نذیر بن جناح نے کوفے میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن غرزہ

(۴۳۴۹) (۱) سقط من أ (۱) فی قوسول (۲) فی أ بعض (۳) ... زیادة من ب

(۴۳۵۰) (۱) فی ب مرہ والصحیح ما اثبتناہ (۲) سقط من ب (۳) فی ب ما

رکھا کرو۔ اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھا کرو (کسی کو تکلیف پہنچانے سے) اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کرو (نگاہ نیچے کر کے رکھے۔)

۴۳۵۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید داری نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا اس قول کے بارے میں:

یاایھا الذین امنوا اوفوا بالعقود. یعنی عھود.

اے ایمان والو عقد پورے کرو یعنی عہد پورے کرو اس کی مراد ہے کہ اللہ نے جو کچھ حلال کیا ہے اور جو کچھ حرام کیا ہے اور جو کچھ فرض کیا ہے اور جس کو حد مقرر کیا ہے قرآن میں وہ سب پورا کرو۔

ثعلبہ کا واقعہ:

۴۳۵۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن حسن بن علی بیہقی صاحب مدرسہ نے ان کو ابو حفص عمر بن احمد بن محمد قرمیسین میں ان کو محمد بن ابراہیم بن زیاد طیالسی نے ان کو حسن بن احمد بن ابوشعیب حرانی نے ان کو مسکین بن بکیر نے ان کو معاذ بن رفاعہ نے ان کو علی بن زید نے قاسم سے اس نے ابو امامہ سے وہ کہتے ہیں کہ ثعلبہ بن حاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے مال عطا کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ثعلبہ قلیل مال جس کا تو شکر ادا کرتا ہے وہ اس کثیر مال سے بہتر ہے جس کا تو شکر نہ ادا کر سکے۔ کہنے لگا یا رسول اللہ نہیں بس آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے مال عطا کرے اللہ کی قسم اگر اس نے مجھے مال دے دیا تو میں ضرور صدقہ کروں گا۔ اور میں یہ کروں گا وہ کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللہ ثعلبہ کو مال عطا کر۔ قاسم کہتے ہیں کہ اللہ نے اس کو بکریاں عطا کر دیں اس سے پہلے وہ رسول اللہ کے پاس حاضری دیتا تھا جب بکریاں زیادہ ہو گئیں اور بڑھ گئیں تو وہ مدینے سے باہر نکل گیا پھر وہ صرف مغرب اور عشاء میں رسول اللہ کے پاس آتا تھا جب بکریاں بڑھ اور زیادہ ہو گئیں تو پھر وہ صرف جمعہ میں حضور کے پاس آتا تھا جب بکریاں اور بڑھ کر زیادہ ہو گئیں تو اس نے جمعہ کے دن آنا بھی چھوڑ دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگ بھیجے کہ اس سے صدقہ یعنی زکوٰۃ کا مال وصول کر آئیں وہ جب پہنچے تو اس نے ان کو ٹال دیا اور کہا کہ پہلے اور لوگوں سے لیں جب واپس جانے لگیں تو میری طرف سے آئیں (میں جب دے دوں گا ابھی تو میں مصروف ہوں) وہ لوگ فارغ ہو کر جب پہنچے تو اس نے کہا اللہ کی قسم یہ مال دینا تو تاوان ہی ہے یا ایسے ہی کچھ جواب دیا راوی کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے یہ سن کر مال زکوٰۃ وصول کرنے سے انکار کر دیا بلکہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر شکایت کی جو کچھ اس نے کہا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ومنھم من عاھد اللہ لئن آتانا من فضلہ لنصدقن ولنکونن من الصالحین فلما اتاھم من فضلہ بخلوا بہ وتولوا وھم معرضون فاعقبھم نفاقا فی قلوبھم الی یوم یلقونہ بما اخلفوا اللہ ما وعدوہ وبما کانوا یکذبون.

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں مال عطا کرے تو ہم ضرور اسے اللہ کی راہ میں خرچ کریں گے اور ہم ضرور نیکوکار بن جائیں گے جب انہیں اللہ نے اپنا فضل دے دیا تو انہوں نے اس کے ساتھ بخل کرنا شروع کر دیا اور اپنے عہد سے پھر گئے۔ اور منہ پھیرنے لگے۔ ان کے جھوٹ بولنے اور اللہ سے وعدہ خلافی کرنے کی وجہ سے اس نے خیانت کیا ان کے دل میں نفاق بھر دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ جب قرآن اترا تو ثعلبہ اپنی زکوٰۃ اور صدقات کا مال لے کر حضور کے پاس آیا مگر آپ نے اس سے مال لینے سے انکار کر دیا حضور جب فوت ہو گئے تو وہ اپنا صدقہ لے کر ابوبکر صدیق کے پاس آیا انہوں نے بھی لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جو مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لیا میں بھی نہیں لوں گا جب ابوبکر صدیق کا انتقال ہو گیا تو وہ مال لے کر حضرت عمر کے پاس آیا انہوں نے بھی لینے سے انکار کر دیا اور

(۴۳۵۶)۔۔۔(۱) سقط من ا (۲)۔۔۔ سقط من ب

آپ کی جو مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نہیں لیا اور ابوبکر نے بھی نہیں لیا میں بھی نہیں لوں گا۔

شیخ احمد بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور نے مال نہ لیا اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی سنت پر عمل کیا اس لئے کہ وہ منافق ہو چکا تھا اور وہ آیت کتاب اللہ جو اس کے بارے میں نازل ہوئی وہ اس بات کی دلیل ہے اور اسی پر لاحق ہے۔ وہ یہ ہے:

فاعقبهم نفاقا في قلوبهم الخ.

اسی آیت سے شیخین نے جان لیا تھا کہ اب وہ قیامت تک اور موت تک نفاق پر قائم رہے گا۔ باقی رہا اس کا اپنے مال کی زکوۃ و صدقہ لے کر پیش ہونا تو وہ اس کی اس خوف سے تھا کہ کہیں اس سے جبراً نہ لے لیا جائے۔

اور اس حدیث کی اسناد میں ضعف ہے حالانکہ یہ مشہور ہے اہل تفسیر کے درمیان۔

معاہدہ کی پاسداری سے متعلق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا عجیب و غریب واقعہ۔

۴۳۵۸ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عبداللہ نرسی نے ان کو یحییٰ بن ابو بکیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوالفیض نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلیم بن عامر سے وہ کہتے کہ حضرت معاویہ اور رومیوں کے مابین معاہدہ تھا (جنگ نہ کرنے کا) انہوں نے ان سے جہاد کرنے کا ارادہ کیا اور طے شدہ مہینے سے قبل ہی کہتے ہیں کہ ایک آدمی سرزمین روم پر گھوڑے پر سوار ہوا اور کہنے لگا اور وہ کہتے کہا کہ یہ تو غدر ہے دھوکہ ہے اور دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھا حضرت معاویہ نے اسے بلایا اور پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا تھا جس آدمی کے اور کسی قوم کے مابین کوئی معاہدہ ہو اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے عقد کو توڑے بلکہ مدت پوری کرے یا ان کو بھی برابر کا اختیار دے۔

۴۳۵۹ اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو مسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوالفیض نے جو شیخ تھے ہو حمص سے اس نے سلیم بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ اور اہل روم کے درمیان کوئی معاہدہ تھا مگر وہ ان سے لڑنے کے لئے تیاری کر کے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جب ان کی سرزمین کے قریب پہنچے تو اس وقت مدت پوری ہو گئی۔ لہٰذا انہوں نے ان سے جہاد شروع کیا۔ چنانچہ ایک آدمی اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور وہ یہ کہہ رہا تھا اللہ اکبر معاہدہ پورا کرنا چاہئے دھوکہ نہیں کرنا چاہئے۔ اچانک دیکھا تو نبی علیہم میں سے تھا اسے عمرو بن عبسہ کہتے تھے اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی تھی فرماتے تھے۔ جس کے درمیان اور کسی قوم کے درمیان کوئی معاہدہ ہو وہ نہ تو اس کو سخت کرے اور نہ اس کو توڑے بلکہ مدت پوری ہونے دے یا برابر ان کو بھی اختیار دے۔ کہتے ہیں کہ (یہ حدیث سن کر) حضرت معاویہ اپنے لشکروں کو واپس لے آئے۔

عہد توڑنے پر وعید:

۴۳۶۰ ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبیداللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن

(۴۳۵۸) (۱) فی ب ابو الحسن علی بن محمد بن علی البيهقي وهو خطأ. (۲) زيادة من ب

(۳) زيادة من ب (۴) زيادة من ب (۵) سقط من ب (۶) ليست من ب

(۷) سقط من ب (۸) في ب تعالى (۹) في أ (۱۰) سقط من أ

(۱۰) في ب رضي الله عنه (۱۲) في ابعثها (۱۳) زيادة من ب (۱۴) زيادة من ب

(۱۵) زيادة من ب (۱۶) في ب بعهده (۱۷) من أ

(۴۳۵۸) (۱) سقط من ب

(۴۳۵۹) (۱) سقط من أ (۲) سقط من ب (۳) في ب وكان (۴) سقط من أ

عبدالحمید نے ان کو اسحٰق بن سعید قرشی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے کہتے ہیں۔ تم اس وقت کیسے ہو گے جب تم کوئی مال نہیں پاؤ گے یا کہا تھا تم کوئی دینار اور درہم نہیں پاؤ گے لوگوں نے کہا کہ کیا ہم وہ وقت بھی دیکھیں گے اے ابو ہریرہ کہ یہ بھی ہونے والا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ یہ صادق مصدوق کا فرمان ہے۔ لوگوں نے پوچھا یہ کب ہوگا اے ابو ہریرہ فرمایا اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑ دیا جائے گا بعد ازاں زمین سے بارش روک لی جائے گی اور ذمی لوگ اپنا مال روک لیں گے۔ (یعنی خوشی کے باوجود خرچ نہیں کریں گے۔)

۴۳۶۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حمشاد سے وہ کہتے ہیں بیان کیا محمد بن یونس نے ان کو سعید بن ربیع نے ان کو شعبہ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو ان کے چچا نے انہوں نے سنا صاحب بن ابو صفرہ سے وہ کہتے ہیں باپ نے بیٹے عبدالملک سے اے بیٹے بے شک رسول اللہ کی وصیت تر و تازہ تھی اسے ابو بکر نے نافذ کیا تھا اور ابتداء کر و مروت کے ساتھ اس کا خرچ آسان ہے اور مصدر مشکل ہے اور تو جان لے۔ اور اگر تو ہمار کرے۔۔ بسا اوقات تو شادی کرتا ہے مگر تو اسے آزاد نہیں کرتا۔

۴۳۶۲: ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یوسف نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو اسباط بن محمد نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو جامع نے ان کو میمون بن مہران نے وہ کہتے ہیں کہ تین کام ایسے ہیں کہ ان میں مسلم اور کافر برابر ہیں۔ پہلا جس کے ساتھ عہد کریں معاہدہ کریں اس کو پورا کریں۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر ہو۔ سوائے اس کے نہیں کہ عہد اللہ کے لئے ہے اور تیرے اور جس کے درمیان کوئی رشتہ داری ہو اس کو جوڑے رکھو۔ مسلمان ہو یا کافر ہو اور جو تجھے امانت سپرد کرے اس کو لوٹا دے خواہ کافر ہو یا مسلمان ہو۔ یہ حدیث مرفوعاً بھی روایت کی گئی ہے۔ سند ضعیف کے ساتھ۔

۴۳۶۳: ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو الحسن علی بن عبدالرحمٰن سبیعی نے کوفہ میں ان کو علی بن عباس بن ولید بجلی نے ان کو محمد بن عمارہ نے بن صبیح نے ان کو اسماعیل بن ابان نے ان کو عمرو بن ثابت نے ان کو جابر نے ان کو غیاث بن عبدالرحمٰن نے ان کو علی بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین کام ایسے ہیں جن میں لوگوں کے لئے کوئی رخصت نہیں ہے۔ والدین کے ساتھ نیکی کرنا خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر ہوں۔ عہد پورا کرنا جس کے ساتھ عہد ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر ہو۔ امانت ادا کرنا صاحب امانت مسلمان ہو یا کافر ہو۔

۴۳۶۴: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الطیب محمد بن عبداللہ شعیری نے ان کو ابراہیم بن مخلد بلخی نے ان کو حاتم بن بکر بن غیلان نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو علی بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ابو النعمان نے ان کو ابو وقاص نے ان کو زید بن ارقم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص تم میں سے کسی آدمی سے کسی مقررہ وقت کا وعدہ کرے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ اپنے وعدے کو پورا کرے گا اس کے بعد وہ کسی وجہ سے اس وعدے کو پورا نہ کر سکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

اس کو روایت کیا ہے ابو داؤد نے محمد بن مثنیٰ سے اس نے ابو عامر سے۔

(۴۳۶۰) ..(۱) سقط من ب　　　(۲) زیادة من ب

(۴۳۶۲) ..(۱) سقط من ب　　　(۴۳۶۳) ..(۱) فی ب بن

(۴۳۶۳) (۱) سقط من ب　　　(۲) سقط من أ

شعب الایمان کا تینتیسواں شعبہ

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا (اور یاد کرنا) اور ان کے شکر کا واجب ہونا

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ارشاد فرمایا ہے جن میں اس نے اپنے بندوں پر اپنی نعمتیں شمار کی ہیں اور ان کو ان نعمتوں کے ذریعے ان چیزوں پر تنبیہ کی ہے جو بندوں پر لازم ہیں اس کی عبادت میں سے اللہ کی تعظیم اور اس کا شکر ادا کرنے کے لیے۔

یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات رزقا لکم فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون

اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا فرمایا اور تم سے پہلوں کو پیدا کیا تاکہ تم بچو وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بچھایا اور آسمان کو چھت بنایا اور اوپر سے پانی اتارا اور پھر اس کے ذریعے سے تمہارے لئے رزق دینے کے لئے پھل پیدا فرمائے۔ پھر تم اللہ کا شریک نہ بناؤ اور تم جانتے ہو (کہ شریک کرنا بری بات ہے)

آیت کے دو مطلب:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ آیت دو معنوں پر دو مطلبوں کا احتمال رکھتی ہے۔ پہلا معنی و مفہوم یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کی عبادت سے اعراض نہ کرو بے شک تمہارے اوپر اس کا حق ہے کہ تم اس کی عبادت کرو کیونکہ اس نے تمہیں بنایا ہے اور وہی رزق دیتا ہے اور وہی تمہارے اوپر انعام کرتا ہے۔

اور شیخ نے فرمایا کہ حاصل یہ ہے کہ اللہ نے تمہیں اپنی عبادت کرنے کا حکم بھی دیا لہذا اس کے حکم کے بعد اب اس کی عبادت کرنا تم پر واجب اور ضروری ہو گیا ہے۔

اور شیخ حلیمی فرماتے ہیں کہ دوسرا معنی و مفہوم یہ ہے کہ لوگو! تم صرف رب کی عبادت کرو اس کے سوا کسی کی نہ کرو کیونکہ تمہیں پیدا صرف اسی نے کیا ہے اور تم سے پہلوں کو بھی پیدا کیا ہے۔ اور یہ تمہاری اور پہلوں کی تخلیق و پیدائش صرف اس کی طرف سے ہے ان کے سوا کسی اور سے بالکل نہیں ہے جب حقیقت اسی طرح ہے تو اس کا تقاضا ہے کہ تم اس کے ساتھ کسی اور کو شریک بھی نہ بناؤ۔ وہ عبادت کو صرف اس کے لئے خاص کرو اور اس کا نام بھی دوسروں کے ساتھ نہ رکھو اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے وہ بیان کیا ہے جو اس نے اپنی نعمتیں شمار کی ہیں لوگوں پر وہ نعمتیں جن کے سبب سے ان پر پہلے اس کی تعظیم لازم ہے اس لئے اس کا شکر اس بنا پر کہ نعمتوں میں سے ان نعمتوں کی ابتداء اسی نے کی ہے۔

شیخ احمد بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ حلیمی کا یہ جملہ مایلزمھم بھا الخ سے ان کی مراد ہے مایلزمھم بسببھا ہے یعنی جن نعمتوں کے سبب سے ان پر تعظیم واجب ہے۔ اس کے بعد کیا واقع ہوئی ہے امر و نہی کی وجہ سے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ شیخ حلیمی نے حجت پکڑی ہے آیت کے ساتھ اگر شیخ یوں کہتے:

مایلزمھم فیھا بامرہ من تعظیمه اولا ثم شکرہ علیھا ابتداء ہم به منھا لکان اصوب۔

وہ نعمتیں جن میں ان پر لازم ہے جو اس کے حکم سے پہلے اس کی تعظیم پھر اس کا شکر اس لئے کہ اس نے ان نعمتوں کی ابتدا انہیں کے ساتھ اس نے کی ہے۔ (اگر ایسے کہتے تو) یہ زیادہ درست ہوتا۔

(۱) ... فی المنہاج [illegible] ص ۹۰۹ ج ۲

شیخ حلیمی کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

واعبدوا ربکم الذی خلقکم

اس اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔

لہٰذا وہ پہلی نعمت اس کی نعمتوں میں سے جو اس نے ذکر کی ہے وہ یہی ہے کہ اس نے خاص کر ان کو پیدا کیا ہے۔ واللہ اعلم یا اشارہ ہے نفس تخلیق کی طرف اس کی اسی صورت کے سہارے جو کہ حیات ہے اس کے بعد عقل ہے اس لئے وہ زندہ وجود عقل بھی رکھے وہ اپنے آپ کو بھی جانتا ہے اور دوسرے کو بھی اور اپنے بنانے والے کو بھی جانتا ہے اور اچھے اور برے میں تمیز بھی کرتا ہے۔

امام احمد بیہقی نے فرمایا کہ جب توفیق اس کی مساعدت کرتی ہے اس کے بعد حواس خمسہ جو کہ اس کی ضروریات کے مظہر ہیں دیے ہیں سمع جس کے ساتھ آوازوں کا ادراک کیا جاتا ہے اور بصر جس کے ساتھ الوان یعنی رنگوں کا ادراک ہوتا ہے۔ اور سونگھنے کی قوت جس کے ساتھ خوشبو اور بدبو کا احساس کیا جاتا ہے، اور مس یعنی چھونا جس کے ذریعہ نرم اور کھردرے پن کا ادراک ہوتا ہے۔ اور طعم یا ذائقہ جس کے ذریعے کسی بھی شئی کی کڑواہٹ میٹھا ہونا اور کھٹا ہونا معلوم کیا جاتا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کو اس دوسری آیت میں بیان فرمایا ہے۔

(۱)... قل ھو الذی انشاکم و جعل لکم السمع والابصار والافئدۃ قلیلاً ما تشکرون.

وہی ذات تو ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور تمہیں سمع دی بصر دی اور دل دیا بہت کم تم شکر کرتے ہو۔

(۲)... واللہ اخرجکم من بطون امھاتکم لا تعلمون شیئاً و جعل لکم السمع والابصار والافئدۃ لعلکم تشکرون.

اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماں کی پیٹ سے پیدا کرنے کے علاوہ حالانکہ تم کسی بھی چیز کو نہیں جانتے تھے

تمہارے کان بنائے آنکھیں بنائیں دل دیا تا کہ تم شکر کرو۔

یعنی یہ منافع تمہارے لئے بنائے تا کہ تم اس کا شکر کرو۔ اس کا شکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم ان کو خصوصاً اس کی اطاعت میں استعمال کرو اس کی نافرمانی میں استعمال نہ کرو۔

شیخ احمد بیہقی فرماتے ہیں کہ پھر ہر عضو میں اعضاء بنی آدم میں ایک ایسی نعمت ہے کہ جس کا کوئی بھی شکر نہیں کر سکتا مگر صرف اس کی توفیق کے ساتھ۔ ہر عضوی نعمت کا شکر ایسی صورت ہوگا کہ پہلے اس بات کی معرفت ہو کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اس کے بعد پھر اس کو اس کی اطاعت میں استعمال کرے اس کی معصیت میں نہ کرے۔

پھر بے شک اللہ تعالیٰ نے انسان کو متناسب الاعضاء بنایا ہے معتدل بنایا سیدھی قامت والا بنایا ہے علاوہ جانوروں کی طرح نہیں بنایا یہ بھی ایک نعمت ہے۔ پھر فرمایا:

(۳) لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

البتہ تحقیق ہم نے انسان کو خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے۔

کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ سیدھی قامت والا بنایا ہے۔ اوپر نیچے سر اور چہرے والا بنایا ہے اور ارشاد ہے:

(۴)... ولقد کرمنا بنی آدم.

البتہ تحقیق ہم نے اولاد آدم کو عزت بخشی ہے کہا گیا کہ یہ اس کی عطا کردہ تکریم و عزت ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کی مدد سے کھاتا ہے جانوروں کی طرح وہ اس بات کا محتاج نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا اپنے منہ کے ساتھ زمین سے حاصل کرے اس کے بعد اللہ نے لوگوں پر اپنی نعمتوں میں سے اس بات کو ذکر کیا ہے کہ اس نے انسانوں کو زبان اور قلم کے ساتھ بیان کرنے کی قوت بخشی ہے۔

(۵) چنانچہ ارشاد فرمایا

الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان علمه البیان۔

رحمٰن نے قرآن سکھلایا۔ انسان کو پیدا فرمایا۔ اس کو بیان کرنا سکھلایا۔

(۶) اور ارشاد ہے

وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم۔

اور تیرا رب سب سے بڑی عزت والا ہے جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی۔ انسان کو اس چیز کا علم دیا جس کو وہ نہیں جانتا تھا۔

اس کے بعد شیخ نے اس بارے میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔ اور زبان وقلم کے بارے میں جو کچھ ہے۔ اور ان میں جو ذوق کا ادراک ہے اور اللہ کے ذکر کو بیان کرنا۔

انسان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات:

شیخ کہتے ہیں کہ اللہ نے لوگوں پر جو انعام فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان کو اللہ نے ایسے بالوں سے خالی اور صاف بدن بنایا ہے۔ جنہیں اللہ نے جانوروں چوپایوں اور درندوں اور پرندوں میں ان کے بدن کی پوشاک اور پردہ بنایا ہے۔ اور ایک احسان یہ ہے کہ اللہ نے انسانوں کے ہاتھوں اور پاؤں کو (پھاڑنے والے پنجوں اور ناخنوں) سے پاک صاف بنایا ہے (جیسے جانوروں اور درندوں کو دیے ہیں) اور شیخ نے اس میں تفصیل سے کلام کیا ہے۔

شیخ حلیمی فرماتے ہیں۔ بندوں پر اللہ کی نعمتوں میں سے ہے کہ غذا اور طعام جو بندوں پر جمع ہوا کہ اس نے کھانے کو ہضم کرانے اور اس کے فضلے کو اپنے مقام سے نکالنے کا انتظام قائم فرمایا ہے۔ (ظاہر ہے کہ اگر ہضم نہ ہوتا زندگی قائم نہ رہ سکتی اور اگر فضلے کا اخراج نہ ہوتا بھی زندگی قائم نہیں رہ سکتی) یہی وجہ ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موقعوں میں اللہ کا شکر کرنے کی تعلیم فرمائی ہے کھانے پینے کے بعد کہتے ہیں:

الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا۔

اور قضائے حاجت کے بعد کہتا ہے:

الحمد للہ الذی اذهب عنی الاذی وعافانی

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے گندگی دور فرمائی اور مجھے عافیت عطا کی۔

بہتر ہے کہ یہ دعا نکل کر صاف ہو کر کہے۔ (۱۷۰۱)

اس کے بعد شیخ حلیمی نے اللہ کے بندوں پر اللہ کی نعمتیں ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر یہ نعمت فرمایا کہ ان کے لئے نیند بنائی ہے کہ وہ نیند کے ساتھ آرام حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۷) وجعلنا النوم سباتا

ہم نے نیند کو بنایا ہے آرام کی چیز

یعنی تمہارے جسموں کی راحت بنایا ہے۔ پھر وہ دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو محبوب اور مرغوب ہوتی ہے اور دوسری قسم وہ ناپسندیدہ ہوتی ہے جس سے بچنا چاہیے۔

تحقیق میں نے کتاب السنن میں اس کے بارے میں کچھ ذکر کیا ہے۔ اور پھر میں اس باب کے آخر میں بھی تذکرہ کروں گا۔ یا اس کے بعض

۱......شکر کرنے کی ایک صورت:

یہ کہ یہ اعتقاد رکھا جائے کہ یہ نعمت اللہ نے اس کے ساتھ انعام فرمایا ہے۔ اور اس نے بہت دیا ہے اور بڑا انعام فرمایا ہے اور یہ کہ ہمارے اوپر جتنے انعامات ہیں اس کے اور سارے اسی کی طرف سے عطا ہیں نہ کہ ستاروں کی طرف سے۔ اور یہ کہ یہ سب کچھ محض اسی کی طرف سے فضل ہے اور احسان ہے اور یہ کہ اگر ہم پوری پوری کوشش صرف کر ڈالیں تو بھی ہم اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے اور ہم اس کے قدر کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

۲...شکر کرنے کی دوسری صورت:

اللہ کی حمد و ثنا کرنا ہے اور ان نعمتوں کے حقوق کے بارے میں جو کچھ دل میں ہے زبان کے ساتھ اس کا اظہار کرنا۔ اس طرح اعتقاد کو اور اعتراف اقرار کو جمع کرنا اسی طرح ہے جیسے ایمان میں ہے۔

۳...شکر کرنے کی تیسری صورت:

یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت کو عملی طور پر قائم کرنے میں سخت کوشش کی جائے جن امور کا اس نے حکم دیا ہے اور ان چیزوں سے رک جانے کی کوشش ہو جن سے اس نے منع فرمایا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس کو اس کی نعمت تقاضا کرتی ہے وہ اطاعت جس کی کوئی تعظیم نہیں ہے۔

۴...اللہ کے شکر کی چوتھی صورت:

یہ ہے کہ عام حالات میں بندہ اس بات سے ڈرتا رہے کہ کہیں اللہ کی نعمتیں اس سے زائل نہ ہو جائیں اور چھن نہ جائیں اور خوف رکھنے والا ہو خاص اسی سے اللہ سے پناہ مانگنے والا ہو اس بات سے خاص اسی سے مانگنے والا ہو اسی کی بارگاہ میں عاجزی کرنے والا ہو اس بات کے لئے کہ وہ ان نعمتوں کو اس کے لئے باقی رکھے اور اس سے ان کو زائل نہ کرے۔

۵...اللہ کے شکر کی پانچویں صورت:

یہ ہے کہ اللہ نے اس کو مال دیا ہے اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور ان کے ساتھ اہل حاجت کی غمخواری کرے علاوہ مساجد بنانے میں اور پل بنانے میں کثرت کے ساتھ خرچ کرے بالفرض غیر کا دروازہ چھوڑ کے مگر اپنے پر خرچ کرنے کے لئے ضرورت کے لوازمات اپنی طرف سے اس خرچ کرنے میں اچھا اثر ظاہر کرے۔ پھر اگر آدمی کے پاس فاضل مال ہو تو اپنے نفس پر اس سے زیادہ خرچ کرے جس کی اس کو حاجت ہے وہ اللہ کی نعمت کے کھانے کھائے۔ اور وہ طرح طرح کے کپڑے پہنے اور وہ خادم رکھے اور وہ سواریاں رکھے اور وہ لونڈیاں رکھے مگر اس سب کچھ کرنے کا مقصد (تکبر اور غرور نہ ہو) بلکہ اللہ کے فضل کا اظہار ہو تا کہ وہ اس کے ذریعے کام کے تقاضے سے نکل آئے اللہ کی نعمتوں کو چھپانے والا نہ ہو۔ نہ ہی دوسروں پر بڑائی جتانے والا ہو نہ ہی ایک دوسرے کے مقابلے میں مال جمع کرنے کی کثرت کرے تو پھر مذکورہ نعمتوں کو استعمال کرنے میں حرج نہیں ہے بہر حال ہمدردی اور غمخواری کے ذریعے اللہ کی نعمتوں کا اظہار کرنا سب سے اچھا ہے۔

۶.....شکر کرنے کی چھٹی صورت:

یہ ہے کہ اللہ نے جو کچھ اس کو دیا ہو اس کے ذریعے دوسرے لوگوں پر فخر نہ کرے نہ اترائے نہ ہی چاپلوسی کروائے اور نہ ہی غرور و تکبر کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ان اللہ لا یحب الفرحین

اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

ان اللہ لایحب کل مختال فخور

بے شک اللہ تعالیٰ ہر شیخی بگھارنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے۔

۴۳۶۵: ... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابو یعلیٰ موصلی نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو حماد بن زید نے ان کو علی بن زید نے ان کو عبدالرحمن بن ابوبکرہ نے ان کو اسود بن سریع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں اللہ کی مدح کرتا ہوں ایک بار اور دوسری بار آپ کی تعریف کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ تو ابتداء کرو اللہ کی تعریف کے ساتھ (یعنی اللہ کی ہی مدح کر)۔

ان کو اسی طرح روایت کیا ہے علی بن زید بن جدعان نے۔

۴۳۶۶: ... اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو محمد بن مقاتل مروزی نے ان کو عبدالسلام بن حرب ملائی نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے اسود بن سریع سے کہ وہ نبی کریم کے پاس آیا اور بولا کہ میں اپنے رب کی تعریفیں کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تیرا رب تعریف کو پسند کرتا ہے اور اس کے شعر سننا پسند نہیں کرتے۔

۴۳۶۷: ... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو سعد بن سنان نے ان کو حضرت انس نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا تحمل و بردباری اختیار اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور عجلت اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور کوئی چیز زیادہ اللہ کی رضا کو تحمل کی بجائے حالانکہ وہ اس کو چاہے بھی اور وہ اللہ کے ہاں زیادہ محبوب بھی ہو اس کی تعریف سے۔

۴۳۶۸: ... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبدالرحمن محمد بن حسین سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو ابو حاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو قعنبی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ربیعہ نے ان کو عبداللہ بن عنبسہ نے یحییٰ بن غنام سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص یہ کلمات کہے جب صبح کرے اور جب شام کرے:

اللھم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر

اے اللہ جو بھی نعمت صبح میرے ساتھ ہے یا کسی ایک کے ساتھ بھی تیری مخلوق میں سے کسی ایک کے ساتھ

بس وہ تیری طرف سے ہے اور صرف تیری طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے لئے ہے حمد

اور تیرے لئے ہے شکر (مگر اس دن کا شکر ادا ہو گیا اور اس نے شکر ادا کر لیا۔)

۴۳۶۹: ... ہمیں خبر دی ابو یعلیٰ حمزہ بن عبدالعزیز مہلبی نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو ابو زرعہ نے ان کو عبیداللہ بن عبدالکریم نے رازی نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے ان کو عمر بن یونس نے ان کو عیسیٰ بن عون بن حفص بن فرافصہ نے ان کو عبدالملک بن زرارہ انصاری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس بندے پر اللہ انعام کرتا ہے کوئی بھی نعمت وہ اس کے اہل میں سے ہو یا مال میں سے یا اولاد میں سے تو وہ یہ کہہ دے:

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللہ جو چاہے وہی ہوتا ہے۔ بس اللہ کی عطاء کے بغیر کوئی طاقت نہیں ہے۔

پس وہ ان میں کوئی آفت اور مصیبت نہیں دیکھے گا سوائے موت کے۔

۴۳۷۰: ... اسی معنی اور مفہوم میں روایت کی ہے ابوبکر ہذلی نے ان کو ثمامہ نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص

اے اللہ مجھے میرے علم کے ساتھ نفع مند فرما اور مجھے وہ علم عطا فرما جو مجھے فائدہ دے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔
اور ہر حال میں اللہ کا شکر ہے میں پناہ مانگتا ہوں اے میرے رب جہنم کے حال سے۔

۴۴۰۷: ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبداللہ سمسار نے بغداد میں، ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی نے اور ازھر بن مروان رقاشی نے ان کو بشر بن منصور سلیمی نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں اہل قبا کے ایک انصاری آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی ہم لوگ آپ کے ساتھ گئے جب حضور کھانا کھا چکے تو آپ نے اپنا ہاتھ دھویا یا کہا کہ دونوں ہاتھ دھوئے اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جو سب کو کھلاتا ہے اور اس کو کسی کے کھلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے ہم پر احسان کیا ہے سو ہمیں ہدایت عطا کی ہے اسی نے ہمیں کھلایا اور پلایا ہے اور ہر اچھی آزمائش سے ہمیں آزمایا ہے۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ وہ اس حال میں نہیں الوداع کہنے والے اپنے رب کو اور نہ ہی بدلہ چکانے والے۔ اور نہ ہی ناشکرے اور نہ ہی اس سے بے پرواہی کرنے والے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں طعام کھلایا پینے کی چیز پلائی۔ اور بے لباس ہونے پر لباس عطا کیا۔ اور بھٹکے ہوئے ہونے پر ہدایت و رہنمائی فرمائی۔ اور اندھا ہونے پر بینائی بخشی اور اپنی بہت ساری مخلوق پر ہمیں فضیلت عطا کی۔ سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

۴۴۰۸: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو ابوالحسن بن موسیٰ اشیب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر آتے تھے تو یوں کہتے تھے:

الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وآوانا فکم ممن لا کافی لہ ولا مؤوی

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کفایت دی اور ہمیں جگہ دی کتنے لوگ ہیں جن کو کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ ہی کوئی جگہ دینے والا۔

شیخ احمد بیہقی کہتے ہیں ہم نے کتاب الدعوات میں ذکر کی ہیں اس کے علاوہ دیگر دعائیں جو حضور نے کھانے اور کپڑے پہننے سے فراغت کے بعد پڑھی تھیں۔

۴۴۰۹: ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبید اللہ خرقی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو حسن بن صباح نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو ہشام بن زیاد نے ان کو ابو الزناد نے ان کو ابوالقاسم بن محمد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ جب بھی کسی بندے پر کوئی انعام کرتا ہے اور وہ یقین سے جانتا ہے کہ یہ نعمت اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے اس نعمت کا شکر لکھ دیتے ہیں۔ اور جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے اور کر کے نادم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ندامت جان لیتے ہیں تو اس کے استغفار کرنے سے قبل اس کو معاف کر دیتے ہیں اور ایک آدمی کپڑا خریدتا ہے ایک دینار کے بدلے میں پھر اس کو پہنتا ہے اور اللہ کا شکر کرتا ہے تو وہ لباس اس کے گھٹنوں تک نہیں پہنچتا کہ اس کے لئے مغفرت ہو جاتی ہے۔

۴۴۱۰: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو محمد بن حسن مقری نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابو یحییٰ محمد بن یحییٰ قصری نے ان کو بشر بن ابراہیم نے ان کو ہشام بن زیاد نے ان کو عبداللہ بن ذکوان نے وہ ابو الزناد ہیں۔ اس نے اس حدیث کو مذکورہ کے مفہوم میں ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ اس نے کپڑے کا تذکرہ نہیں کیا اور ولید بن ہشام سے مروی ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں قاسم بن محمد سے پہلی حدیث کی مثل۔

اور اس کو روایت کیا ہے یعقوب بن سفیان نے حجاج بن منہال سے اس نے ہشام بن زیاد سے بطور موقوف روایت۔ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر اور اس کو روایت کیا ہے مرجیٰ بن حسان نے ان کو ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مرجیٰ ضعیف ہے۔

۴۴۸۱:... روایت کیا ہے اس کو احمد بن زید فلسطینی نے ان کو ابراہیم بن عبدالحمید واسطی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر نعمت بھیجتا ہے اور وہ یقین کر لیتا ہے کہ یہ نعمت اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے شکر کرنے سے پہلے اس کا شکر قبول کر لیتے ہیں ہمیں اس کی خبر ابو عبداللہ حافظ نے دی سیجان کو ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو احمد بن زید فلسطینی نے۔

۴۴۸۲: ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ سفار نے فرمایا ان کو حسن بن علی ابن بحر بری نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو خلف بن منذر نے ان کو بکر بن عبداللہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر آنے کے بعد یہ پڑھتے:

الحمدلله الذی کفانی و آوانی و الحمدلله الذی اطعمنی وسقانی و الحمدلله الذی منّ علی فافضل

تو گویا اس نے اللہ کی ساری مخلوق کی طرف سے کی جانے والی اللہ کی حمد کر لی۔

نماز میں چھینک آنے پر حضرت رفاعہ کے الفاظ:

۴۴۸۳: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو سعید بن عبد الجبار بصری نے اپنی کتاب سے ان کو رفاعہ بن یحییٰ بن عبداللہ بن رفاعہ بن رافع زرقی ابو زید امام مسجد نے انہوں نے کہا کہ میں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع انصاری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اپنے والد رفاعہ سے کہ انہوں نے رسول اللہ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اور رفاعہ کو چھینک آ گئی۔ انہوں نے فوراً نماز میں ہی یہ پڑھا الحمدلله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه مبارکا علیه کما یحب ربنا ویرضی. جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا کہ کہاں ہے نماز میں کلام کرنے والا؟ رفاعہ کہتے ہیں کہ (میں ڈر گیا) اور میں نے چاہا کہ میں نہ بولوں یا کہ میرا اتنا اتنا مال نقصان ہو جاتا مگر میں اس نماز میں رسول اللہ کے ساتھ حاضر نہ ہوتا جب انہوں نے فرمایا کہ کہاں ہے؟ نماز میں بات کرنے والا۔ بہر حال میں نے بتایا کہ یا رسول اللہ میں تھا۔ آپ نے پوچھا کہ بتاؤ ذرا کیسے کہا تھا تم نے؟ کہتے ہیں کہ میں نے دوبارہ وہ الفاظ دہرائے تو رسول اللہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے دیکھا کہ تمیں سے زائد فرشتے ایک دوسرے سے جلدی کر رہے تھے کہ کون پہلے پہلے ان الفاظ کو اوپر لے جاتا ہے اس کے الفاظ میں مبارکا علیه کا اضافہ ہے مگر دوبارہ کہنے میں نہیں ہے۔

۴۴۸۴:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابو الورد نے ان کو ابو محمد حضرمی نے ان کو ابو ایوب انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے ایک آدمی کو یہ پڑھتے ہوئے سنا۔ الحمدلله حمداً کثیرا طیباً مبارکا فیه. تو رسول اللہ نے فرمایا کون ہے جس نے یہ کلمہ کہا ہے؟ جس نے کہا ہے درست کہا ہے۔ اس آدمی نے کہا میں نے کہا ہے اور میری اس سے ثواب کی نیت تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تحقیق میں نے دس فرشتوں کی جماعت کو دیکھا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے جلدی کر رہے ہیں کہ کون ان میں سے ان کو اللہ کی طرف اوپر لے جائے۔

۴۴۸۵: ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفری نے ان کو قتیبہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالملک بن عمیر

[۴۴۸۳] اخرجه المصنف فی السنن بهذا الاسناد (۹۵/۲)

نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو بیدار ہوتے تو یہ فرماتے تھے۔

الحمدللہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں دوبارہ زندگی دی اس کے بعد کہ اس نے ہمیں موت دے دی تھی (نیند بھی ایک قسم کی موت ہے)
اور اسی کی طرف سے دوبارہ جی کر جانا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قبیصہ سے۔

رات کو سوتے وقت اور صبح جاگتے وقت کی دعا:

۴۳۸۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو محمد حسن بن محمد بن حلیم نے ان کو ابو الموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو ابو حمزہ نے اس نے اس کو بڑھا منصور سے اس نے ربعی بن حراش سے اس نے خرشہ بن حر سے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپ رات بستر پر آتے تو یہ فرماتے بسمک اموت واحیی۔ تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں (سوتا ہوں) اور تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوں گا (نیند سے اٹھوں گا) پھر جب آپ نیند سے جاگتے تو یہ فرماتے:

الحمدللہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔

اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو زندہ کیا بعد اس کے کہ اس نے ہمیں موت دے دی تھی۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبدان سے اس نے الفاظ کہا ہے۔

۴۳۸۷:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو صدقہ بن بشیر نے مولی عمر بن نے انہوں نے قدامہ بن ابراہیم جمحی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عمر بن خطاب سے یہ کہ رسول اللہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے کہا:

یا رب لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک ولعظیم سلطانک

اے میرے رب بزرگی تیرے لئے ہے جیسے تیری ذات کے جلال کے لائق ہو اور تیرے عظیم اقتدار کے شایان شان ہو۔

چنانچہ یہ الفاظ لکھنے والے فرشتوں پر انتہائی بھاری گزرے کہ ان کے اجر کیسے لکھیں لہٰذا ان سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے ہی لکھ دو جیسے کہ میرے بندے نے کہا ہے جب وہ مجھے ملے گا تو میں اس کی جزا اس کو خود دے دوں گا۔

۴۳۸۸:... ہمیں خبر دی ہے ابو صالح بن ابو طاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن عمرو حرشی نے ان کو قعنبی نے ان کو حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے (اس نے اپنے باپ سے اس نے ان کے دادا سے) کہ اس نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ بے شک وہ کہتے تھے جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے:

الحمدللہ علی حسن المساء والحمدللہ علی حسن المبیت والحمدللہ علی حسن الصباح فقد ادی شکر لیلتہ ویومہ

اللہ کا شکر ہے اچھی شام گذرنے اچھی رات گذرنے اور اچھی اور خیریت کے ساتھ صبح کرنے پر۔

تو گویا اس شخص نے اس رات اور اس دن کا شکر ادا کر دیا۔ میرا خیال ہے کہ یوم کا لفظ بھی کہا تھا۔

۴۳۸۹:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسمٰعیل بن فضل نے ان کو حباب بن حارث نے ان کو علی بن صلت عامری نے ان کو عبداللہ بن شریک نے ان کو بشر بن غالب نے یا بشیر بن غالب نے حباب کو شک ہے۔ ان دونوں نے کہ نبی کریم صلی اللہ

(۴۳۸۹) کیونت وعن ابیہ عن جدہ فی الاصل

کہا جعفر بن محمد نے حالانکہ اس کے خچر نہیں مل رہا تھا انہوں نے کہا اگر اس کو اللہ تعالیٰ میرے پاس واپس لوٹا دے تو میں اس کی ایسی تعریفیں کروں گا جیسے وہ پسند کرے گا۔ پھر تھوڑی دیر گزری تھی کہ خچر اپنے زین اور لگام سمیت آ گیا وہ اس پر سوار ہوگئے۔ جب اس پر بیٹھے ہوئے سیدھے ہوگئے تو اپنے کپڑے سمیٹتے ہوئے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور بولے۔ الحمد للہ۔ اللہ کا شکر ہے۔ کچھ اضافہ نہیں کیا اور آگے بڑھ گئے پھر ان سے کہا گیا۔ انہوں نے اس بارے میں ان سے بات کی تو وہ کہنے لگے کیا میں نے کچھ چھوڑا ہے یا کچھ باقی رکھا ہے؟ میں نے ساری تعریف ہی اللہ کے لئے کر دیا ہے۔

۴۳۹۳: ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو عبدالرحمن بن صالح نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو فضیل نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ الحمد للہ شکر اللہ ہی کے لئے ہے یہ ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں یہ کلام کچھ اتنا اضافہ ہے۔

۴۳۹۴: ہمیں خبر دی عبداللہ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے ان کو عبدالرحمن بن ابوالرجال نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک مرتبہ تکبیر کہتا ہے۔ کہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے بیس خطائیں مٹائی جاتی ہیں اور جو شخص ایک مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور جو شخص ایک مرتبہ الحمد للہ کہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ مٹ جاتے ہیں

۴۳۹۵: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحمد شکر کا سر ہے۔ اور اس کی اصل ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کا شکر قبول نہیں کرتے جو اس کی حمد نہیں کرتا۔

۴۳۹۶: ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن یحییٰ بن حفص نے ان کو سلیمان بن سلمہ نے اور احمد بن محمد بن منیع اور محمد بن عوف نے ان کو سلیم بن عثمان نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوامامہ سے سنا وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص ایک سو مرتبہ الحمد للہ کہتا ہے اس کے لئے نیکی ہوگی گویا سو گھوڑے کے اللہ کی راہ میں لگام سمیت جہاد کے لئے دے۔

۴۳۹۷: اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ ایک سو مرتبہ کہے اس کے ثواب جیسا ایک سو اونٹ کے حج کے لئے قربان کئے جائیں۔

۴۳۹۸: اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے جو شخص ایک سو مرتبہ اللہ اکبر کہے اس کے لئے ثواب ہوگا مثل سو گردن آزاد کرنے کے۔

اس روایت کے ساتھ سلیم بن عثمان فوزی محمد بن زیاد سے منفرد ہے۔

۴۳۹۹: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو محمد بن حسین بن مکرم نے ان کو عمر بن علی نے ان کو حکیم بن عبداللہ علائی نے ان کو سلم بن قتیبہ نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوبلج نے ان کو مصعب بن سعد نے ان کو ان کے والد نے کہ ایک اعرابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے کوئی دعا سکھلا دیجیے شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع دے۔ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ کہا کرو۔

اللھم لک الحمد کلہ والیک یرجع الامر کلہ

اے اللہ! سب تعریف تیرے لئے ہے اور ہر امر تیری طرف لوٹتا ہے۔

(۴۳۹۶، ۴۳۹۷، ۴۳۹۸) الکامل لابن عدی (۳/۱۲۵۱)

۴۳۰۶۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبیداللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ابوالسائب نے ان کو وکیع نے ان کو یوسف صباغ نے بن کو حسن نے وہ کہتے اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر جو نعمت انعام کرتا ہے پھر وہ یوں کہتا ہے الحمدللہ۔ مگر جو کچھ انعام لے چکا اس سے زیادہ وہ اس کو عطا ہو جاتا ہے۔

۴۳۰۷۔۔۔ ابن ابوالدنیا نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے سفیان بن عیینہ سے کہ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ بندے کا قول اللہ کے فعل سے افضل نہیں ہو سکتا۔

شیخ احمد نے فرمایا یہ عالم کی طرف سے غفلت ہے۔ اس لئے کہ بندہ اللہ کی حمد اور اس کے شکر تک نہیں پہنچ سکتا مگر اسی کی توفیق کے ساتھ۔ باقی اس کی فضیلت اس لئے ہے کہ اس میں اللہ کی اچھی ثنا ہے اور خاص اسی کی نعمت کا اقرار ہے جو کہ پہلی والی نعمت میں یہ چیز نہیں ہے۔

۴۳۰۸۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالعزیز بن عمر نے ان کو ابوعقیل نے ان کو بکر بن عبداللہ نے۔ میں نے سنا وہ کہتے تھے کہ بندہ جب بھی کہتا ہے الحمدللہ جتنا بھی اس بندے پر اس کی نعمت کا اضافہ ہو جاتا ہے الحمدللہ کہنے سے اس نعمت کی جزا اس کی جزا نہیں ہوتی کہ الحمدللہ کہہ دے تو دوسری نعمت آجانے کی نوبت نہ ہو حتیٰ کہ ختم نہیں ہوتیں۔

۴۳۰۹۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن یحییٰ قزوینی سے انہوں نے ابوبکر بن اسحاق سے انہوں نے سنا جنید سے انہوں نے سنا سری سے وہ کہتے تھے کہ شکر کرنا نعمت ہے اور پھر نعمت پر شکر کرنا بھی نعمت ہے یعنی وہاں تک جہاں شکر کی انتہا ختم ہو گئی ہو۔

۴۳۱۰۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبیداللہ سمسار نے ان کو احمد بن سلمان نجاد فقیہ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو حسن بن عبدالعزیز جروی نے ان کو عمرو بن ابوسلمہ نے ان کو ابوعبید قاسم بن عبد نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو عقبہ بن مسلم نے ان کو ابوعبدالرحمن حبلی نے ان کو صنابحی نے ان کو معاذ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک میں آپ کو مجھ سے محبت کرتا ہوں تم کہو۔

ایک دعا کی اہمیت کا ذکر:

اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔

اے اللہ میری اعانت فرما تیرے شکر کرنے پر اور تیرے ذکر کرنے پر اور تیری اچھی عبادت کرنے پر۔

۱۔ صنابحی کہتے ہیں مجھے حضرت معاذ نے کہا کہ میں بھی تجھ سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۲۔ ابوعبدالرحمن کہتے ہیں کہ مجھ سے صنابحی نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم یہی دعا کرو۔

۳۔ عقبہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوعبدالرحمن نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی دعا کرو۔

۴۔ حیوۃ نے کہا کہ مجھ سے عقبہ نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۵۔۔۔ ابوعبید نے کہا کہ مجھے حیوۃ نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۶۔ عمر نے کہا کہ مجھ سے ابوعبید نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۷۔ عبداللہ نے کہا کہ مجھ سے حسن نے کہا میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۸۔ کہا ابوبکر بن ابوالدنیا نے اور میں بھی تم لوگوں سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہی دعا کرو۔

۹۔۔۔ شیخ احمد نے کہا کہ ہم نے اس روایت کو کتاب الدعوات میں نقل کیا ہے عبداللہ بن یزید مقری سے اس نے حیوۃ سے سوائے اس کے کہ

☆ فی الأصل محصوری

بن زید نے ان کو علی بن مسیرہ نے کہ معروف کہتے تھے اے اللہ! مجھے عافیت دی جائے اور میں اس پر شکر کروں یہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں تکلیف میں مبتلا ہو کر صبر کروں اور انہوں نے خیال کیا ہے کہ ابو العلاء یحییٰ ان کا بھائی کہا کرتا ہے۔ اے اللہ اس میں سے جو کچھ بھی ہو وہ اس کو میرے لئے جلدی فرما۔

زہد کی حد و انتہا:

۴۴۳۸ ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عبدالحمید بن ابو جریہ نے ان کو احمد بن ابو الحواری نے ان کو علی بن مدینی نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ زہد کی حد و انتہا کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ ہے کہ تو نرمی کے وقت شکر کر تکلیف کے وقت صبر کر جب کوئی ایسے کرتا ہے تو وہ زاہد ہوتا ہے۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ شکر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ یہ کہ تم اس چیز سے بچو جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔

۴۴۳۹ ہمیں خبر دی ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نیساپوری نے ان کو ابو حامد بن محمد مقعفی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن موسیٰ خطمی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سعید بن عبدالعزیز تنوخی نے کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے تھے۔

سبحان مستخرج الشکر بالعطاء و مستخرج الدعاء بالبلاء.

پاک ہے وہ ذات جو شکر کو پیدا کرتا ہے عطا نعمت کے ذریعے اور دعا کو پیدا کرتا ہے تکلیف اور مصیبت کے ذریعے۔

شکر و صبر میں افضل کون ہے؟

۴۴۴۰ ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ استاد ابو سہل محمد بن سلیمان سے شکر کے بارے میں پوچھا گیا اور صبر کے بارے میں کہ دونوں میں سے کون سا افضل ہے؟ فرمایا کہ وہ دونوں برابر کے مقام پر ہیں۔ شکر خوشی کی سواری ہے، صبر تکلیف کا فریضہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ صبر بلند ترین امور میں سے ہے۔ بے شک شکر اچھا ہے جب تک عطا ملتی رہے (یعنی اور مانگتا رہے) اور صبر رک جاتا اور راضی ہو جاتا ہے اور راضی ہو جانے کا مقام مانگنے کے مقام سے فوقیت و فضیلت رکھتا ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ شکر نعمت سے اوپر ہوتا ہے اور آزمائش کے بعد ہوتے ہیں۔ اور صبر قوت ہے یہ [illegible] سے اوپر ہوتا ہے۔ وہ دونوں برابر کے ترازو کے پلڑوں میں ہیں۔ اور اس بات میں دونوں کے جمع کرنے اور فرق کرنے [illegible] تمام باتوں میں جو مذکور ہیں ایک مستقل رسالے میں جس میں استاد ابو سہل کا کلام جمع ہے۔

۴۴۴۱۔ ہمیں خبر دی ابو القاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن احمد بن [illegible] نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو حکم بن سنان نے ابن حوشب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا جب اسے پیدا فرمایا اہل جنت کو اس کی دائیں ہتھیلی پر نکالا اور اہل جہنم کو اس کی بائیں ہتھیلی پر نکالا جیسا کہ اللہ نے چاہا [illegible] ان میں اندھے بھی تھے اور گونگے بھی اور مصیبت زدہ بھی۔ آدم علیہ السلام نے دعا کی اے میرے رب کیا آپ نے میری اولاد کے درمیان برابری نہیں کی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم میں نے یہ چاہا ہے کہ میرا شکر کیا جائے۔ یہ کہ بعض نعمتوں سے محروم ہوں اسے اسباب نعمت بھی مل جاتی ہیں۔

۴۴۴۲ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے اور حسن نے دونوں نے کہا جب آدم علیہ السلام کے سامنے (عالم مثال میں) اس کی ساری اولاد پیش کی گئی تو انہوں نے ان میں سے بعض کی بعض پر فضیلت دیکھی تو عرض کیا اے میرے رب کیا آپ نے ان کے درمیان برابری نہیں کی؟ اللہ نے فرمایا میں نے پسند کیا

۴۴۷۱: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ زاہد نے ان کو محمد بن مہران نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو سلمان نے کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام جب کھانا کھا کر فارغ ہو جاتے یا کپڑے پہن لیتے تو اللہ کا شکر کرتے لہذا ان کو بہت شکر گذار بندے کہا گیا ہے۔

۴۴۷۲: ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن بن عبیداللہ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابو دنیا نے ان کو حمزہ بن عباس نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ بن شمیل نے ان کو ابن ابو نجیح نے ان کو مجاہد نے کہ بے شک وہ شکر گذار بندے تھے فرماتے ہیں کہ جو بھی چیز کھاتے تو اللہ کا شکر ادا کرتے کوئی چیز پیتے تو اللہ کا شکر ادا کرتے کوئی قدم چلتے تو اللہ کا شکر ادا کرتے۔ ہاتھ کے ساتھ کچھ پکڑتے تو اللہ کا شکر کرتے لہذا اللہ نے ان کی تعریف فرمائی کہ بے شک وہ شکر گذار بندے تھے۔

۴۴۷۳: اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ نے ان کو ہشام بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن کعب قرظی سے وہ کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام جب کھا لیتے تو کہتے الحمدللہ جب پیتے تو کہتے الحمدللہ اور جب پہنتے تو کہتے الحمدللہ لہذا اللہ نے ان کا نام شکر گذار بندہ رکھا۔

۴۴۷۴: ہمیں خبر دی عبدالرحمن نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی سلمہ بن شبیب نے ان کو سہل بن عاصم نے ان کو ابو ربیعہ نے ان کو ہشام بن سلمان نے وہ کہتے ہیں میں حضرت حسن کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور بکر بن عبداللہ مزنی کے۔ حسن نے ان سے کہا اے ابو عبداللہ۔ تیرے مسلمان بھائیوں کے لئے کچھ سوچنے کی باتیں ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا پھر کہنے لگے اللہ کی قسم میں یہ نہیں جانتا کہ تمہارے اوپر اور مجھ پر اور سارے لوگوں پر وہ میں سے کون سی نعمت افضل ہے نعمتوں کو اندر لے جانے کے راستے کی یا (گندگیوں کو) نکالنے کی جگہ بنانے والی نعمت کی؟ (جب ہمیں تکلیف ہوتی ہے) تو ان کو نکالا جاتا ہے؟ حضرت حسن بصری نے کہا کہ آپ نے عجیب بات کی ہے کہ واقعی یہ اللہ کی عظیم نعمتوں میں سے ہیں۔

۴۴۷۵: ہمیں خبر دی عبدالرحمن نے ان کو احمد بن عبداللہ نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو اسماعیل بن عبید نے ان کو حسن نے انہوں نے کہا ہے۔ افسوس انسان پر کہ کھاتا ہے لذت کے ساتھ اور نکالتا ہے آسانی کے ساتھ۔ اس ملک کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ وہ دیکھتے تھے کہ ان کے خادموں میں سے ایک خادم میرے پاس آتا تھا سامان کی اپ تھیلی کرتا پھر گھونٹ گھونٹ کرتے ہوئے پیشاب کر لیتا پھر کہتا اے افسوس تیری جیسے پر اتنی پیتا ہے کہ اس سے اس کی پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ جب پی لیتا ہے تو اس نے ان گھونٹوں میں کئی کئی باتیں ہوتی ہیں ہائے افسوس اس کے نعمت کا سندر ہم کھاتے ہیں۔ اور وہ آسانی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔

کھانا کھاتے وقت حضرت ایوب علیہ السلام کی حمد وثنا:

۴۴۷۶: شیخ احمد نے کہا کہ ہم نے کتاب الدعوات میں روایت کی ہے حدیث ابو ایوب نبی کریم سے کہ بے شک وہ جب کھانا کھاتے تو یوں فرماتے:

الحمدللہ الذی اطعم وسقی وسوغہ وجعل لہ مخرجا

اللہ کا شکر ہے جس نے کھلایا پلایا اور آسانی سے اسے پیٹ میں اتارا اور پھر اس کے نکلنے کے لئے راستہ بھی بنا دی۔

۴۴۷۷: ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو القاسم زہری نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابی دنیا نے ان کو فضل بن سہل نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے ان کو عکرمہ بن یحییٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن معبد نے ان کو ابو عبدالرحمن حبلی نے ان کو ابو ایوب نے ان کو

شعبہ نے ان کو حبیب بن ثابت نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

۴۳۸۵: ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے بطور املاء کے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو حامد بن محمود مقری نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو ابوسنان نے ان کو ابواسحاق نے ان کو عمر بن سعد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حیران ہوں کہ مؤمن پر جس کو کچھ ملے تو وہ کہتا ہے الحمد للہ اور شکر کرتا ہے اور اگر آزمائش میں ڈالا جائے تو کہتا ہے الحمد للہ اور صبر کرتا ہے۔ مؤمن کو تو ہر حال میں اجر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک وہ لقمہ جس کو وہ اپنے منہ کی طرف اٹھاتا ہے اس میں۔

۴۳۸۶: اس کو عمر نے روایت کیا ہے ابواسحاق سے اس عیزار بن حریث سے عمر بن سعد سے اسی مفہوم میں۔

۴۳۸۷: ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیساپوری نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو ابن ابو لیلیٰ نے ان کو صہیب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ مؤمن کے معاملے میں حیرانی ہوتی ہے اور خوشی ہوتی ہے کہ مؤمن کا تو ہر معاملہ خیر کا ہے اگر اس کو آسائش ملے تو شکر کرتا (شکر سے ثواب حاصل کیا) اگر اس کو تنگی پہنچ جائے تو صبر کرتا ہے (اس طرح صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے) تو ہر طرح بہتری ہوا اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں سلیمان بن مغیرہ کی حدیث سے۔

۴۳۸۸: ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابو دنیا نے ان کو حمزہ بن عباس نے ان کو عبدان بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کیا مجھ پر اللہ کی وہ نعمت جو مجھ پر فراخی کی گئی ہے افضل ہے یا وہ نعمت جو مجھ سے روکی گئی ہے وہ افضل ہے۔

۴۳۸۹: ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی محمود بن خداش نے ان کو حفص بن عبدالرحمن بن زید نے ان کو مجمع انصاری نے اہل یمن کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ نے ضرور دنیا فرمایا ہے ان چیزوں میں جو دنیا میں تم سے روک لی ہیں اور سمیٹ لیا ہے یا وہ افضل ہے اس نعمت سے جس میں تو نے ہمارے لئے فراخی کر دی ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو اپنے نبی کے لئے پسند نہیں فرمایا۔ پس میں اس چیز میں ہوں جو اس نے اپنے نبی کے لئے پسند کی ہے تو یہ امر مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ اس میں ہوں جس چیز کو اس نے ان کے لئے ناپسند کیا ہے اور جس چیز سے منع کیا ہے۔

دنیا کی لذات وخواہشات نہ ملنے پر بھی شکر کرنا چاہئے

۴۳۹۰: کہا ہے حلیمی نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے بعض علماء سے۔ وہ کہتے ہیں کہ عاقل کے لئے مناسب ہے کہ وہ اللہ کی نعمت پر شکر کرے ان چیزوں پر جو اس سے روک لی گئی ہیں دنیا کی لذات میں سے اور خواہشات میں سے۔ کیونکہ ان چیزوں کے بارے میں حساب و کتاب بھی کرنا پڑے گا جو اس کو ملی نہیں ہوئیں اگر ملتیں تو ظاہر ہے اس کا دل ان کے ساتھ بھی مشغول ہوتا اور اس کے اعضاء بھی اس کی کلفت اٹھاتے۔ لہٰذا وہ اللہ کا شکر کرے اس سکون قلب پر اور اطمینان پر (کہ جو چیز نہیں ہے تو اس کی کیا فکر)۔

۴۳۹۱: ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوالحسین علی بن یوسف نے مکہ میں ان کو عبداللہ بن محمد مفلس نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ جو انسان آزمائش اور امتحان میں ہے وہ اس کی آزمائش ہے نعمت کے ساتھ کیونکہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کا شکر کرتا کیسا ہے؟ یا اس کی آزمائش ہے نعمت روک کر کے تاکہ دیکھا جائے کہ اس کا صبر کیسا ہے؟

۴۴۹۲ ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو محمد حسن بن ابوالحسین عسکری نے ان کو محمد بن احمد بن عبداللہ عامری نے ان کو محمد بن صدقہ ہمدانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں مقام اخمیم میں ذوالنون مصری کے ساتھ تھا۔ انہوں نے وہاں کھیل کی آواز اور ڈھول بجنے کی آواز بھی سنی اور گھوڑے دوڑنے کی تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ ان کو بتایا گیا کہ شہر میں کسی کا عرس ہے۔ اور دوسری طرف رونے کی چیخ و پکار اور بلبلانے کی آوازیں سنیں تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں آدمی کا انتقال ہو گیا ہے۔ چنانچہ ذوالنون مصری نے مجھ سے کہا کہ بھئی یہاں سے اے محمد بن صدقہ یہ لوگ عطا کیے گئے مگر انہوں نے شکر نہیں کیا۔ اور یہ دوسرے لوگ مصیبت میں ڈالے گئے مگر انہوں نے صبر نہیں کیا مجھ پر اللہ کی قسم ہے کہ میں اس شہر میں رات نہیں گزاروں گا لہٰذا اسی وقت ہم اخمیم سے فسطاط شہر کی طرف چلے گئے۔

۴۴۹۳ ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو حسن بن عبدالعزیز جروی نے ان کو حارث بن مسکین نے ان کو ابن وہب نے ان کو عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ بعض اصحاب اہل علم نے کہا کہ بے شک بعض اللہ کی نازل کردہ آسمانی کتابوں میں ہے کہ اللہ نے فرمایا تھا۔ خوش کر دو میرے مومن بندے کو۔ دیا تھا کہ جو بھی کیفیت اس پر آتی تھی اگر وہ اس کو پسند کرتا تھا تو کہتا تھا الحمد للہ۔ الحمد للہ۔ ماشاء اللہ اور فرمایا میرے مومن بندے کی رعایت کرو اس لئے کہ اس پر جو بھی کوئی مشکل یا پریشانی آتی جس کو وہ ناپسند کرتا مگر یہی کہتا الحمد للہ۔ الحمد للہ۔ میں دیکھتا ہوں اپنے بندے کو وہ اس وقت بھی میری حمد کرتا ہے جب میں اس کو رلاتی ہیں جیسے اس وقت حمد کرتا ہے میری جب میں اس کو خوش کر دوں لہٰذا میرے بندے کو میرے قریب گھر میں داخل کر دو جیسے وہ ہر حال میں میری حمد کرتا ہے۔

۴۴۹۴ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو ابن الھاد نے ان کو عمرو نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرا مومن بندہ بمنزلہ ہر خیر کے لئے وہ میری اس وقت بھی حمد کرتا اور شکر کرتا ہے جب میں اس کی پسلیوں کے درمیان سے روح نکال رہا ہوتا ہوں۔ ان کو ولید نے بھی روایت کیا ہے عمرو بن ابوعمرو سے سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے اسی طرح۔

۴۴۹۵ ہمیں خبر دی عبدالرحمن بن عبیداللہ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن جمیل تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے کہا۔

الحمد للہ الذی لا یحمد علی المکروہ غیرہ

اللہ کا شکر ہے جس کے سوا کسی اور کا حمد اور شکر نہیں کیا جاتا ناپسندیدہ پر۔

ایک بیمار نابینا کوڑھ کے مریض کے شکر کا واقعہ:

۴۴۹۶ ہمیں خبر دی عبدالرحمن بن عبیداللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو حسین بن یحییٰ بن لیث بحری نے ان کو عمر بن نے ان کو ابومحمد عامر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت وھب بن منبہ ایک ایسے شخص پر گزرے جو بیک وقت بیمار بھی تھا تو نابینا بھی۔ کوڑھ کا مریض بھی۔ معذور بھی (ٹانگوں سے) اور بے لباس بھی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ بوڑھا بھی۔ مگر وہ یہ کہہ رہا تھا۔ الحمد للہ علی نعمتہ اللہ کا شکر ہے اس کی نعمت پر وھب کے ساتھ ایک آدمی تھا اس نے اس سے کہا کہ کون سی شئی باقی رہ گئی ہے تجھ پر نعمت میں سے جس پر تم اللہ کا شکر کر رہے ہو۔ مصیبت زدہ نے کہا اہل شہر کو دیکھو ان کی اکثریت کو دیکھو ان میں کوئی ایک بھی میرے سوا ایسا نہیں ہے جو اس کو پہچانے اور اس کی معرفت ہو اس کو کیا پھر بھی میں اس کا شکر اور اس کی تعریف نہ کروں۔

۴۴۹۷ ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے جو بیہق میں رہائش پذیر تھے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو عبداللہ محمد

بن داؤد بن نعمان نے بصرے میں ان کو صلت بن مسعود نے ان کو عقبہ بن مغیرہ نے ان کو اسحاق بن یحییٰ شیبانی نے ان کو ان کے والد نے ان کو بشیر بن خصاصیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس آیا۔ میں ان کو بقیع کے پاس ملا میں نے سنا آپ یہ فرما رہے تھے۔

السلام علی اهل الدیار من المؤمنین

سلام ہو اہل دیار پر مومنوں میں سے۔

اتنے میں میں کٹ کر آپ سے دور ہو گیا تو آپ نے مجھ سے کہا کہ کیا تیرے قدم تھک گئے ہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ میں جہاد کرتا طویل ہو گیا ہے اور میں اپنی قوم کی دیار سے دور ہو گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا اے بشیر کیا تو اس ذات کا شکر ادا نہیں کرتا جس نے تیری پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر اسلام میں لے آئی ربیعہ میں سے جو ایسے لوگ ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگ نہ ہوتے تو دھرتی تمام مخلوق سمیت الٹ جاتی۔

۴۳۹۸: ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسار نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن عبداللہ مدنی نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالاشہب سے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی نے ایک آدمی سے سنا وہ کہہ رہا تھا:

الحمد لله بالاسلام

اسلام کے ساتھ اللہ کا شکر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک آپ نے ایک بہت بڑی نعمت پر اللہ کا شکر کیا ہے۔

۴۳۹۹: اور ہم نے روایت کیا ہے بطور مرسل روایت منصور بن صفیہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے پاس سے گزرے وہ کہہ رہا تھا:

الحمد لله الذی هدانی الی الاسلام وجعلنی من امة احمد

اللہ کا شکر ہے وہ ذات جس نے مجھے اسلام کی ہدایت بخشی اور مجھے امت محمد میں سے بنایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے بہت بڑا شکر کیا۔

۴۳۹۹: مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا منصور بن صفیہ سے۔ پھر اس نے بھی مذکورہ روایت ذکر کی ہے

لا الہ الا اللہ کی معرفت بہت بڑی نعمت ہے:

۴۵۰۰: ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے انہوں نے سنا سفیان بن عیینہ سے انہوں نے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر ایسی کوئی نعمت انعام نہیں فرمائی جو ان کو لا الہ الا اللہ کی معرفت عطا کرنے سے دنیا و آخرت میں ان کے لیے افضل ہو اور لا الہ الا اللہ ان کے لیے آخرت میں ایسے ہے جیسے دنیا میں ان کے لیے پانی ہے۔ (ظاہر ہے دنیا میں پانی کے بغیر زندگی جیسے ممکن نہیں ایسے ہی آخرت میں کلمے کے بغیر نجات ممکن نہیں۔ مترجم۔)

۴۵۰۱: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد صیرفی نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو یزید بن ابوالحکم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے

(۴۳۹۸) (۱) فی ب علی الاسلام

(۴۳۹۹) (۱) کذا فی الاصل والصواب منصور بن صفیہ.

(۴۳۹۹) مکرر (۱) کذا فی الاصل والصواب منصور بن صفیہ

شیطان کی بھی ایک رفاقت ہوتی ہے اور فرشتے کی بھی ایک رفاقت ہوتی ہے بہر حال شیطان کا وسوسہ تو شر اور برائی کا وعدہ دینا اور حق کی تکذیب کرانا ہے اور فرشتے کا القا کرنا خیر کا وعدہ دینا اور حق کی تصدیق کرانا ہے تم میں جو شخص یہ اچھی کیفیت دیکھے اسے چاہیے کہ وہ اللہ کا شکر کرے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

الشیطن یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء۔

شیطان تمہیں تنگدستی سے ڈراتا ہے۔ اور تمہیں بے حیائی کرنے کو کہتا ہے۔

۴۵۰۷: ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن علوی نے بطور املاء کے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ابو صالح بن کیسان نے ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے اس کو خبر دی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ عنقریب دیکھیں گے آپ کہ وہ اس کو نقل کریں گے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ پھر ابن عباس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔ علاوہ ازیں اس نے فرشتے کے وعدے کے بارے میں اضافہ کیا ہے۔ وہ امید دلاتا ہے صالح ثواب کی۔ اور شیطان میں انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے اور خیر سے مایوسی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جب تم فرشتے کا القا محسوس کرو تو اللہ کا شکر کرو اور اس سے اس کے فضل کا سوال کرو۔ اور جب تم شیطانی القا اور وسوسہ محسوس کرو تو اللہ سے پناہ مانگو اور اس سے استغفار کرو۔ مگر اس روایت میں انہوں نے آیت مذکورہ کا ذکر نہیں کیا۔

اسلام ہی دولت بڑی نعمت ہے:

۴۵۰۸: اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو عمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو اسحق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ مجاہد نے کہا میں نہیں سمجھ سکتا ہوں کہ میرے اوپر دو نعمتوں میں سے کون سی نعمت افضل ہے یہ کہ اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے یا یہ کہ اس نے مجھے خواہشات سے عافیت بخشی ہے۔

اس کو روایت کیا ہے جریر نے اور اعمش نے مجاہد سے۔

۴۵۰۸ مکرر: اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین نے ان کو ابو عمرو نے ان کو حنبل نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو قطن بن کعب قطعی نے وہ کہتے ہیں کہ ابو العالیہ کہا کرتے تھے میں نہیں جانتا کہ مجھ پر دو نعمتوں میں سے کون سی نعمت افضل ہے یہ نعمت کہ اس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے یا یہ نعمت کہ اس نے مجھے یہودی نہیں بنایا۔

ایمان سے بڑھ کر کوئی شے نہیں:

۴۵۰۹: ہمیں خبر دی ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نے ان کو ابو الولید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو حیان بن بسطام نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ ایمان سے بڑھ کر کوئی غنا نہیں ہے اور عدم ایمان سے بڑی کوئی محتاجی اور فقیری نہیں ہے۔

۴۵۱۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر احمد بن سعید زاہدی بخاری نے کرد میں ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم مفسر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں اور انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ واذکروا نعمة اللہ علیکم۔ تمہارے اوپر جو اللہ کی نعمت ہے اس کو یاد کرو۔ فرمایا کہ اللہ کی نعمت میں سے ہے یہ بات کہ اس نے تمہارے دل کو اپنی معرفت کے لئے برتن بنایا ہے۔ اور تمہاری زبان کو اپنے

(۴۵۰۶) (۱) ریب الحق

اللہ تعالیٰ کا گناہ پر پردہ ڈال دینا بھی نعمت ہے:

ان سے کہا کہ آپ نے کیسے صبح کی؟ اس نے کہا کہ میں نے صبح کی ہے دو ایسی نعمتوں کے درمیان میں دونوں کے درمیان واقع ہوا ہوں میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کون سی نعمت افضل ہے ایک تو یہ کہ جب تک اللہ تعالیٰ مجھ پر پردہ ڈالے رکھے مجھے اس بات کا کوئی خوف نہیں ہے کہ مجھے اس کے ساتھ کوئی نقصان پہنچائے گا۔ اور دوسری نعمت محبت اور دوسری جو لوگوں میں سے مجھے اس نے رزق دیا ہے میرے رب کی عزت کی قسم میرا عمل اس کے قابل نہیں تھا۔

۷۵۱۷ ...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاذ نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت شعبی کے پاس گیا۔ وہ اپنے صحن میں بیٹھے تھے میں نے پوچھا کہ آپ کیسے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے کہ حضرت شریح سے جب کوئی کہتا کہ آپ کیسے ہیں؟ تو وہ کہتے اللہ کی نعمت کے ساتھ ہوں۔ اور اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتے اس طرح اور اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھا لیتے۔

۷۵۱۸ ...... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن حسن بن علی بن فہر مصری مقیم مکہ نے مسجد الحرام میں ان کو ابن رشیق نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ہشم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ذوالنون مصری سے وہ فرماتے تھے کہ جب ان سے ان کے احباب پوچھتے کہ حضرت آپ نے کیسی صبح کی یعنی کیا حال ہے؟ تو وہ فرماتے ہیں ہم نے اس حال میں صبح کی ہے کہ ہمارے ساتھ اللہ کی نعمتوں میں سے اس قدر نعمتیں ہیں جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا اور ان کے ساتھ کثیر نافرمانیاں بھی ہیں۔ اب میں نہیں جانتا کہ ہم کس چیز پر پہلے شکر کریں۔ ان خوبیوں پر جو اس کی طرف سے تمام ہیں۔ ان عیبوں پر جن پر اس نے پردہ ڈال رکھا ہے۔

۷۵۱۹ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد مروزی نے ان کو محمد بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی مناجات میں کہتے تھے اے الٰہی اے میرے معبود تو کتنا بڑا کریم ہے۔ کہ اگر طاعات ہوں تو تو آج ان کو ۔۔۔ ے حق میں استعمال میں لاتا ہے کام میں لاتا ہے اور کل قیامت میں ان کو تو قبول فرمائے گا۔ اور اگر گناہ ہوں تو تو آج ان پر پردہ ڈال دیتا ہے اور کل قیامت میں تو ان کو بخش دے گا ہم طاعات کے حوالے سے تیری رہبری عنایت اور قبولیت کے مابین واقع ہوئے ہیں۔ اور گناہوں کے معاملے میں تیرے عیب پوشی اور مغفرت کے درمیان واقع ہوئے ہیں۔

۷۵۲۰ ...... ہمیں خبر دی ابو القاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابو دنیا نے ان کو حدیث بیان کی سلمہ بن شبیب نے ان کو سہل بن عاصم نے ان کو یوسف بن بہلول نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن کلیب سے وہ کہتے ہیں کہ میری طرف ابن سماک نے لکھا۔ اما بعد میں نے آپ کو خط لکھا ہے اور میں خوش ہوں اور گناہ ڈھکے ہوئے ہیں اور میں انہیں دونوں باتوں سے دھوکہ کھائے بیٹھا ہوں۔ جس گناہ پر اس نے مجھ پر پردہ ڈالا ہوا ہے اور جس کے ساتھ دل خوش ہے جیسے کہ وہ معاف ہو چکا ہے۔ اور نعمتیں ہیں جن کے ذریعے اس نے آزمائش کی ہے میں اس پر ایسے خوش ہوں جیسے ان میں میں حقوق ادا کر چکا ہوں کاش کہ میں جانتا ہوتا کہ ان امور کا انجام کیا ہوگا۔

۷۵۲۱ ...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو الولید فقیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن خالد بن احمد قاضی سے وہ کہتے کہ میں نے سنا محمد ابن آدم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر پردہ نہ ڈالتا تو ہم کسی کے پاس بیٹھنے کے قابل نہ ہوتے (نہ ہی ہمارے پاس کوئی بیٹھتا۔)

صبح و شام توبہ کرنی چاہیے:

۷۵۲۲ ...... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو یعقوب بن عبید نے ان کو یزید بن ہارون

(۱) اذکرونی اذکرکم

مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

جو شخص دعا کی توفیق دیا گیا وہ اجابت اور دعا کی قبولیت عطا کیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

(۲) ادعونی استجب لکم

مجھے پکارو میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔

جو شخص شکر کی توفیق عطا دیا گیا وہ نعمت میں اضافہ عطا کیا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۳) لئن شکرتم لازیدنکم

اگر تم شکر کرو گے تو میں نعمت میں اضافہ کروں گا۔

اور جو شخص استغفار کی توفیق عطا کیا گیا وہ مغفرت عطا دیا گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

(۴) فاستغفروا ربکم انہ کان غفارا

تم اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔

۴۵۳۰: ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو حمزہ بن عباس نے ان کو عبدان بن عثمان نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں میں نے علی بن صالح سے سنا اللہ کے اس قول کے بارے میں لئن شکرتم لازیدنکم. یعنی تمہاری طرف سے اپنی اطاعت میں اضافہ کروں گا۔

۴۵۳۱: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن موسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحٰق بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزید عبداللہ بن محمد بن اسماعیل فقیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن حریش قاضی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے تھے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

لئن شکرتم لازیدنکم

اگر تم شکر کرو تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔

کہا کہ اگر تم شکر کرو گے میری نعمت کا تو میں اپنی اطاعت میں تمہارے لئے اضافہ کروں جو تمہیں میری جنت تک چلا کر لے جائے گی۔

شکر اور نعمت لازم و ملزوم ہیں

۴۵۳۲: ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن ادریس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے ہمدان کے ایک آدمی سے کہا تھا کہ نعمت شکر کے ساتھ جڑی ہوئی ہے اور شکر اضافے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور دونوں یعنی شکر اور نعمت میں اضافہ۔ دونوں ملے ہوئے ہیں۔ ایک ہی رشتے میں۔ اضافہ اللہ کی طرف سے اس وقت تک نہیں رکتا جب تک شکر کا سلسلہ منقطع ہو جائے بندے کی طرف سے۔

۴۵۳۳: ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے تھے۔ کہا جاتا تھا کہ جو شخص اللہ کی نعمت کو اپنے دل کے ساتھ پہچان لے اور زبان کے ساتھ اس کی حمد کرلے یہ پورا نہیں ہوگا حتی کہ وہ شخص نعمت میں اضافے کو دیکھ لے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم۔ اگر تم شکر کرو گے تو میں اضافہ کروں گا۔

شیخ احمد نے کہا کہ یہ موقوف ضعیف ہے۔ اور اس کو خالد بن اسماعیل مخزومی نے بھی روایت کیا ہے۔

ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مگر وہ بھی ضعیف ہے اور محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین نے ہشام سے۔ واللہ اعلم اس کی صحت کے بارے میں۔

۴۵۵۸: ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن جعفر شافعی نے ان کو حسن بن علی بن مخلد نے ان کو علی بن سلمہ لبقی نے ان کو محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے میرے گھر میں ایک ٹکڑا گرا ہوا دیکھا اس کی طرف آگے بڑھ کر اس کو اٹھایا اور اس کو پونچھا پھر اسے کھا لیا اور فرمایا اے عائشہ اللہ کی نعمتوں کے ساتھ اچھے طریقے پر پڑوس نبھائیے بے شک بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ یہ کسی گھر کے لوگوں سے نفرت کر جائیں اور پھر ان کی طرف واپس لوٹ آئیں۔ اس کو بھی عثمان بن مطر نے روایت کیا ہے وہ ضعیف ہے ثابت نہیں ہے۔

۴۵۵۹: ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو شعر سنایا عبداللہ بن ابو الفضل نے ان کو شعر سنایا ابوالحسین کندی قاضی نے۔

اذا کنت فی نعمة فارعها فان المعاصی تزیل النعم

جب تو اللہ کی نعمت میں ہو تو اس کی پاسداری کر (نافرمانی نہ کر) اس لیے کہ گناہ نعمتوں کو مٹا دیتے ہیں۔

۴۵۶۰: ... ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو منصور بن محمد بن ابراہیم فقیہ نے ان کو حسن بن ابو موسیٰ نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عوف بن محمد کاتب نے ان کو سعید بن مریم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمارہ بن غزیہ نے جس وقت نعمتوں میں سے قریب والی تمہاری طرف پہنچیں تو شکر میں کمی کر کے دور والی نعمتوں کو مت بھگاؤ۔

۴۵۶۱: ... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے انہوں نے سنا ابوالحسین ذرعی سے انہوں نے ابراہیم بن فاتک سے انہوں نے جنید سے وہ کہتے ہیں کہ کسی نعمت کا کوئی زوال نہیں ہے جب تو شکر کرے اور کسی نعمت کا کوئی بقا نہیں ہے جب تو کفران نعمت کرے۔

شکر کی اصل:

۴۵۶۲: ... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد مروزی نے انہوں نے سنا ابوبکر مساطی سے کہ ان سے شکر کی اصل کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ اصل شکر یہ ہے کہ انسان کو دل کے ساتھ پہچانے اور یہ معرفت ہو کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور شکر کی حقیقت اصل میں اور فروع میں یہ ہے کہ آپ اللہ سے ڈریں خاص طور پر۔

اور بعض سلف سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ شکر اللہ سے ڈرنے کا نام ہے (تقویٰ کا نام ہے) کیا آپ دیکھتے نہیں کہ انہوں نے یہ ارشاد فرمایا

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون.

البتہ تحقیق اللہ نے تمہاری مدد فرمائی ہے بدر میں حالانکہ تم کمزور تھے لہٰذا اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکر کرو۔ اس آیت میں متقی ہی اللہ کی نعمت کا شکر کرنے والا ہے اور یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ متقی ہی ہے جو شاکر ہے اور جو متقی نہیں ہے وہ شکر کرنے والا بھی نہیں ہے۔

دریائے نیل کے خشک ہو جانے کا واقعہ:

۴۵۶۳: ... ہمیں خبر دی ابو علی حسین بن محمد روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو محمد بن ابراہیم

(۴۵۵۹) ... [illegible] (۴۵۶۰) ... [illegible] (۴۵۶۱) ... [illegible]

اعضاء انسانی کا الگ الگ شکر:

۴۵۶۴ ...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو محمد بن یحییٰ بن ابوحاتم ازدی نے ان کو محمد بن معافی نے ان کو ان کے بعض اصحاب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابوحازم سے پوچھا کہ دونوں آنکھوں کا شکر کیا ہے اے ابوحازم؟

ابوحازم نے کہا: کہ اگر تو ان کے ساتھ خیر کو دیکھے تو اس کو بیان کرے اور اگر شر کو دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے۔

سائل نے پوچھا کہ دونوں کانوں کے لیے شکر کیا ہے؟

ابوحازم نے کہا کہ: اگر تم ان کے ساتھ خیر کو سنو تو اس کو یاد رکھو اور اگر ان کے ساتھ بری بات سنو تو اس کو چھپاؤ۔

سائل نے پوچھا کہ: دونوں ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟

ابوحازم نے کہا: کہ ان کے ساتھ اس چیز کو تو نہ پکڑ جو ان کے لیے نہیں ہے اور ان میں جو اللہ کا حق ہے اس کو منع نہ کر۔

سائل نے پوچھا کہ: پیٹ کا شکر کیا ہے؟

ابوحازم نے کہا کہ: اس کا نچلا حصہ طعام ہو اور اوپر والا حصہ علم سے پر ہو۔

سائل نے پوچھا: کہ شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟

ابوحازم نے کہا جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

الا علی ازواجہم او ماملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین۔ فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ھم العادون۔

مگر اپنی منکوحہ بیویوں سے یا ملوکہ لونڈیوں کے بے شک ان پر ملامت نہیں ہے جو شخص اس کے علاوہ طلب کرے

وہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

سائل نے پوچھا دونوں ٹانگوں کا شکر کیا ہے؟

ابوحازم نے کہا: کہ اگر تو زندہ دیکھے تو ان پر رشک کر اور ان کو ان کے کام میں استعمال کر اور اگر تو مردہ دیکھے تو ان کو ناپسند کر اور ان کو ان کے کام سے روک لے حالانکہ تو اللہ کا شکر کرنے والا ہو جو شخص اپنی زبان کے ساتھ شکر کرے اور اپنے تمام اعضاء کے ساتھ (ان کو برمحل استعمال کر کے) ان کا شکر نہ کرے اس کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس کے پاس چادر ہے اس نے اس کا کنارہ پکڑ رکھا ہے مگر اس کو اوپر اوڑھا نہیں ہے لہٰذا وہ اس کو گرمی سردی سے برف اور بارش سے بچانے کا فائدہ نہیں دیتی۔

۴۵۶۵ ...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن ابراہیم سے انہوں نے احمد بن حرام سے انہوں نے سنا ابوبکر وراق سے وہ کہتے ہیں حمد تین صفات کے ساتھ مکمل ہوتی ہے ان کے سوا نہیں ہوتی دل کے ساتھ انعام کرنے والے سے محبت کرنا۔ نیت اور ارادے کے ساتھ اس کی رضا تلاش کرنا اور کوشش کے ساتھ اس کا حق ادا کرنا۔

شکر تین طریقوں سے ہوتا ہے:

۴۵۶۶ ...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے احمد بن علی سے انہوں نے محمد بن حسن سے۔ انہوں نے علی بن عبدالحمید سے انہوں نے سری سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص فرائض کو ادا کرے اور محارم سے اجتناب کرے اور نعمت کا شکر کرے جو اس کے پاس ہے اس پر کسی کا چارہ نہیں ہے اور کہا کہ شکر تین طریقوں پر ہوتا ہے۔

۴۵۶۴: [illegible]

بکل نے ان کو ابو عمرو حوضی نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے فرمایا۔

کہ کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو اور کپڑا پہنو بغیر کسی بخل کے اور بغیر اسراف کے بے شک اللہ سبحانہ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے کے جسم پر بھی ظاہر ہو اور دیکھا جائے۔

۴۵۷۲: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے انہوں نے فرمایا کہ نعمت کا اظہار کرنا اس کے شکر میں سے ہے۔

دنیاوی نعمتوں میں اپنے سے کمتر کو دیکھو:

۴۵۷۳: ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے ان کو عبد اللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبد اللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ عبسی نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے پیچھے والے کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہو اور اپنے آپ سے اوپر والے کو نہ دیکھو بے شک شان یہ ہے کہ مناسب ہے کہ اللہ کی نعمت کو چھوٹا نہ سمجھو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ابو بکر سے اس نے وکیع سے۔

۴۵۷۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو الحسن علی بن محمد بن علی السقا اسفرائنی نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو زکریا بن یحییٰ مروزی نے ان کو سفیان نے ان کو ابو الزناد نے اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے روایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی کسی ایسے شخص کو دیکھے جو مال اور جسمانی اعتبار سے اس سے بہتر ہے تو اسے چاہئے کہ وہ فوراً اس شخص کو دیکھے جو مالی اور جسمانی اعتبار سے اس سے کمتر ہو۔

۴۵۷۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو عبدان بن محمد مروزی نے ان کو سعید بن عیسیٰ نے ان کو جابر بن مرزوق نے اور وہ ابدالوں میں شمار ہوتے تھے انہوں نے عبد اللہ بن عبد العزیز سے ان کو ابو طوالہ انصاری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دین کے معاملے میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھتا ہے اور دنیاوی معاملے میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صبر کرنے اور شکر کرنے والا لکھ دیتے ہیں اور جو شخص دین میں اپنے سے کمتر پر نظر رکھتا ہے اور دنیا میں اپنے سے برتر پر نظر رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صابر و شاکر نہیں لکھتے۔

۴۵۷۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عمرو بن محمد بن منصور نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو سلیم بن حیان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بے شک وہ کہتے تھے کہ میں یتیم ہو کر پلا ہوں اور مسکین ہو کر ہجرت کی ہے اور میں پیٹ بھر کھانے کی اجرت پر ابن عفان اور بنت غزوان کے ہاں کام کرتا تھا اور پاؤں کی جوتی کی شرط پر، جب وہ لوگ آ کر اترتے تو ان کے لئے لکڑیاں جمع کرتا تھا اور جب وہ جاتے تو ان کو رخصت کرتا پس اللہ کا شکر ہے جس نے دین سیدھا بنایا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو امام اور پیشوا بنایا۔

۴۵۷۷: ہمیں خبر دی ابو القاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبد اللہ بن ابو الدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن ادریس نے ان کو محمد بن مخلد حرانی نے ان کو ضمرہ نے ان کو ابن شوذب نے وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل جہنم پر احسان ہے

اگر وہ چاہتا تو ان کو آگ کے عذاب سے بھی سخت ترین عذاب دیتا۔

۴۵۷۸:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابو الدنیا نے ان کو حسن بن صباح نے ان کو ابو یحییٰ ذکی نے وہ کہتے ہیں کہا سفیان بن عیینہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نعمتیں اپنے حساب اور اپنے معیار کے مطابق عطا کی ہیں اور ان کو شکر کا مکلف ان کے حساب سے اور ان کی طاقت کے مطابق بنایا ہے۔

۴۵۷۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو معاویہ بن عبدالکریم نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی اے میرے معبود اگر میرے ہر بال کی جگہ دو زبانیں ہوتیں اور وہ رات دن تیری تسبیح کرتیں تو بھی وہ تیری نعمتوں میں سے کسی ایک نعمت کی قدر نہ کر پاتیں (اور اس کا شکر ادا نہ کر سکتیں۔)

۴۵۸۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس نے اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابو داؤد نے وہ کہتے ہیں میرے والد نے کہا ان کو صدقہ بن یسار نے کہا کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے محراب میں اور حجرے میں عبادت کر رہے تھے کہ انہوں نے وہاں ایک چھوٹا سا کیڑا دیکھا اور وہ اس کی تخلیق کے بارے میں سوچنے لگے۔ کہ اللہ تعالیٰ کیا پرواہ کریں گے کہ اس حقیر سے کیڑے کی پیدائش کو بھی یاد کریں لہذا اللہ نے اس کو گویائی عطا کی وہ اس نے کہا: اے داؤد کیا تیرا نفس حیران ہے کہ ہم اس انداز سے اور حالت پر ہیں جو اللہ نے ہمیں عطا کیا ہے۔ میں تجھ سے اللہ کا ذکر بھی زیادہ کرتا ہوں اور شکر بھی زیادہ کرتا ہوں ان نعمتوں کے اعتبار سے جو اس نے تجھے عطا کی ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وان من شیء الا یسبح بحمده

ہر چیز تسبیح کرتی ہے اللہ کی حمد کے ساتھ۔

مینڈک کا شکر کے کلمات کہنا:

۴۵۸۱:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمود بن غیلان نے ان کو ابو اسامہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے خالد بن کثیر ابو روح نے انہوں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دل میں خیال کیا کہ کسی نے اپنے خالق کی اتنی مدح نہیں کی ہوگی اس سے زیادہ افضل جو انہوں نے کی ہے چنانچہ ایک فرشتہ اترا اور وہ اپنے حجرے میں بیٹھے تھے وہ بھی ان کے پہلو میں دو زانوں ہو کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے اے داؤد ذرا توجہ کیجئے ایک مینڈک کی آواز کی طرف کیا سمجھ میں آرہی ہے حضرت داؤد خاموش ہو گئے تو (محسوس ہوا) کہ مینڈک ایسی مدح کر رہا ہے اللہ کی جو داؤد علیہ السلام بھی نہیں کر پا رہے تھے فرشتے نے ان سے کہا کہو کیسے ہو اے داؤد؟ کچھ سمجھے آپ کیا اس نے کہا ہے؟ بولے جی ہاں۔ اس نے پوچھا کیا کیا کہہ رہی ہے داؤد علیہ السلام نے کہا کہ وہ کہہ رہی ہے سبحانک وبحمدک منتهی علمک یارب. داؤد علیہ السلام نے کہا کہ قسم ہے اس کی جس نے مجھے نبی بنایا ہے میں اس طرح اس کی مدح نہیں کر رہا۔

۴۵۸۲:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے احمد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ نے ان کو علی بن جعد نے انہوں نے سنا سفیان بن سعید سے اور ذکر کیا اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا انہوں نے کہا:

الحمد لله حمدا کما ینبغی لکرم وجه ربی وعز جلاله

اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ آپ نے فرشتوں کو مشقت میں ڈال دیا ہے۔

(۴۵۸۰) (۱) زیادۃ من ب (۴۵۸۲) (۱) زیادۃ من ب

۴۵۸۳: ہمیں خبر دی ابو القاسم قرشی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو محمد بن ہاشم نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو روح بن قاسم نے کہ ایک آدمی حسن کے اہل میں سے۔ سے تجھے بھول گیا اور کہنے لگا شہد کی اور گھی کا مجموعہ نہیں کھاؤں گا یا کہا کہ فالودہ نہیں کھاؤں گا کہ میں اس کا شکر ادا نہیں کر سکوں گا۔

کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن سے ملا اور کہا کہ فلاں شخص ایسے ایسے کہتا ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ بے وقوف ہے کیا وہ ٹھنڈے پانی کا شکر ادا کر لیتا ہے۔

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا کہ:

یہ وہ بات ہے جو حضرت حسن بصری نے فرمائی اس بندے کو جو تمام اور خصوصاً تمام کھانوں کو چھوڑ رہا تھا کہ تم تو اللہ کی نعمتوں میں سے ادنیٰ نعمت کا شکر ادا کرنے سے بھی ساری مخلوق سے عاجز ترین ہیں۔

اور تحقیق بعض اہل سلف نے لباس میں ہو یا طعام میں میانہ روی اختیار کرنے کو پسند کیا ہے

بجائے اس بات کے کہ سمجھے کہ وہ جب اللہ کی نعمتوں میں سے ادنیٰ ترین نعمت کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہیں تو اللہ کی بڑی بڑی نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے تو سب سے زیادہ عاجز ہوں گے۔

۴۵۸۴: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو انہوں نے پڑھی مالک کے سامنے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کہتے تھے اے بنی اسرائیل لازم پکڑو تم تازہ پانی کو اور سبزی اور جو کی روٹی کو اور بچاؤ تم اپنے آپ کو گندم کی روٹی سے کیونکہ تم اس کا شکر ادا نہیں کر سکو گے۔

۴۵۸۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو جعفر احمد بن عبید بن ابراہیم حافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے ان کو اسحاق بن محمد فروی نے ان کو سعید بن مسلم بن بانک نے میرا خیال ہے کہ ان نے اپنے والد سے کہا اس نے کہ علی بن حسین سے اس نے علی بن ابو طالب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ سے راضی ہو جائے تھوڑے رزق کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا تھوڑے سے عمل کے ساتھ۔

۴۵۸۶: ہمیں خبر دی ابو القاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبد اللہ بن ابو الدنیا نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عبید اللہ سعدی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت بصری کہتے تھے جب وہ اپنی بات کا آغاز کرتے تھے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ! اے ہمارے رب ہر شکر تیرے لئے ہے بجائے اس کے کہ تو نے ہمیں پیدا فرمایا۔ اور ہمیں رزق عطا کیا اور ہمیں ہدایت عطا کی اور ہمیں علم دیا اور ہمیں بچایا اور ہمارے لئے فراخی فرمائی۔ تیرے لئے شکر ہے اسلام کے ساتھ اور قرآن کے ساتھ اور تیرے لئے شکر ہے اہل اور مال اور عافیت عطا کرنے پر اپنے سارے دشمن کو سرنگوں کیا اور ہمارا رزق فراخ کیا اور ہمارا امن ظاہر کیا اور ہماری فرقت کو وحدت عطا کی۔ اور ہماری عافیت کو بہتر بنایا اور ہر چیز کے بارے میں ہم نے آپ سے مانگا۔ اے ہمارے رب آپ نے ان میں سب کچھ عطا کیا اس پر تیرا شکر ہے اس پر کثیر شکر تیری ہی تعریف ہے ہر نعمت کے بدلے کئی ادا شکر ہے جو نعمت بھی تو نے ہمیں عطا کی ہے قدیم یا نئی ہو چاہے پوشیدہ ہو یا ظاہر ہو خاص ہو یا عام زندہ ہو یا مردہ ہو موجود ہو یا غائب ہو سب پر تعریف تیرے لئے ہے حتیٰ کہ تو راضی ہو جائے اور تیری تعریف ہے اور تیرا شکر ہے جب تو راضی ہو جائے۔

۴۵۸۷: ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے

(۴۵۸۳) (۱) فی مصدر

سنا یوسف بن حسن سے رے میں انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے دوا پنی مناجات میں کہتے تھے۔ کتنی ایسی راتیں ہیں جن میں کہا اے میرے مالک ان افعال کے ساتھ تیرے سامنے آیا ہوں جو تیری طرف سے محرومی کولازم کرتے ہیں۔ اور میں نے اپنے برے اعمال کے ساتھ اعتراف کیا ہے اور حد سے بڑھ گیا ہوں ذلت و رسوائی پر مگر آپ نے میرے عیبوں پر پردہ ڈالا ہے میرے ہم پیالہ ہم نوالہ لوگوں کے سامنے۔ اور مجھے مستور اور پوشیدہ رکھا ہے تو نے میرے پڑوسیوں کے سامنے اور میری برائیوں پر میری گرفت نہیں کی اور میری بے عزتی نہیں کی تم نے میری خلوت کی برائی کی وجہ سے۔ پس تیرا شکر ہے میرے اعضاء کو سلامت رکھنے پر۔ اور تیرا شکر ہے میری غلطیوں کو پوشیدہ رکھنے پر بس میں وہی کہتا ہوں جو کچھ کہا تھا ایک نیک بزرگ نے۔ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے بے شک میں ظالم ہوں۔

۳۵۹۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو حامد شاذلی نے ہراۃ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر الطلانی سے انہوں نے سنا عبد الصمد بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہوا ہے۔ اے ابن آدم میں نے تجھے حکم دیا تم نے نافرمانی کی اور میں نے تجھے روکا اور تم نے سرکشی کی اور میں نے تجھ سے منہ پھیرا تو تم نے بے پرواہی کی اے وہ انسان جب بیمار ہو جائے تو شکایت کرتا ہے اور روتا ہے اور جب عافیت مل جائے تو سرکشی کرتا ہے اور گناہ کرتا ہے۔

۳۵۹۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا علی بن حمشاذ سے انہوں نے سنا ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد مذکر سے وہ کہتے ہیں کہ بعض صالحین نے کہا۔ اے میرے معبود میری اطاعت کی اتنی قدر و منزلت نہیں ہے کہ اس سے تیری نعمتوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔ اور میرے گناہ اتنے بھاری نہیں جو تیرے کرم کا مقابلہ کر سکیں اللہ کی قسم میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے گناہ تیرے کرم کے مقابلے میں بہت کم ہوں گے تیری نعمتوں کے مقابلے میں ہمارے اطاعات سے۔

۳۵۹۵:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبد اللہ نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو مسعودی نے ان کو عون بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ بعض فقہاء نے کہا کہ بے شک میں اپنے معاملے میں شک میں واقع ہوں میں نہیں دیکھتا کوئی بھلائی اگر اس کے ساتھ کوئی نہ کوئی برائی ہے سوائے معافات کے اور شکر کے پس بہت سے شکر کرنے والے ہیں۔ مصائب میں اور بہت سے عافیت یافتہ غیر شاکر ہیں پس تم جب اللہ سے سوال کرو تو ان دونوں کا اکٹھے سوال کرو۔

۳۵۹۶:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبد اللہ بن ابو الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلمہ بن شعیب نے ان کو محمد بن غیب نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو معتمر بن ازہر نے وہ کہتے؟ ہیں کہ محارب بن دثار اہل کوفہ کے قاضی اور میرے پڑوسی تھے بسا اوقات میں رات کے وقت ان کو یہ پڑھتے ہوئے سنتا تھا جو بلند آواز سے یہ دعا کر رہے ہوتے تھے۔ میں وہی صغیر ہوں جس کو آپ نے پالا تھا اس پر تیرا شکر ہے۔ اور میں وہی ضعیف ہوں جسے آپ نے قوی بنایا تھا اس پر بھی تیرا شکر ہے اور میں وہی فقیر ہوں جسے آپ نے غنی کیا تھا اس پر بھی تیرا شکر ہے میں وہی محتاج و درویش ہوں جسے آپ ہی نے سنبھالا تھا اس پر تیرا شکر ہے میں وہی مجرد اور تنہا ہوں جس کو آپ نے بیوی عطا کی تھی اس پر بھی تیرا شکر ہے میں وہی بھوکا ہوں جسے آپ ہی نے پیٹ بھر کھلایا اس پر تیرا شکر ہے میں وہی ننگا ہوں جسے آپ ہی نے لباس پہنایا تھا اس پر تیرا شکر ہے میں پیدل چلنے والا تھا آپ ہی نے مجھے سواری عطا کی اے ہمارے رب حمد و شکر تیرے لئے ہی ہے ایسی حمد جو کثیر ہے ہر حمد سے۔

۳۵۹۷:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبد اللہ نے ان کو علی بن جعد نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو محمد بن سوقہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں عون بن عبد اللہ کے ساتھ کوفے میں قصر حجاج کے پاس سے گذرا اس نے کہا۔ کاش کہ آپ دیکھتے کہ ہم لوگوں پر کیا مصیبت ٹوٹی تھی یہاں پر حجاج کے زمانے میں۔ اس نے کہا۔ کہ تم گندے ہو گویا کہ تم نے نہیں پکارا کسی ایسی مصیبت کی طرف جو تجھے

پہنچی تھی۔ واپس چل پھر اللہ کی حمد بیان کر اور اس کا شکر کر کیا تم نے سنا نہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان۔ (۱) کان لم یدعنا الی ضر مسہ۔ گذر رہا ہے گویا کہ اس نے ہمیں پکارا تھا ہمیں کسی تکلیف میں جو اس کو پہنچی تھی۔

نوٹ:......(۱) سورۃ یونس کی اس آیت میں اللہ نے انسانوں کا شکوہ بیان کیا ہے کہ جب مصیبت پہنچتی ہے انسان بیٹھے لیٹے اور کھڑے ہر حال میں ہمیں پکارتا ہے اور جب ہم وہ مصیبت دور کر دیتے ہیں تو کیا کیے وہ سب کچھ بھول بھلا کر ایسے ہو جاتا ہے جیسے اس نے کسی پریشانی میں ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔

۴۵۹۸:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی نے بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے۔ ان کو محمد نے یعنی ابن عمر نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو محمد بن لبید نے وہ کہتے ہیں یہ سورۃ نازل ہوئی الھاکم التکاثر۔ تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم سے کون سی نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا؟ اور سوائے اس کے نہیں کہ وہ دونوں کالی چیزیں یا عام چیزیں ہیں یعنی پانی اور کھجوریں۔ ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر ہیں اور دشمن حاضر ہے۔ لہٰذا ہم سے کس چیز کا سوال ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہ عنقریب ہوگا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد کے قرض کی ادائیگی کا واقعہ:

۴۵۹۹:... ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن محمد بن بشران نے بغداد میں ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبید اللہ نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حماد نے ان کو عمار بن ابو عمار نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد کے ذمے ایک یہودی کی کھجور تھی میرے والد جنگ احد کے دن شہید ہو گئے تھے۔ اور دو باغ چھوڑے تھے۔ اور یہودی کے (قرضہ) کی کھجوروں نے پورے دونوں باغوں کے پھل کا احاطہ کر لیا۔ یعنی اسی میں پورا ہو گیا۔ کھانے کے لئے کچھ بھی نہ بچ رہا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارش کرتے ہوئے اس یہودی سے کہا کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں کہ کچھ اس سال سے لیں اور کچھ کو ملتوی کر کے اگلے سال تک مہلت دے دیں مگر یہودی نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ جب کھجوروں کے خوشے کاٹنے کا وقت آئے تو مجھے ضرور اطلاع کرنا میں نے اطلاع کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لائے اور میں کھجور کاٹتا رہا اور یہودی کی ادائیگی کے لئے درختوں کے تحت پھر کر دی جاتی رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے رہے برکت کے لئے۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں نے اس کا قرضہ پورا کر دیا چھوٹے باغ کے پھلوں میں سے ہماری گنتی کے مطابق کہتے ہیں میں پھر ان کے پاس تازہ کھجوریں اور پانی لے کر آیا انہوں نے کھجوریں کھائیں اور پانی پیا اور فرمایا۔ یہ ان نعمتوں میں سے ہے جن کے بارے میں تم لوگوں سے سوال ہوگا۔

۴۶۰۰:... اور ہمیں خبر دی ابو الحسین محمد بن علی بن حبیش مقری نے کوفے میں ان کو ابو بکر عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ تمیمی نے بطور املاء کے ان کو ابو عبداللہ محمد بن موسیٰ ابی مقسم نے ان کو محمد بن معمر نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عمار بن ابو عمار نے ان کو جابر بن عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم کہ تم سے اس دن (قیامت میں) نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

فرمایا کہ تازہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی مراد ہے۔

توضیح یہ ہے کہ اس وقت بڑی نعمت جو مسلمانوں کو حاصل تھی وہ یہی تھی اس لئے اسی کا ذکر فرمایا ورنہ نعمتوں کا ذکر قرآن میں عام ہے بے شمار

(۱) ... سورۃ یونس

نعمتیں مراد ہو سکتی ہیں جن کے بارے میں انسان سے سوال ہوگا۔ (مترجم)

تین نعمتوں کے سوا باقی نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا:

۴۶۰۱ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن محمد نے ان کو حشرج بن نباتہ نے ان کو ابو بصرہ بصری نے ان کو ابو عسیب مولیٰ رسول اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور میرے پاس سے گذرے اور مجھے بلایا میں آپ کے پاس آیا اس کے بعد آپ ابوبکر صدیق کے پاس گئے اس کو بلایا وہ بھی آ گئے اس کے بعد آپ عمر کے پاس گئے اس کو بلایا وہ بھی آ گئے۔ اس کے بعد چلتے چلتے ایک انصاری کے باغ میں داخل ہو گئے۔ حضور نے باغ کے مالک سے کہا ہمیں بکی کھجور کھلاؤ (جو ابھی پکی نہیں تھیں) وہ ایک خوشہ لے کر آیا اور لا کر سامنے رکھ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے ساتھیوں نے کھایا پھر پانی منگوایا اور پانی پیا پھر فرمایا تم ان نعمتوں کی بابت ضرور پوچھے جاؤ گے قیامت کے دن۔ حضرت عمر نے خوشہ لیا اور زمین پر دے مارا جس سے کچھ کھجوریں بکھر گئیں رسول اللہ کی جانب۔ پھر بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے قیامت کے دن اس کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں مگر تین چیزوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا وہ کپڑا جس کی ساتھ انسان اپنا ستر ڈھانکے اور روٹی کا ٹکڑا جس کے ساتھ اپنی بھوک روکے اور وہ چھپر (کی جھونپڑی) جس میں گرمی اور سردی میں اندر داخل ہو جائے (یعنی جس کے ساتھ گرمی سردی سے بچاؤ کرے۔)

۴۶۰۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں ان کو صالح بن محمد بغدادی نے ان کو محرز نے ان کو سعید بن سلیمان نے اور عبداللہ بن ابوشیبہ نے اور یحییٰ بن ایوب مقابری نے۔ اور محرز بن عون نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے خلف بن خلیفہ نے ان کو یزید بن کیسان نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن یا ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما دونوں راستے مل گئے آپ نے پوچھا اس وقت تم لوگوں کو کون سی ضرورت باہر لے آئی تمہارے گھروں سے؟ دونوں نے بتایا کہ بھوک باہر لے آئی ہے یا رسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم مجھے بھی یہی چیز لے آئی ہے اچھا پھر چلیں چنانچہ وہ تینوں ایک انصاری کے پاس گئے۔ اتفاق سے وہ بھی گھر پر نہیں تھا۔ مگر اس کی بیوی نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اس نے مرحبا اھلا وسہلا (یعنی خوش آمدید کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ فلاں کہاں ہے؟ بولی کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ جب انصاری آ گیا اور اس نے آتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو بولا الحمد للہ آج تو میرے گھر میں نہایت ہی بزرگ مہمان تشریف لائے ہیں وہ جلدی سے گیا اور عرب کی ثقافت کے مطابق جلدی سے کھجور کا ایک خوشہ کاٹ کر لے آئے جس میں کچھ بکی کھجوریں تھیں اور کچھ پکی ہوئی تازہ تھیں اور کچھ کچھ خشک تھیں بولا کھائیے۔ اور اس نے چھری لی (اور ذبح کرنے کے لئے بکری تلاش کرنے لگا) تو حضور نے فرمایا کہ دودھ دینے والی کو نہ پکڑنا۔ چنانچہ اس نے بکری ذبح کر کے پکوائی ان حضرات نے بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ جب پیٹ بھر کر کھانا کھا چکے اور خوب سیر ہو کر پانی پی چکے تو حضور نے ابوبکر اور عمر کو فرمایا۔ اللہ کی قسم تم لوگوں سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔ تمہیں گھروں سے بھوک نے نکالا تھا۔ پھر تم واپس بھوکے نہیں جاؤ گے بلکہ تمہیں یہ نعمتیں مل گئیں۔

ان کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن شیبہ سے اور اس کو مسلم نے حدیث عبدالواحد بن زیاد سے اس نے کیسان سے نقل کیا ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے عیسیٰ بن یونس نے یزید بن کیسان سے مختصراً اور کہا ہے کہ یہ تینوں حضرت ابو الہیثم بن تیہان انصاری کے پاس گئے تو اس نے ان

(۴۶۰۲) (۱) زیادۃ من ب (۲) زیادۃ من ب (۳) زیادۃ من ب

کی ضیافت کے لئے بکری ذبح کی تھی۔

۴۶۰۳: ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن عبید اللہ نرسی نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو عبدالملک بن عمیر لیثی نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور ایسے وقت گھر سے نکلے کہ ایسے وقت نہیں نکلتے تھے اور اس وقت آپ سے کوئی ملاقی بھی نہیں تھا اور ابوبکر صدیق بھی ان کے پاس آ گئے آپ نے پوچھا آپ کو کیا چیز لے آئی اے ابوبکر؟ بولے کہ حضور سے ملاقات کرنے آپ کے چہرہ انور کو دیکھنے اور آپ کو سلام کرنے کے لئے۔ کچھ یا دو دیر گذری تھی کہ عمر بھی آ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آپ کو کون سی بات لے آئی اے عمر؟ بولے کہ بھوک حضور نے فرمایا کہ مجھے بھی کچھ بھوک لگ رہی ہے اچھا پھر چلو ابوالہیثم بن تیہان انصاری کے پاس کہتے ہیں پھر راوی نے ابوالہیثم کا قصہ بیان کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوالہیثم کے گھر مہمان بننے کا واقعہ:

۴۶۰۴: شیخ احمد بیہقی نے فرمایا۔ یہ مکمل حدیث جو ابوعبداللہ حافظ نے ہم کو تحدیث بطور اجازت کے دی ہے کہ عبدان بن یزید بن یعقوب دقاق نے جو ہمدانی ہے ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے ان کو آدم بن ابی ایاس نے ان کو شیبان بن عبدالرحمن نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی کچھ بھوک لگی ہے اچھا پھر ابوالہیثم بن تیہان انصاری کے گھر چلو وہ ایسا آدمی تھا کہ اس کی کھجوریں بہت تھیں بکریاں بہت تھیں اور ان کے کوئی نوکر چاکر بھی نہیں تھے جب گئے تو وہ گھر پر نہیں تھے انہوں نے پوچھا ان کی اہلیہ سے تمہارے شوہر کہاں ہیں؟ اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی بھرنے گئے ہیں۔ وہ لوگ کچھ زیادہ دیر نہیں ٹھہرے تھے کہ ابوالہیثم پانی کی مشک لے کر پہنچ گئے اس نے مشک رکھ دی اور دوڑ کر حضور کو سینے سے لگا کر ملنے لگا اور یہ کہا کہ میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان ہو جائیں وہ ان کو اپنے لے کر باغ میں چلا گیا اور ان کے لئے دستر خوان بچھا دیا پھر ایک کھجور کے درخت کے پاس سے جا کر ایک خوشہ کاٹ کر لایا وہ لا کر آگے رکھ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ہمارے لئے تازہ پکی ہوئی کھجوریں منتخب کر لیتے۔ وہ بولے یا رسول اللہ میں نے چاہا ہے کہ آپ لوگ خود جو پسند کریں وہ کھائیں پکی ہوئی تازہ یا آدھی پکی اور آدھی کچی چنانچہ انہوں نے وہ کھجوریں کھائیں اور وہ پانی پیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال ہوگا یہ ٹھنڈا سایہ یہ تازہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی۔ پھر ابوالہیثم چلے گئے تاکہ ان کے لئے کھانا لائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنا دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا۔ لہٰذا اس نے ایک بکرا یا بکری کا بچہ ان کے لئے ذبح کیا۔ اور اسے پکا کر ان کے پاس لے آیا انہوں نے اسے کھایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیرا کوئی نوکر بھی ہے؟ اس نے بتایا کہ نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہمارے پاس کچھ قیدی آ جائیں تو تم آنا میرے پاس۔ (ہم آپ کو خادم دے دیں گے) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو قیدی آ گئے تھے جن کے ساتھ تیسرا کوئی نہیں تھا۔ اور آپ کے پاس ابوالہیثم بھی آ گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں میں سے کوئی ایک چن لو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہی میرے لئے منتخب فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ یہ لے لیجئے۔ میں نے اسے دیکھا ہے کہ یہ نماز پڑھتا ہے۔ اس کے ساتھ تم اچھا سلوک کرنا۔ ابوالہیثم وہ خادم لے کر اپنی بیوی کے پاس پہنچے اور اس کو جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بتائی۔ ان کی بیوی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تم سے کہا ہے تم اس بات تک نہیں پہنچ سکو گے ہاں مگر یہ کہ تم اس کو آزاد کر دو انہوں نے کہا کہ یہ آزاد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ نے کوئی نبی یا اس کا نائب ایسا نہیں بھیجا مگر اس کے لئے دو رازدان ہوتے تھے ایک رازدان دوست ان کو امر بالمعروف کرتا اور نہی عن المنکر کرتا اور دوسرا رازدان دوست ان کو نقصان پہنچانے میں کمی نہ کرتا جو شخص

مرے دوست یا راز دان سے بچایا گیا اور واقعی بچالیا گیا اس کو ابوعبیدہ نے عبداللہ بن کیسان سے روایت کیا ہے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا ہے کئی اضافوں کے ساتھ۔ انہوں نے یوں کہا ابوالہیثم کے بدلے میں اور اضافے میں سے یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں تم سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ یہ بات صحابہ رسول پر شاق گذری۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جب جب تمہیں ایسی نعمت ملے تو یوں کہہ کر ہاتھ لگاؤ:

بسم اللہ وبرکۃ اللہ

اللہ کے نام کے ساتھ اور اس کی برکت کے ساتھ استعمال کرتا ہوں۔

اور کھا کر کہے اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں پیٹ بھر کھلا دیا اور خوب سیراب کیا اور ہم پر انعام فرمایا۔ یہ دعا اس شکر کو پورا کردے گا اور سوال کو روک دے گا۔

میزبان کے لئے برکت کی دعا کرنی چاہئے:

۴۶۰۵: ... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو ابوعاصم بن کامل بن سلاوہ نے ان کو محمد بن محمد بن حسین نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو حمزہ نے ان کو یزید بن ابوخالد نے ان کو یزید جعفری نے ان کو محمد علی دالانی نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابوالہیثم بن تیہان نے کھانا تیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے ہم لوگوں نے کھایا پیا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کو ثواب اور اجر و بدلہ دو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ کون سی چیز کو معاوضہ میں دیں فرمایا کہ تم لوگ اس کے لئے برکت کی دعا کرو اس لئے کہ کوئی آدمی جب کسی کے ہاں کھائے پیئے کسی کا کھانا اور پینا پھر اس کے لئے برکت کی دعا کرے یہی ان کی طرف سے اس کا ثواب اور بدلہ ہے۔

۴۶۰۶: ... ہمیں خبر دی ابوطاہر محمد بن عبدالعزیز بن محمد بن قتادہ نے ان کو ابومنصور عباس بن فضل بصروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو عمر بن ابوسلمہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور بیٹھے پھر ابوبکر آ گئے وہ بھی ان کے پاس بیٹھ گئے آپ سے پوچھا کہ کس بات نے آپ کو نکالا اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بھوک نے۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ مجھے بھی بھوک نے ہی نکالا ہے پھر عمرؓ آئے اور انہوں نے بھی ایسی ہی بات کی رسول اللہ نے فرمایا کہ چلو ہم ابوالہیثم کے گھر چلیں۔ چنانچہ یہ تینوں اس کے گھر پہنچے مگر وہ موجود نہیں تھا مگر اس کی بیوی نے اجازت دی اور یہ لوگ اندر جا کر بیٹھ گئے اتنے میں ابوالہیثم آ گئے اور جا کر ان کے لئے کھجور کا خوشہ کاٹ کر لے آئے انہوں نے اس سے تازہ کھجوریں اور کچی کھجوریں کھائیں۔ اور پھر وہ جا کر ان کے لئے بکری ذبح کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو منع کر دیا کہ ہماری وجہ سے کوئی دودھ والا جانور ذبح نہ کر چنانچہ وہ گوشت پکا کر لے آیا اور تازہ کھجوریں اور نیم پکی کھجوریں انہوں نے کھانا کھایا اور پانی پیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں سے ان نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال ہوگا بے شک یہ ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے بارے میں تم سے سوال ہوگا۔ پھر ابوالہیثم سے کہا کہ جب ہمارے پاس قیدی آ جائیں تو تم ہمارے پاس آنا ہم تیرے لئے خادم کا آرڈر دیں گے۔ جب قیدی آ گیا تو ابوالہیثم گئے۔ حضور ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اپنے لئے ان میں سے جون سا تم چاہو منتخب کر لو اس نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے لئے منتخب فرما دیں۔ آپ نے فرمایا مشورہ جس سے مانگا جائے وہ امین ہوتا ہے دو یا تین بار فرمایا پھر فرمایا کہ یہ قیدی تم لے لو اور اس کے بارے میں مجھ سے بھلائی کرنے کی وصیت قبول کرلو میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے مجھے تو نماز

(۴۶۰۴) ... (۱) فی الاصل لہ (۴۶۰۵) (۱) زیادۃ من ب۔ (۴۶۰۶) (۱) زیادۃ من ب
(۲) فی ب فذلک

اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمتیں گنوائے گا یہاں تک کہ گنوائے گا اس پر وہ جو بعد میں اور کہے گا کہ تم نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ میں فلاں کی تجھ سے شادی کرادوں اس کا نام لے کر سو میں نے وہ کردی تھی۔ یہ روایت موقوف ہے۔

۴۶۱۱:... اور تحقیق روایت کیا گیا ہے بطور مرفوع روایت جس سے ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حسین بن حسن غضائری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو حجاج بن نصیر نے ان کو شعبہ بن حجاج نے ان کو سعید بن ابی بردہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن سلام نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندے سے کہے گا کیا تم نے فلاں فلاں بیماری میں مجھے نہیں پکارا تھا سو میں نے تجھے اس سے عافیت عطا کردی تھی کیا تم نے یہ دعا نہیں کی تھی کہ میں تیری قوم کی شریف ترین عورت کے ساتھ تیری شادی کرادوں سو میں نے وہ کرادی تھی کیا فلاں فلاں دعا قبول نہیں کی تھی۔

۴۶۱۲:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو ابان نے ان کو سعید بن طریف نے ان کو اصبغ بن نباتہ نے ان کو علی بن ابوطالب نے اس نے کہا کہ نعمتیں عافیت ہیں۔

۴۶۱۳:... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول میں۔ لتسئلن یومئذ عن النعیم کہ تم اس دن نعمتوں کے بارے ضرور پوچھے جاؤ گے۔

فرمایا کہ نعمتیں۔ اجسام کی صحت آنکھوں کی صحت کانوں کی صحت ہیں۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندوں سے پوچھیں گے کہ کہاں کہاں ان کو استعمال کیا تھا حالانکہ وہ اس بارے میں ان سے زیادہ جانتا ہے۔ یہی بات اس آیت میں مذکور ہے:

ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولاً

بے شک کان۔ آنکھ اور دل یہ سب کے سب ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۴۶۱۴:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ابومحمد بن اسود سے ان کو بکار بن صقیر نے ان کو عبداللہ بن عقیل بن عمیر یامی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے ٹھنڈا پانی پیا تو وہ رو پڑے۔ حتیٰ کہ ان کا رونا شدید ہو گیا پوچھا گیا کہ آپ کیوں روئے فرمایا کہ میں نے اس موقع پر قرآن کی یہ آیت یاد کرلی تھی وحیل بینہم وبین ما یشتہون۔ آڑ کردی جائے گی ان کے اور ان کی خواہشوں کے درمیان۔ اور میں جانتا ہوں کہ اہل جہنم کوئی خواہش نہیں کریں گے سوائے ٹھنڈے پانی کے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

افیضوا علینا من الماء۔ او مما رزقکم اللہ

ہمارے اوپر پانی گرا دو یا کھانا اس میں سے جو تمہیں اللہ نے رزق دیا ہے۔

۴۶۱۵:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن نعمان بن بشیر نیساپوری نے بیت المقدس میں ان کو نعیم بن حماد نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے ان کو شعبی نے ان کو عبداللہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

لتسئلن یومئذ عن النعیم۔

کہ تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال ہوگا۔ فرمایا کہ مراد ہے امن اور صحت۔

نے اس میں ایک میٹھا چشمہ جاری کر دیا تھا جو کہ ایک انگلی کے برابر چوڑا تھا جو پانی پھینکتا تھا۔ اور وہ پانی پہاڑ کی جڑ میں صاف ہو جاتا تھا اور ایک درخت انار کا جس سے ہر رات ایک انار نکلتا تھا کہ اس کی غذا بنتا جب شام ہوتی وہ نیچے اتر کر وضو کرتا۔ وہ انار لے لیتا اور اسے کھا کر پھر وہ نماز میں کھڑا ہو جاتا۔ اس نے اپنے رب سے تمنا کی کہ وہ اس کی روح سجدے کی حالت میں قبض کرے یا اللہ تعالیٰ اس کے لئے زمین کو اور ہر شئی کو ایسا کر دے کہ اس کو کوئی شئی خراب نہ کرے مرنے کے بعد یہاں تک کہ اللہ اس کو اسی حالت سجدے میں قیامت کے روز اٹھائے اللہ نے قبول کر لی ہم اس پر سے گذرتے ہیں جب ہم سوئے چڑھتے ہیں یا نیچے اترتے ہیں ہم اس کو علم میں پاتے ہیں قیامت کے دن وہ اٹھایا جائے گا اور اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اس کے لئے رب فرمائے گا میرے بندے کو جنت میں داخل کرو میری رحمت کے بدلے میں وہ کہے گا اے میرے رب میرے عمل کے بدلے میں داخل کرے اللہ فرمائے گا میرے بندے کو میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کرو وہ کہے گا بلکہ میرے عمل کے بدلے میں پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ میری نعمت کا اور اس کے عمل کا مقابلہ کرو پھر پہلے آنکھ والی نعمت کو لیا جائے گا وہ پانچ سو سال کی عبادت کو واحد کرے گی اور باقی پورے جسم کی نعمتیں اس پر زائد رہ جائیں گی جن کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی نیکی اس کے پاس نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ فرمائے گا لے جاؤ میرے بندے کو جہنم میں فرمایا کہ وہ گھسیٹا جائے گا جہنم کی طرف لہٰذا وہ بندہ پکارے گا اے میرے رب اپنی رحمت کے ساتھ مجھے جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا واپس لاؤ اس کو پھر اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ کہے گا اے میرے بندے تجھے کس نے پیدا کیا جب کہ تو کوئی شئی نہیں تھا وہ کہے گا اے میرے رب آپ نے ہی تو مجھے پیدا کیا تھا کیا یہ تیری طرف سے تھا یا محض میری رحمت کے ساتھ تھا؟ وہ کہے گا کہ بلکہ تیری رحمت کے ساتھ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ پانچ سو سال کی عبادت کی قوت تجھے کس نے دی تھی وہ کہے گا کہ آپ نے دی تھی پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تجھے سمندر کی موجوں کے بیچوں بیچ پہاڑ میں کس نے اتارا تھا اور تیرے لئے پانی کس نے نکالا تھا نمکین پانی میں سے میٹھا پانی اور رات تیرے لئے انار کس نے نکالا وہ سال میں ایک بار نکلتا ہے اور تم نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ میں تجھے حالت سجدہ میں قبض کروں میں نے ایسا ہی کیا تھا تیرے ساتھ۔ بندہ کہے گا اے رب آپ نے ہی کیا تھا۔ اللہ فرمائے گا کہ یہ سب کچھ میری رحمت سے ہوا تھا لہٰذا آج میں نے جنت میں بھی اپنی رحمت کے ساتھ داخل کیا ہے۔ میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو میری رحمت کے ساتھ بہت اچھا بندہ تھا تو میرا اے میرے بندے۔ اس کو جنت میں داخل کر دو۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ تمام اشیاء اللہ کی رحمت کے ساتھ ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

۴۶۲۱..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو محمد بن ولید فحام نے ان کو عبد الوہاب بن عطا نے ان کو خبر دی سعید بن ابو عروبہ نے ان کو قتادہ نے پیچھے حدیث عمران بن حصین کے بعث کے بارے میں۔ حضرت قتادہ نے فرمایا کہ بے شک اہل اسلام قلیل ہیں کثیر لوگوں میں لہٰذا اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھو اور اس کی طرف رغبت کو بلند کرو چاہئے کہ اس کی رحمت تمہارے نزدیک تمہارے اعمال کی نسبت زیادہ وثیقی ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ کوئی نجات پانے والا ہرگز نجات نہیں پائے گا مگر اس کی رحمت کے ساتھ اور ہرگز کوئی ہلاک نہیں ہوگا ہلاک ہونے والا مگر اپنے عمل کے ساتھ۔

پچاس سال کی عبادت ایک رگ کے آرام کے برابر ہے:

۴۶۲۲..... ہمیں خبر دی ابو القاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبد اللہ بن ابو الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ یونس بن یوسف نے کہا ہمیں خبر دی ہے عبد اللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان نے ان کو حدیث بیان کی عبد اللہ بن صفوان نے اور وہ وہب کے نواسے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہب بن منبہ نے کہا کہ ایک عبادت گذار نے پچاس سال تک اللہ کی عبادت کی پھر اللہ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ میں نے تجھے معاف کر دیا

ہے اس نے کہا یارب آپ نے مجھے کیا معاف کیا ہے میں نے تو کوئی گناہ ہی نہیں کیا تھا لہذا اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن کی ایک رگ کو حکم دیا اس نے درد کرنا شروع کیا لہذا اس بے آرامی کی وجہ سے وہ نہ تو سو سکا اور نہ ہی عبادت کر سکا نہ ہی نماز پڑھ سکا پھر وہ آرام کر گئی تو سو گیا رات کو فرشتہ اس کے پاس آیا اور اس نے اس کے آگے شکایت کی اور اپنی تکلیف اس کو بتائی فرشتے نے کہا بے شک تیرا رب فرماتا ہے کہ تیری پچاس سالہ عبادت اس ایک رگ کے آرام کر جانے کے برابر ہے یعنی وہ اسی کمانے میں لگ گئی ہے۔

۴۶۲۳:... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابوایوب قرشی مولی بنی ہاشم نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے کہا اے میرے رب مجھے بتا دیجئے کہ مجھ پر تیری سب سے کم تر نعمت کون سی ہے اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی اے داؤد سانس لیجئے انہوں نے سانس لیا اس نے فرمایا یہ میری ادنیٰ نعمت تھی تیرے اوپر۔

اللہ کی نعمتیں شمار میں نہیں آسکتیں:

۴۶۲۴:... اور ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ نے ان کو محمد بن صالح نے انہوں نے کہا کہ بعض علماء یہ کہتے تھے کہ وہ جب یہ آیت تلاوت کرتے:

وان تعدوا نعمة اللہ لا تحصوها

اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو نہیں کر سکتے۔

تو وہ یوں کہتے تھے پاک ہے وہ ذات جس نے نہیں بنائی کسی ایک میں نعمت کی معرفت۔ مگر معرفت کوتاہی کے ساتھ اس کی معرفت سے جیسے کہ اس نے نہیں بنایا کسی ایک میں اپنا ادراک اکثر علم سے کہ بے شک وہ ادراک نہیں کر سکتے کا ہی اس نے کر دیا ہے اپنی نعمتوں کے معرفت کوتاہی کے ساتھ اس کی معرفت سے "شکر" جیسے قدر دانی کی ہے اہل عالم کے علم کی کہ بے شک وہ نہیں ادراک کر سکتے اس کا وہی کر دیا ہے اس کو ایمان بعجل اس کی طرف سے اس بات کے علم کے کہ بندے اس سے تجاوز نہیں کریں گے۔

۴۶۲۵:... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کو اس کا عمل نجات دے سکے۔

لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا آپ بھی اپنے عمل کے ساتھ نجات نہیں پا سکتے؟ فرمایا کہ اور میں بھی نہیں پا سکتا مگر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ مجھے ڈھانپ لے

مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے زہیر سے اس نے جریر سے۔

۴۶۲۶:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے علی بن محمد مروزی نے ان کو شعر سنائے عبداللہ کوفی نے ایک آدمی کی معرفت کے بارے میں اچھا مال سے اور اولاد سے جب بیمار ہوتا ہے۔

۴۶۲۷:... مکرر ہے۔ اور ہمیں شعر سنائے ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو شعر سنائے ابوالقاسم عبداللہ بن محمد فقیہ نے ان کو شعر سنائے بعض اہل ادب نے۔

اے میرے بھائی اگرچہ مال جمع کرنا مجھے بہت اچھا لگتا ہے مگر تیرے بعد میرے پاس صحت بدن میں نہیں ہے بے شک مال زینت ہے خوبصورتی ہے اور اولاد میں عزت ہے اور بیماری تجھ سے بھلا دے گی یا مال کی یا اولاد کی۔

(۴۶۲۶)... (۱) زیادة من ب

اور کوفی کی ایک روایت میں ہے مال کی اور اولاد کی محبت۔

۴۶۲۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن داؤد زاہد نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن مسلم مقدسی نے ان کو مسیب بن واضح نے ان کو ابن عباس نے ان کو شر جیل نے ان کو ابو درداء نے انہوں نے کہا کہ کہ غنی ہونا جسمانی صحت ہے۔

۴۶۲۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو خبر دی عبدالوہاب نے ان کو ابن عطاء نے ان کو سعید بن ابو عروبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے دونوں اس آیت کے بارے میں کہتے ہیں۔ ان الانسان لربہ لکنود۔ بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے کہ کنود یعنی کفور ناشکرا ہے۔

ابو نصر عبدالوہاب کہتے ہیں میں نے کلبی سے سنا وہ اللہ کے اسی قول کے بارے میں کہتے تھے۔ ان الانسان لربہ لکنود فرمایا کہ کنود بلسمت وہ ہے جو بخیل ہو اس چیز کے ساتھ جو اس کو عطا ہوئی ہے وہ شخص ہے جو دینے سے منع کردے۔ جو اپنے غلام کو کچھ نہ دے اور اکیلا کھا جائے اور بھوکے کو کچھ نہ دے خواہ اس کی قوم میں ہو۔ کنود اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک اس میں یہ صفات نہ ہوں۔

۴۶۲۹:...... ہمیں خبر دی ابو القاسم خرقی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن ابو الدنیا نے ان کو خالد بن خداش نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو شعیب بن حجاب نے ان کو حسن بن ابو الحسن نے کہ ان الانسان لربہ لکنود۔ بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے مراد یہ ہے کہ وہ مصائب کو شمار کرتا ہے اور نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔

۴۶۳۰:...... ہمیں خبر دی ابو القاسم نے ان کو احمد نے ان کو محمود وراق نے اس بارے میں۔ شعر کہے جن کا مطلب یہ ہے۔ اے کوئی شخص جو اپنے عمل میں ظالم ہے۔ ظلم کرنے والے پر لوٹ کر آتا ہے۔ کب تک اور کہاں تک مصیبتوں کو گنتا رہے گا اور نعمتوں کو نظر انداز کرتا رہے گا۔

۴۶۳۱:...... ہمیں شعر سنائے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خالد بن جعفر نے ان کو ابو جعفر محمد بن جریر طبری نے وہ کہتے ہیں۔ دو عادتیں ایسی ہیں جن کے طریقے کو میں پسند نہیں کرتا غنی آدمی کا اترانا اکڑنا اور فقیر آدمی کا ذلت ظاہر کرنا۔ جب تو غنی بن جائے تو اکڑ خان نہ بن اور جب تو فقیر ہو جائے تو زمانے سے چھپا۔

شیخ احمد نے کہا کہ ہم نے کتاب السنن میں وہ احادیث ذکر کر دی ہیں جو سجدہ شکر کے بارے میں وارد ہوئی ہیں اور ان میں تاکید ہے جو دلالت ہے شکر منعم کے لئے اس نعمت پر اور توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔

(۴۶۲۸) ...... (۱) سقط من أ

فصل:..... عقل کی فضیلت

جو کہ اللہ کی ان عظیم نعمتوں میں سے ہے جن کے ذریعے اس نے اپنے بندوں کو عزت بخشی ہے

۴۶۳۲:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو فضل بن محمد بن مسیب نے ان کو عبید اللہ بن محمد بن عائشہ نے ان کو صالح مری نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا۔ تم آگے آؤ وہ آیا پھر اس سے کہا کہ پیچھے ہو جاؤ پیچھے ہو گیا اور فرمایا کہ میں نے ایسی کوئی مخلوق پیدا نہیں کی جو تجھ سے زیادہ مجھے محبوب ہو میری تیرے ہی ذریعے عبادت کی جائے گی اور تیرے ہی ساتھ میری معرفت ہوگی اور تیرے ہی ساتھ میں لوں گا اور تیرے ذریعے میں دوں گا۔

یہ حسن کا قول ہے اور مشہور ہے اور تحقیق نبی کریم سے مروی ہے غیر قوی اسناد کے ساتھ۔

۴۶۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو ابوبکر احمد بن جعفر ازدی نے بغداد میں ان کو محمد بن بکار نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو فضل بن عیسیٰ رقاشی نے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم نے فرمایا۔

جب اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا کھڑا ہو جا وہ کھڑا ہو گیا پھر اس سے کہا کہ پیچھے ہو جا وہ پیچھے ہو گیا پھر اس سے کہا کہ آگے آ جا وہ آگے آ گیا۔ پھر اس سے کہا کہ بیٹھ جا وہ بیٹھ گیا پھر اس سے کہا کہ میں نے ایسی کوئی مخلوق پیدا نہیں کی جو تم سے بہتر ہو یا تم سے افضل ہو یا تم سے احسن ہو۔ تیرے ذریعے میں لوں گا اور تیرے ذریعے دوں گا اور تیرے ساتھ میری پہچان ہوگی اور تیرے ساتھ ثواب عطا کروں گا اور تیرے ہی خلاف گرفت ہوگی۔

۴۶۳۴:..... ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبد الرحمن بن قاسم نے ان کو یحییٰ بن صالح حاطی نے ان کو حفص بن عمر نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل سوائے اس کے کہ اس نے زیادہ کیا ہے کہ تجھ سے زیادہ محترم کوئی شئی نہیں ہے فرمایا کہ تیرے ساتھ جزا و سزا دوں گا اور تیرے ہی لئے ثواب ہوگا اور تیرے اوپر عذاب پہنچے گا۔

۴۶۳۵:..... ابو احمد نے کہا اور ہمیں خبر دی ہے احمد بن موسیٰ بن زنجویہ قطان نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو حفص بن عمر قاضی حلب نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کی مثل۔

قیامت کے دن عقل کے مطابق اجر دیا جائے گا:

۴۶۳۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد مروزی نے ان کو منصور بن سفیان نے ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو نافع نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک ایک آدمی ہوگا اہل جہاد سے اور اہل صلوٰۃ سے اور ان میں سے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں گے حالانکہ نہیں جزا دی ہوگا اس کا اجر قیامت کے دن مگر بقدر اس کی عقل کے۔

۴۶۳۷:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو منصور بن سفیان نے ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو عبید اللہ بن نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک ایک آدمی ہوگا اہل صلوٰۃ میں سے کوئی اہل صوم اہل زکوٰۃ اور اہل عمرہ میں سے یہاں تک آپ نے خیر کے سارے کام ذکر کئے اور فرمایا کہ نہیں جزا دیا جائے گا قیامت کے دن مگر بقدر اس کی عقل کے یہ دوسرے طریقے سے مرسل روایت کی گئی ہے۔

۴۶۳۸:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس عبداللہ بن حسین قاضی نے ان کو حارث بن ابو اسامہ نے ان کو ابو جعفر ہاشم بن قاسم نے ان کو بقیہ نے ولید حمصی نے ان کو سعید بن ربیع نے معاویہ بن قرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ لوگ خیر کے عمل کریں گے مگر وہ اجر اپنی عقلوں کے مطابق دیے جائیں گے۔

۴۶۳۹:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ نے ان کو محمد بن علاء بن کریب نے ان کو محمد بن صلت نے ان کو احمد بن بشیر نے ان کو اعمش نے ان کو سلمہ بن کہیل نے ان کو عطاء نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی تھے اس کے پاس ایک گدھا تھا۔ اس نے دعا کی۔ اے اللہ بے شک تو جانتا ہے کہ میرے پاس صرف ایک ہی گدھا ہے اللہ اگر تیرے پاس اگر گدھا ہوتا تو اس کو بھی چرنے دیتا میرے گدھے کے ساتھ چنے سے فرمایا کہ ان کے نبی نے اس کو تھپڑ لگانے کا ارادہ کیا تو اللہ نے ان کو وحی فرمائی کہ چھوڑ دیجئے اس کو بیشک ہر انسان کو اس کی عقل کے بقدر ثواب دوں گا۔ یہ حدیث موقوف ہے اور مرفوع بھی مروی ہے۔

۴۶۴۰:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو سعد زاہد نے ان کو ابو الحسین مصری نے ان کو ابراہیم بن ابو طالب نے ان کو مسلم بن جنادہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسین بن اسماعیل محاملی نے ان کو ابو السائب مسلم بن جنادہ نے انہوں نے احمد بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اعمش نے ان کو سلمہ بن کہیل نے ان کو عطاء نے ان کو جابر نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک آدمی اپنے گرجے میں عبادت کرتا تھا آسمان سے بارش برسی تو زمین سبزہ سے ہری بھری ہو گئی۔ اس نے گدھے کو دیکھا اس چرنے دیکھا تو دعا کرنے لگا اے میرے رب اگر تیرا بھی کوئی گدھا ہوتا تو میں اس کو بھی اپنے گدھے کے ساتھ چراتا۔ یہ بات انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک نبی تک پہنچی تو اس نے اس کے خلاف دعا کرنے کا ارادہ کیا اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میں لوگوں کو ان کی سمجھ بوجھ کے انداز سے اور معیار کے مطابق جزا دوں گا۔

یہ الفاظ مالینی کے ہیں۔ اس روایت کے ساتھ احمد بن بشیر کوئی منفرد ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۶۴۱:..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حکیم بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو اسحق بن عبداللہ بن ابو فروہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں کسی آدمی کا اسلام حیرت میں نہ ڈالے یہاں تک کہ تم سمجھ لو کہ اس کی عقل نے کیا گرہ باندھی ہے۔

۴۶۴۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو عبداللہ بن حسن بن احمد نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے حرانی نے ان کو عبیداللہ بن عمرو نے ان کو اسحق بن راشد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ خوش کرے تمہیں کسی آدمی کا اسلام تا وقتیکہ تم جان لو اس کی عقل کی گرہ کو۔ اسی طرح پایا اس نے اسحاق بن راشد کو۔

۴۶۴۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ نے ان کو ابو بکر بن احمد بن عبداللہ تو قانی نے وہاں پر اور ابو سعدی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو علی بن حسن نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہیں کسی آدمی کا اسلام اس وقت تک خوش نہ کرے یہاں تک کہ تم یہ جان لو کہ اس کی عقل نے کیا عقیدہ قائم کیا ہے۔

علی بن حسین شامی اس کی روایت میں منفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔

مرد کا قیام و بقاء اس کی عقل ہے:

۴۶۴۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی حسین بن محمد صنعانی مرو میں ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو حماد بن آدم نے ان کو

ابو نعیم نے ان کو ابو الزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرد کا قیام اس کی عقل ہے اس کا کوئی دین نہیں ہے جس کی عقل نہیں ہے۔

حادہ اس روایت کے ساتھ متفرد ہے اور اس پر جھوٹ کی تہمت بھی لگی ہے۔

۴۶۳۵:... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبد العزیز بن سلیمان حرانی نے ان کو نصر بن عاصم نے ان کو عبد المجید نے میرا خیال ہے کہ وہ مروان بن سالم ہے اس نے صفوان سے اس نے عمرو سے اس نے شریح بن عبید سے اس نے ابو درداء سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی آدمی کے بارے میں کوئی خبر عبادت میں شدت و سختی کی توثیق تو آپ پوچھتے کہ اس کی عقل کیسی ہے؟ جب لوگ بتاتے کہ ٹھیک ہے درست ہے تو آپ یہ فرماتے کہ میں بھی اس کے بارے میں یہی امید کرتا ہوں اور جب بتاتے کہ کوئی مختلف ہے اس کی عقل کے بارے میں تو فرماتے کہ ہرگز نہیں پہنچے گا تمہارا ساتھی جہاں گمان کرتے ہیں۔

شیخ نے کہا ہے کہ اس روایت میں مروان بن سالم جزری اکیلا ہے اور وہ ضعیف راوی ہے۔

۴۶۳۶:... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو سعید محمد بن محمد بن ربیع نسوی نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے عسقلان میں ان کو ابراہیم بن یحییٰ غسانی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابو ادریس خولانی نے ان کو ابو ذر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا اے ابو ذر تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں ہے اور رک جانے جیسی کوئی پرہیزگاری نہیں اور حسن خلق جیسا کوئی حسب نہیں۔

عقل مال و متاع سے کئی گناہ بہتر ہے:

۴۶۳۷:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ بن جراح عدل نے ان کو محمد بن منذر بن سعید نے ان کو احمد بن یحییٰ صوفی نے ان کو عثمان بن سعید احول نے ان کو محمد بن عبداللہ شیبانی نے اہل تستر سے ان کو شعیب بن حجاج نے ان کو ابو اسحاق نے عاصم بن ضمرہ سے اس نے علی سے کہ انہوں نے کہا جس سے اے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔

عقل مال سے زیادہ بہتر ہے اور جہالت سے زیادہ سخت کوئی فقر و محتاجی نہیں ہے اور خود پسندی سے زیادہ سخت کوئی تنہائی نہیں ہے اور باہم مشاورت سے زیادہ پکا کوئی معاملہ نہیں ہے اور عقل تدبیر کی طرح نہیں ہے اور کوئی حسب حسن خلق جیسا نہیں ہے اور رکنے جیسا کوئی تقویٰ نہیں ہے اور غور و فکر جیسی کوئی عبادت نہیں ہے اور حدیث و بات کی آفت معصیت کذب و جھوٹ ہے اور علم کی آفت نسیان اور بھولنا ہے اور بردباری کی آفت [illegible] ہے اور حسن جمال کی تباہی بدکاری ہے۔ اور بہادری کی تباہی فخر و غرور ہے اے بیٹے کسی آدمی کو ہلاک سمجھنا جس کا تم ہمیشہ دیکھتے ہو اگر وہ تم سے بڑا ہو تو تم اس کو باپ کی جگہ سمجھنا اور اگر تیرے برابر ہو تو اس کو تم اپنا بھائی سمجھنا اور تم سے چھوٹا ہو تو تم اس کو اپنا بیٹا سمجھنا۔

اس روایت میں ضبی اکیلا ہے شعیب سے اور قوی بھی نہیں ہے۔

۴۶۳۸: ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابو عبدالرحمن نسائی احمد بن شعیب نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو دراج نے ان کو ابو الہیثم نے ان کو ابو سعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ صاحب غور و فکر کے سوا کوئی بردبار نہیں ہے اور صاحب تجربہ کے سوا کوئی حکیم نہیں ہے۔

۴۶۳۹: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابان نے ان کو انس بن مالک نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ مجھے وصیت فرمائیے رسول اللہ صلی اللہ

[۴۶۳۷] ... (۱) ... فی ذال المعطی

علیہ وسلم نے فرمایا ہر معاملے کو تدبیر کے ساتھ لیا کیجئے اگر تم اس کے انجام میں خیر دیکھو تو کر دو اور اگر تم غلطی اور نقصان سے ڈرتے ہو تو رک جاؤ۔

ابان بن ابی عیاش روایت کرنے میں ضعیف ہے۔

۴۶۵۰: ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو سعید مؤذن نے ان کو ابراہیم بن جعفر بن ولید نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حبیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو فضل بن سعید نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

بہت سے عقل مند ایسے ہیں اللہ نے جنہیں اپنے معاملے سے غافل کر دیا ہے اور وہ لوگوں کے نزدیک حقیر ہیں بد صورت ہیں شکل و صورت کے اعتبار سے لیکن کل قیامت کے دن وہ نجات پا جائیں گے اور بہت سارے زبان کے اعتبار سے تیز و طرار ہیں دیکھنے میں خوبصورت ہیں۔ عظیم شان اور مقام رکھتے ہیں مگر کل قیامت میں ہلاک ہو جائیں گے۔ فضل عباد سے روایت کرنے میں اکیلا ہے۔

تقویٰ کی کان:

۴۶۵۱: ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن موسیٰ نے ان کو سلمہ بن فضل نے ایک آدمی سے اس کو ذکر کیا ہے ابن شہاب زہری نے ان کو سالم نے ان کو ان کے والد نے ان کے والد نے عمر بن خطاب سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر شی کے لئے ایک کان ہوتی ہے اور تقویٰ کی کان عقلمند لوگوں کے دل ہیں۔

شیخ احمد نے کہا کہ یہ روایت منکر ہے شاید مصیبت اس آدمی سے واقع ہوئی ہے جس کا نام مذکور نہیں ہے۔

۴۶۵۲: .... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابو طاہر دقاق نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حارث ابو اسامہ نے ان کو حسین بن موسیٰ نے ان کو ورقاء نے ان کو ابو نجیح نے ان کو مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں ھل فی ذلک قسم لذی حجر۔ فرمایا کہ ذی حجر سے مراد ذی عقل اور ذی رائی ہے عقل اور رائے والا۔

۴۶۵۳: ..... ہمیں خبر دی ہے ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم امام نے ان کو محمد بن محمد بن بیروی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابو کریب محمد بن علاء نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو ابو روق نے ضحاک سے۔ لمن کان حیا۔ سے مراد عاقل ہے۔

۴۶۵۴: ... شیخ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا۔ ہے کہ اس میں جو ہمیں ہمارے شیخ نے اجازت دی تھی یعنی ابو عبداللہ حافظ نے یہ کہ احمد بن محمد بن واصل بیکندی نے ان کو خبر دی ہے ان کے والد نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہا ہے یزید بن جابر نے کہ مجھ کو خبر دی ہے شیخ نے ساحل پر ایک آدمی سے بنی قشیر میں سے جاسے قرہ بن ہبیرہ کہا جاتا ہے کہ وہ نبی کریم کے پاس آیا۔ بے شک جاہلیت میں ہمارے بہت سے رب تھے جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی تھی ہم انہیں پکارتے تھے وہ ہمیں جواب نہیں دیتے تھے ہم ان سے مانگتے تھے وہ ہم کو نہیں دیتے تھے ہم آپ کے پاس آئے تو اللہ نے ہمیں ہدایت دی۔ حضور نے فرمایا کامیاب ہو گیا جس کو عقل عطا ہوئی۔

۴۶۵۵: ... یہ روایت کی گئی ہے سعید بن ابو ہلال سے انہوں نے سعید بن اشیم سے ہے کہ قرہ بن ہبیرہ عامری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے قصہ ذکر کیا جب وہ واپس پیچھے کو ہٹ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق وہ کامیاب ہو گیا جس کو عقل عطا کی گئی۔

۴۶۵۶: ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن احمد حافظ نے ان کو ابو العباس جعفر بن محمد مستغفری نے ان کو ابو سعد خلیل بن احمد قاضی نے ان کو ابو بکر بن داؤد نے ان کو عبدالملک بن شعیب نے ان کو ابن وہب نے ان کو لیث بن سعید نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے خبر دی کو

(۴۶۵۰)... (۱) فی (۱) ظریف　　(۴۶۵۲) ... (۱) فی (۱) لمینا

(۴۶۵۵)　(۱) سقط من (ب)　　(۴۶۵۶) ... سقط هذا الحديث بأكمله من (۱)

سعید بن شیبان نے یہ کہ قرہ بن ہبیرہ عامری رسول اللہ کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے پھر انہوں نے حدیث ذکر کی حضور نے اس کو فرمایا کہ کیسے تھا تمہارا جب قید ہوا تھا کہتا ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے واسطے اللہ کے سوا کئی رب بھی تھے اور مؤنث بھی ہم انہیں پکارتے تھے وہ ہماری اجابت نہیں کرتے تھے اور ہم ان سے مانگتے تھے وہ ہمیں کچھ نہیں دیتے تھے پس جب اللہ نے ان کو بھیجا ہے ہم آپ کے پاس آئے تو ہم نے ان کو چھوڑ دیا ہے اس کے بعد وہ واپس چلا گیا پھر رسول اللہ نے فرمایا وہ کامیاب ہو گیا۔ جس کو عقل کا رزق ملا۔

انسان کی رواداری اس کی عقل ہے:

۴۶۵۷: ۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو حسن بن علی زیاد نے ان کو ابراہیم بن موسیٰ فراء نے ان کو مسلم بن خالد نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید اعرابی بصری نے ان کو احمد بن عون نے ان کو مسلم بن خالد نے ان کو علاء بن عبد الرحمن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ آدمی کی شرافت اس کا دین ہے۔ اور اس کی رواداری اس کا عقل ہے اور اس کا حسب اس کا اچھا اخلاق ہے۔

اور ابو عبد اللہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اس کے بعد مذکورہ الفاظ ذکر کیے۔

۴۶۵۸: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن زید نے ان کو ابن ابو عمر نے ان کو سفیان نے ان کو زکریا نے ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ انسان کا حسب اس کا دین ہے اور اس کی مروت اس کا اخلاق ہے اور اس کا اصل اس کی عقل ہے۔

۴۶۵۹: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو ابو العباس احمد بن محمد بن عمر نے ان کو سوار بن عبد اللہ عنبری نے ان کو عبد الرحمن بن عثمان نے ان کو ابو بکر راوی نے ان کو عبد الرحمن بن یزید علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا علم مومن کا جگری دوست ہے۔ اور عقل اس کو راستہ دکھانے والا ہے اور عمل اس کا معبود ہے اور حوصلہ اس کا مددگار ہے اور صبر اس کے لشکروں کا امیر ہے اور شفقت کرنا اس کا باپ ہے اور نرمی کرنا اس کا بھائی ہے۔ یہ روایت منقطع ہے۔

۴۶۶۰: ۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو ابو بکر یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن نضر عبدی نے ان کو مسرہ نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن خطاب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ کسی بھی آدمی کی کمائی مثل عقل کے نہیں جو اپنے مالک کو سیدھے راستے کی رہنمائی کرتی ہے یا اس کو واپس کرتا ہے غلط کام سے۔

شیخ نے کہا کہ یہ اسناد ضعیف ہے اور دوسرا اس سے پہلے ہے وہ منقطع ہے۔

عقل اچھا ساتھی ہے:

۴۶۶۱: ۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابن ابو عمیر سے وہ ابو عمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو حسین بن محمد مروزی نے ان کو حسن بن حماد عطار نے ان کو ابو حمزہ سکری نے ان کو ابراہیم صائغ نے ان کو محمد نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں علی بن ابو طالب نے کہا توفیق عطا ہونا بہترین قائد ہے (یعنی چلانے والا) اور حسن اخلاق اچھا ساتھی ہے۔ اور عقل اچھا صاحب ہے اور ادب بہترین وراثت ہے اور عجب و خود پسندی سے زیادہ شدید کوئی وحشت و نفرت نہیں ہے۔

۴۶۶۲: ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو محمد نے

(۴۶۶۱) (۱) فی (ا) ابن عبده وهو خطا

مسلم نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عیاض بن خلیفہ نے ان کو علی بن ابو طالب نے انہوں نے اس سے سنا وہ کہہ رہے تھے حالانکہ اس وقت وہ جنگ صفین میں تھے۔ بے شک عقل دل میں ہے اور رحم جگر میں ہے اور شفقت تلی میں ہے اور سانس پھیپھڑوں میں ہے۔

۴۶۶۳ ـــ میں نے سنا ابو عبدالرحمن محمد بن حسین سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو القاسم نصر آبادی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمن بن محمد بن ادریس حنظلی رازان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عبدالرحمن زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ احمد بن عاصم انطاکی نے کہا سب سے زیادہ فائدے مند عقل وہ ہے جو تجھے پہچان کروائے ان نعمتوں کی جو تیرے اوپر ہیں اور ان کا شکر کرنے پر تیری مدد کرے اور خواہش نفس کے خلاف کھڑا ہو جائے۔

۴۶۶۴ ـ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمر بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں کہ کہا سفیان بن عیینہ سے انہوں نے کہا کہ عقل مند وہ نہیں ہے جو خیر اور شر کو پہچانے اور ان کی تمیز کر سکے بلکہ عقل مند وہ ہے کہ جب خیر کو دیکھے تو اس کی اتباع کرے اور جب شر کو دیکھے تو اس سے اجتناب کرے۔

۴۶۶۵ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عمرو زجاجی سے وہ کہتے ہیں کہ لوگ جاہلیت میں ایسے تھے کہ وہ اس چیز کی اتباع کرتے تھے جس چیز کو ان کے عقل اور ان کے طبائع اچھا سمجھتے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے ان کو شریعت کی طرف لوٹا دیا اور عقل صحیح کی اتباع کی طرف جو کہ اس شریعت کو مستحسن سمجھے اور جس چیز کو شریعت قبیح سمجھے اس کو وہ عقل بھی قبیح سمجھے۔

۴۶۶۶ ـــ میں نے سنا ابو عبدالرحمن سلمی سے انہوں نے سنا احمد بن محمد زکریا سے انہوں نے سنا علی بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الحسن مروان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بغدادی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سری سقطی سے پوچھا گیا تھا عقل کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا عقل وہ　　　ہے جس کے ساتھ اللہ کے حکم فرمودہ اور منع کردہ امور پر دلیل و حجت قائم ہو سکے۔

۴۶۶۷ ـــ ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان حناط نے انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص ارادہ کرے آخرت کا راستہ جاننے کا اسے چاہئے کہ حکماء کے ساتھ ہمنشینی اور بات چیت جاری رکھے اور پہلی چیز جو حکیم سے پوچھے وہ عقل کے بارے میں ہونا چاہئے اس لئے کہ جمیع اشیاء صرف عقل کے ساتھ ہی معلوم کی جا سکتی ہے اور آپ جب اللہ عزوجل کے لئے خدمت کا ارادہ کریں تو پہلے اس کو دیکھیں جو خدمت کر رہا ہو پھر تم خدمت کرو۔

۴۶۶۸ ـــ اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا وہ کہتے تھے۔ جو شخص دنیا کو اللہ کی محبت کے بدلے میں چھوڑ دے وہ قوم ہیں اہل معرفت اور اہل عقل سے آخرت کے بارے میں۔

۴۶۶۹ ـــ اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے اور میں نے سنا ہے ذوالنون سے وہ کہتے ہیں جان لو کہ عقل مند اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے اور دوسرے کے گناہ کا گمان کرتا ہے۔ اور جو کچھ اس کے پاس ہے اس کو درست سمجھتا ہے۔ اور بے رغبتی کرتا ہے اس میں سے جو اس کے غیر کے پاس ہے۔ اور اپنی طرف سے ایذا کو روک دے۔ اور دوسرے کی طرف سے ایذا کو برداشت کرے۔

۴۶۷۰ ـــ اور اپنی اسناد کے کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا وہ کہتے تھے۔ تم بھوکے رہو اور خلوت اختیار کرو تم حیرت انگیز امور

(۴۶۶۳) ـــ (۱) سقط من (ب)　　　(۲) ـــ فی (ا) العمل

(۴۶۶۵) ـــ (۱) فی (ب) بالعقول　　　(۲) ـــ فی (ب) مستحسنہ

(۴۶۶۵) ـــ (۱) فی (ا) فی　　　(۲) ـــ ھکذا فی (ا) و (ب) ویحتمل ان تکون فاعقل

دیکھو کے جو شخص اللہ سے محبت کرتا ہے زندہ رہتا ہے اور جو شخص مائل ہوتا ہے غیر کی طرف وہ (۱) ہلاک ہوتا ہے اور احمق صبح کرتا ہے اور شام کرتا ہے جو کسی شئی میں نہیں ہوتا اور عقل مند تو اپنے دل کے واردات کے بارے میں بھی تجسس کرتا ہے۔ (عاشق اور وہ بھی بحال کرتا ہے کہ غلط خیال تو نہیں پیدا ہوا)۔

(۱) وہ شان سے قطع کرتا ہے۔

۴۷۶۱ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان خیاط سے اس نے حکایات ذکر کیں ذوالنون مصری سے اور اس نے یہ اضافہ کیا ہے (کہ انہوں نے کہا) کہ جو مانگنے سے پہلے دیتا ہے لہٰذا وہ مانگنے کے بعد کیسے بخل کر سکتا ہے۔ جو عذر سننے سے پہلے تعظیم و اکرام کرتا ہے وہ عذر پیش ہونے کے بعد کیسے بغض و کینہ رکھ سکتا ہے۔ جو رونے سے قبل معاف کر دے وہ انحراف کا طمع کیسے کر سکتا ہے۔

عقل کے غلبے سے عدل قائم ہوتا ہے۔

۴۷۶۲ ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو بکر بن محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبد الواحد حمصی نے ان کو ادریس بن محمد نے ان کو علی بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ جعفر بن محمد سے کہا گیا کہ وہ کون سی چیز ہے جو انسان جس پر مجبور کرے؟ فرمایا اس کی عقل جس کی طرف وہ رجوع کرتا ہے۔ پوچھا گیا کہ عقل ہوی اور خواہش کے مقابلے میں کس مقام پر ہے؟ فرمایا کہ وہ دونوں ایک برتن میں جمع ہیں۔ پوچھا گیا کہ دونوں میں سے کون سا دوسرے کے زیادہ قریب ہے۔

فرمایا کہ عدل عقل کے غلبے سے ہے اور جور و ظلم ہوی اور خواہش کے غلبے سے۔ ہر نفس ان دونوں کے مابین واقع ہے جو شخص عقل کی بات مانتا ہے وہ اس کی امید وار رکھتا ہے اور اس کی رہنمائی کرتا ہے اور جو شخص کو اس کی خواہش کی طرف جھکاتا ہے وہ اس کو گمراہ کر دیتا ہے اور اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

۴۷۶۳ ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان حناط نے ان کو عبداللہ بن محمد تمیمی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن قریبہ نے۔ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں عاقل۔ احمق۔ فاجر بد کردار عاقل سے اگر بات کی جائے تو وہ بات مانتا ہے اگر کچھ سنتا ہے تو اس کو یاد رکھتا ہے اگر بولتا ہے تو درست بولتا ہے اور احمق اگر کلام کرتا ہے جلد بازی کرتا ہے اگر بات کرتا ہے تو کر کے بھول جاتا ہے۔ اور اگر برے فعل پر آمادہ کیا جائے فوراً اس کو کر گزرتا ہے۔ اور فاجر آدمی کو اگر آپ امانت سپرد کریں تیری خیانت کرے گا اور اگر اس کے ساتھ گفتگو کریں آپ تو وہ آپ کو عیب لگا دے گا۔

۴۷۶۴ ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد العزیز بن محمد بن جعفر بن شیبان عطار نے بغداد میں ان کو ابو بکر محمد بن عمر بن جعابی حافظ نے ان کو احمد بن عبداللہ عجلی نے ان کو جابر بن سہل نے ان کو ابو مسہر نے ان کو روح بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ قیس بن ساعدہ سے پوچھا گیا تھا کہ عقل کیا ہے؟

انہوں نے فرمایا کہ انسان کا اپنے آپ کو پہچاننا۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ افضل علم کون سا ہے؟ جواب دیا انسان کا رک جانا ٹھہر جانے کے بعد ٹھہر جانے۔

۴۷۶۵ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان حناط نے ان کو عبد الرحمٰن بن محمد بن منصور حارثی نے ان کو اسمٰعیل بن اسحاق انصاری نے وہ کہتے تھے ابو عبداللہ خوئی رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے وہ شخص کیسے عاقل ہو سکتا ہے جو اپنے نفس

---

(۱) ... التصوف عنه عمره

۴۷۶۰: (۱) ... وسقط من (ا) (۲) في (ا) و فيا بي

۴۷۶۲: (۱) في (ب): [illegible] (۴۷۶۳) أخرجه ابن أبي الدنيا في العقل (۲۵)

یا ابا عبداللہ آپ کا عیب کیا ہے انہوں نے فرمایا۔ کہ زیادہ ہنسنا۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم اس کے ساتھ اور آپ کہتے ہیں کہ عقل مند کے قول کو غور کریں تو اس میں ایسی کوئی بات ضرور پائیں گے جس کے ساتھ فائدہ اٹھایا جاتا ہوگا۔

بے عقل سے گفتگو کرنا:

۴۶۹۲: ہمیں خبر دی عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ابو حسن ح نے ان کو وہب بن منبہ نے کہتے ہیں کہ جب ذوالقرنین پہنچے مشرق میں سورج طلوع ہونے کے مقام پر تو وہاں کے بادشاہ نے ان سے کہا اے ذوالقرنین میرے لئے لوگوں کے بارے میں کچھ بتائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ بے عقل سے تیرا گفتگو کرنا بعینہ ایسا ہوگا جیسا اہل قبور کے لئے دستر خوان بچھایا جائے۔ اور بے وقوف کے ساتھ تیرا سوال و جواب کرنا ایسے ہوگا جیسے کوئی شخص سخت چٹان پر پیشاب کر کے خود بھیگ جائے۔ یا لوہے کو ہنڈیا میں پکائے اور اس سے سالن تلاش کرے۔ اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے پتھر اٹھانا آسان ہے اس آدمی کے ساتھ مکالمہ کرنے سے جو بیوقوف ہے۔

۴۶۹۳: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو فضل بن مسیب نے ان کو احمد بن خلد نے ان کو غسان بن مفضل غلابی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایوب نے کہا۔ بیشک میں البتہ خوش ہوں اپنے بھائیوں میں سے کسی بھائی کو جو کہ عقل مند ہو جاتا ہوں کئی دن تک۔

عقل مند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے:

۴۶۹۴:... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو غلابی ان کو خبر دی ابن عائشہ نے وہ کہتے ہیں کہ حسن کہتے تھے عقل مند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے جب کوئی بات اس کو پیش آتی ہے تو وہ دیکھتا ہے اگر اس کے فائدے اور بھلے کی ہوتی ہے تو بات کرتا ہے۔ اور اگر اس کے نقصان کی ہو تو رک جاتا ہے اور احمق کی زبان اس کے دل کے آگے ہوتی ہے جب بات اس کو پیش آتی ہے اور وہ اس کے نقصان کی ہوتی ہے تو وہ کہہ دیتا ہے۔

۴۶۹۵: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو محمد عقال ابو علی تمیمی سے پڑھا انہوں نے سنا ابو احمد فراء سے انہوں نے سنا علی بن ہشام سے وہ کہتے ہیں کہ عقل کا لفظ ماخوذ ہے عقال الناقۃ کے لفظ سے اونٹنی کے پیر کی رسی (جو اونٹ کو دور بھاگنے سے روکتی ہے) یا مطلق مہار جس کے ساتھ اونٹ ایک ٹھکانے سے دوسرے ٹھکانے کی طرف بھگایا جاتا ہے۔ عقل بھی ایسی ہی ہے جو عقل والے کو روکتی ہے اور کنٹرول کرتی ہے۔

۴۶۹۶: کہا عامر بن عبد قیس نے جب تیری عقل تجھے تیرے نامناسب عمل سے روک دے تو پھر تو عقل مند ہے۔

۴۶۹۷: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے میں نے سنا وہ کہتے تھے۔ مرد کی عقل جیسی اللہ کی کوئی عبادت نہیں اور کہتے ہیں کہ کہا ایوب نے عقل دین میں بہترین چیز ہے۔

۴۶۹۸: میں نے سنا ابو عبدالرحمن سلمی سے کہتے ہیں انہوں نے سنا عبدالرحمن بن رازی الحمصی سے ان نے اپنے چچا سے وہ کہتے ہیں کہ

(۴۶۹۰) (۱) فی (ل) لی عمر　(۲) سقط من (ن)　(۳) سقط من (ب)　(۴) سقط من أ

(۴۶۹۳) (۱) فی (ل) کہ یصح

(۴۶۹۸) (۱) فی (ب) عمیر　(۲) فی (ب) الفرس

احنف بن قیس نے کہا عقل بہترین دوست ہے اور ادب بہترین میراث ہے اور تقویٰ بہترین ساتھی ہے۔

عقل بہترین دوست، بہترین میراث ہے:

۴۶۹۹: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن محمد حسنی نے مرو میں ان کو ابو عبداللہ کوکی نے ان کو خبر دی علی بن مسلم نے وہ کہتے ہیں کہ ابوالعباس احمد بن محمد نے جعفر بن یحییٰ برمکی کی طرف خط لکھا۔ جان لیجئے کہ آدمی کی سعادت مندی میں سے ہے کہ اس کی عقل کسی بھی آفت سے محفوظ ہو۔ اور یہ بھی اس کی سعادت مندی میں سے ہے کہ اس کا علم و فضل عام لوگوں میں پھیل جائے اور وہ علم و فضل اور عقل و شعور کے ساتھ منفرد مقام کو حاصل کر لے۔ وہ سارے لوگوں سے آواز اور شہرت میں بڑھ جائے اپنے عمل کے ساتھ فوائد کی طرف بڑھے اور اپنے ہاتھوں سے مقامات کو پالے۔

۴۷۰۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مالک اسفرائنی نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن قریش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے فرج بن یمان کے سامنے پڑھا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے عمر بن جریر نے ان کو یزید بن خالد نے ان کو جریر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف فرما ہوتے تو دعا فرماتے تھے۔ اے اللہ مجھے دنیا سے بہرہ مند فرما میری سماعت کے ساتھ میری بصارت کے ساتھ اور میری عقل و فہم کے ساتھ۔ یہ اسناد ضعیف ہے اور دوسرے طریقے سے بھی مروی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع اندوز عقل کے لئے دعا:

۴۷۰۱:.. ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان بغدادی نے بغداد میں۔ ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عثمان یعنی ابن ہیثم نے ان کو ابوالمقدام ہشام بن زیاد نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا فرماتے تھے۔ اے اللہ مجھے میری سماعت بصارت اور میری عقل کے ساتھ نفع اندوز فرما۔ اور اسے مجھ سے وارث بنا اور میرے دشمن کے خلاف میری مدد فرما۔ اور مجھے اس سے میرا بدلہ دکھا۔ اے اللہ بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے ساتھ قرض کے غلبے سے اور بھوک سے بے شک وہ بری ساتھی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ جاتے تھے۔ اس روایت میں وعقلی کا لفظ غریب ہے اس میں ابوالمقدام کا تفرد ہے اور وہ قوی بھی نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

عقل کا سب سے بڑا فائدہ:

۴۷۰۲:.. ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے بغداد میں۔ ان کو ابو علی بن زیاد قطان نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو محمد بن فضل بن صالح نے ان کو حسین جعفی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ منصور بن معتمر کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ وہ جب اٹھنا چاہتے تھے تو زمین پر اپنے ہاتھوں کا سہارا لیتے تھے اور یہ دعا کرتے تھے اے اللہ ہمارا معاملہ ہدایت پر جمع فرما۔ اور تقویٰ کو ہمارا زاد راہ اور جنت کو ہمارا ٹھکانہ بنا۔ اور ہمیں شکر کرنے کی توفیق عطا فرما جو تجھے ہم سے راضی کر دے۔ اور ہمیں پرہیزگاری عطا فرما جو ہمیں تیری نافرمانی سے روک دے۔ اور ہمیں اخلاق عطا فرما جس کے ساتھ ہم لوگوں سے عزت پائیں۔ اور ہمیں عقل عطا فرما جس کے ساتھ ہم فائدہ اٹھائیں۔ کہتے ہیں کہ وہ جب یہ کہتے تھے کہ ہمیں عقل عطا فرما جس کے ساتھ ہم فائدہ اٹھائیں۔ تو مجھے ہنسی آ جاتی تھی تو وہ مجھ سے پوچھتے تھے کہ تم کس وجہ سے ہنس رہے ہو؟ اے محمد بن اسماعیل بے شک آدمی کے پاس یہ بھی ہوتا ہے وہ بھی ہوتا ہے (سب کچھ ہوتا ہے) مگر اس کے پاس عقل نہیں ہوتی پھر اس کے پاس کوئی شئی نہیں ہوتی۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اللہ کی نعمتوں کے عظیم فوائد میں سے ہے عقل کے ساتھ دلیل پکڑنا علم کہ بے شک اس میں اللہ کے بارے میں دلیل ہے جو اس کی قدرت پر اس کے علم پر اور اس کی حکمت پر اور اس کی وحدانیت پر اور تحقیق ہمیں اللہ نے اس بات پر کئی مقامات پر متنبہ فرمایا ہے اپنی کتاب میں بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر احسان فرمایا ہے کہ اس نے ہمیں کان دیے اور آنکھیں عطا کیں اور دل دیا اس کے بعد کہ اس نے ہمیں نکالا ہماری ماؤں کے پیٹوں سے جب کہ ہم کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے بعض آیات ذکر فرمائی ہیں جو اس بارے میں آئی ہیں اس کے بعد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں ارشاد فرمایا ہے۔ وفی انفسکم افلا تبصرون کہ تمہارے اپنے اندر اللہ کی قدرت وحدانیت کے دلائل ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔

تو اس کا معنی ہے کہ تمہارے نفسوں میں حادث اور مخلوق ہونے کے دلائل ہیں اور یہ بہت سارے احوال ہیں جو ان نفسوں کے ساتھ اس طرح لگے ہوئے ہیں کہ ان سے جدا نہیں ہوتے۔ یہ احوال جب تو پیدا ہیں اور ان سے علیحدہ بھی نہیں تو قطعاً تو ضروری ہے کہ یہ جانا جائے کہ وہ احوال ہیں اور حدث محدث سے اور بنانے والے سے خالی نہیں ہوتی۔

اور کہا گیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ تم اپنے نفسوں سے جانتے ہو کہ تم لوگ نہیں تھے اس کے بعد تم پیدا ہو گئے۔ اور تم میں سے کوئی ایسا بھی نہیں کہ اس نے اپنے آپ کو خود پیدا کر لیا ہو یا اس کے ماں باپ نے اس کو پیدا کر لیا ہے یا کسی اور انسان نے پیدا کر لیا ہو۔ یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ کسی نے اپنے نفس کو خود پیدا کر لیا ہے کیونکہ اگر کوئی یہ چاہے بھی تو اس کی تمام پوری نہیں ہو سکتیں اور نہ ہی اس کی عقل ایسی کامل ہے کہ وہ اپنے نفس کے اور اپنے آپ کے عضو یا نفس کو پیدا کر سکے اس پر کوئی بھی قادر نہیں ہے لہٰذا واجب ہے کہ وہ یہ جان لے کہ جب وہ نطفہ بے جان تھا اور اس بات سے عاجز تھا کہ اپنے آپ کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف تبدیل کرے یہ اس سے بعید تھا اور وہ اس سے عاجز تھا۔

پھر یہ جان لے کہ جب وہ موجود ہے قطع نظر اس سے کہ وہ ضعیف ہو یا بے جان ہو وہ اپنے کسی بھی معاملے میں کسی شئی پر قادر نہیں ہے تو کیا حال ہو گا اس عاجزی کا موقت جب اس سے بعد پھر ایک دفعہ معدوم ہو گا اور نہیں ہو گا۔ اور اس کے ماں باپ بھی عاجز ہوں گے کیونکہ ہم پہلے ذکر چکے ہیں کہ وہ بھی اس کے بنانے سے عاجز ہوں گے جب یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ وہ اپنے آپ کا خالق اور بنانے والا ہو سکتے تو یہ بھی محال ہے کہ اپنے والدین کا خالق اور بنانے والا ہو سکے؟ پھر اس وقت حق ہے کہ یہ یقین کر لے کہ پھر اس کے علاوہ کوئی اور فاعل اس کا بنانے والا ہے جو اس کے سوا ہے جو اس کے ماں باپ کے سوا ہے۔

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ نے اسی فاعل حقیقی کو ہی مراد لیا ہے یہ کہہ کر کے۔

وفی انفسکم افلا تبصرون۔

یعنی کیا تم لوگ اپنی اپنی عقلوں کے ساتھ اس کا ادراک نہیں کر سکتے جو اس میں ہدایت ہے لہٰذا تم اس کے ساتھ ہدایت حاصل کرو اور انکار نہ کرو۔

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ اصل میں فاعل وخالق طبع ہے تو جس سے کہا جائے گا کہ طبع کیا ہے؟ اس لئے کہ یہ نام بذات خود دلالت کرتا ہے کہ جس چیز کا یہ نام رکھا گیا ہے اس کا بھی کوئی فاعل اور بنانے والا ہے۔ اس لئے کہ طبع اس کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا کہ وہ طابع کا فعل ہوتا ہے جیسے کہ ضرب اس کے سوا کچھ نہیں ہوتی کہ وہ ضارب کا فعل ہوتی ہے۔ اور طبیعت بمعنی مطبوعہ ہے جیسے قتیلہ بمعنی مقتولہ ہے اور ذبیحہ بمعنی مذبوحہ ہے۔ صنیعہ بمعنی مصنوعہ ہے۔ طبیعت بنائی ہوئی۔ قتل کی ہوئی۔ ذبح کی ہوئی بنائی ہوئی چیز کو کہتے ہیں۔ مفعول فاعل کو تقاضا کرنے میں فعل کی طرح ہوتا ہے یعنی جیسے فاعل کو اور کرنے والے کا تقاضا کرتا ہے یہ بھی کرتا۔ (یعنی جیسے کوئی فعل فاعل کے بغیر وجود میں نہیں آ سکتا ایسے کوئی مفعول بھی نہیں آ سکتا۔)

اور اگر یہ کہا جائے کہ طبیعت ایک قوت مخصوصہ ہوتی ہے چنانچہ اس کو ذکر کرتے ہیں اور اس کی وصف بیان کرتے ہیں تو ان سے کہا جائے گا

بستر پر آتے ہو ہیں تو پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کریں اس کے بعد اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائیں اور یہ دعا کریں۔ اے اللہ میں نے اپنے چہرے کو تیری طرف جھکا دیا ہے۔ اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا ہے۔ اور میں نے اپنی پیٹھ کو تیرے لئے مجبور کر دیا ہے اور جھکا دیا ہے تیری طرف امید اور خوف رکھتے ہوئے۔ نہ کوئی جائے پناہ ہے تیرے سوا اور نہ ہی کوئی جائے نجات ہے مگر تیری طرف۔ میں تیری کتاب کے ساتھ ایمان لایا ہوں جسے آپ نے نازل کیا ہے اور تیرے نبی کے ساتھ جسے آپ نے بھیجا ہے۔

یہ آپ کا آخری کلام ہونا چاہئے پھر اگر اسی رات کو آپ کا انتقال ہو گیا تو آپ فطرت اسلام پر مریں گے۔ لہذا میں ان کلمات کو دہرانے لگا تاکہ میں انہیں یاد کر لوں۔ میں نے اسی دوران یوں کہہ دیا۔ اور تیرے رسول کے ساتھ جسے آپ نے بھیجا ہے (ایمان لایا ہوں) تو آپ نے فرمایا تیرے نبی کے ساتھ جسے آپ نے بھیجا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحق بن ابراہیم سے۔ اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے حدیث معتمر سے اس نے منصور سے۔

۴۷۰۵: ... اور ہم نے روایت کیا ہے حدیث فطر بن خلیفہ بن سعید بن عبیدہ سے اس نے براء بن عازب سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ جب آپ اپنے بستر پر جگہ پکڑیں تو باوضو ہو کر اپنے سیدھے ہاتھ کو سر کے نیچے رکھتے ہوئے اس کے بعد پھر کہے۔ پھر مذکورہ دعا ذکر فرمائی۔

بستر پر آنے کے وقت کی دعا:

۴۷۰۶: ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن ابو طاہر دقاق نے ان کو احمد بن عثمان آدمی نے ان کو محمد بن محمد برتی نے ان کو ابو الولید طیالسی نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو اسحق نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا کرتے:

اللهم انی اسلمت نفسی الیک وفوضت امری الیک ووجهت وجهی الیک والجأت ظهری الیک رغبة ورهبة الیک لا ملجأ ولا منجا الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت فان مات مات علی الفطرة

بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے اس کو حدیث شعبہ سے۔

بستر پر سونے سے پہلے اسے جھاڑنا:

۴۷۰۷: ... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو محمد بن عمرو حرشی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو عبیداللہ بن عمر بن حفص نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بستر پر آنے لگے تو اسے چاہئے کہ اپنے بستر کو جھاڑ دے اس لئے کہ اس کو نہیں معلوم اس کی غیر موجودگی میں کون سی چیز اس پر آئی۔ اس کے بعد وہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے پھر یوں کہے اے میرے رب تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو بستر پر رکھا اور تیرے نام کے ساتھ میں اس کو اٹھاؤں گا۔ اگر آپ میری جان کو روک لیں تو اس پر رحم فرما اور اگر آپ اس کو چھوڑ دیں تو اس کی حفاظت فرما جیسے آپ نیکوکاروں کے ساتھ حفاظت کرتے ہیں۔

بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے احمد بن یونس سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے دوسری وجہ سے اس نے عبیداللہ سے۔

۴۷۰۸: ... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو زیاد بن خلیل تستری نے ان کو مسدد بن ابو عوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر جاتے تو یوں کہتے

---

(۶۴۳) (۱۱/۱۰۹) (۱) فی (ا) سب　　(۲) فی (ن) سعید بن عبید وھو خطأ

اخرجه مسلم (۴/۲۰۸۱)

اپنے رخسار پر رکھ لیتے۔ پھر کہتے اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مروں گا اور زندہ رہوں گا۔ اور جب آپ جاگتے تو فرماتے اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں زندہ کیا موت دینے کے بعد اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے موسیٰ بن اسماعیل سے اس نے ابوعوانہ سے۔

۴۷۰۹:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابان نے ان کو عاصم نے ان کو معبد بن خالد نے ان کو سواء نے ان کو حفصہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونا چاہتے تھے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے تھے۔ پھر یہ دعا فرماتے:

اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک

اے اللہ مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچالینا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔ تین بار یہ دعا کرتے۔

بستر پر پہنچنے کے وقت کی ایک اور دعا:

۴۷۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو ابورافع نے یہ کہ خالد بن ولید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنی وحشت کی آپ سے شکایت جسے وہ محسوس کرتے تھے آپ نے اس سے فرمایا کہ کیا میں تجھے وہ دعا نہ سکھادوں جو مجھے جبرائیل امین روح الامین نے سکھائی ہے۔ بیشک ایک عفریت جو جن تیرے ساتھ مکروفریب کررہا ہے۔ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یوں پڑھو۔

اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لایجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما ینزل من السماء ومایعرج فیھا ومن شر ما ذرأ[1] فی الارض ومن شر مایخرج منھا ومن شر طوارق اللیل والنھار ومن شر کل طارق یطرق الا بخیر یا رحمٰن

میں پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے کلمات کے ساتھ جو کہ مکمل ہیں جن کلمات سے نہ کوئی نیک تجاوز کرسکتا ہے اور نہ ہی کوئی گناہگار اس شر سے جو آسمان سے اترتا ہے یا اوپر کو چڑھتا ہے۔ اور اس شر سے جو دھرتی پر پیدا ہوتا ہے اور اس شر سے جو زمین سے نکلتا ہے اور رات کو آنے والے جنات کے شر سے اور دن کو آنے والوں کے شر سے اور ہر آنے والے کے شر سے جو بھی آئے۔ مگر خیر کے ساتھ آئے اے رحمٰن۔

۴۷۱۱:...... اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے ان کو ابوبکر بن ابوعیاش نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابویحییٰ نے کہ انہوں نے سنا مجاہد سے وہ کہتے ہیں مجھے ابن عباس نے کہا نیند نہ کیا کر مگر باوضو ہو کر بے شک روحیں اٹھائی جائیں گی اس حالت پر جس پر وہ قبض کی جاتی ہیں۔

۴۷۱۲:...... اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے معمر سے ان کو ایک آدمی نے جس سے یہ کہ سعید بن عاص نے حضرت عمر کی بیوہ سے نکاح کرلیا تھا۔ ایک دن ان سے کہنے لگے کہ میں نے آپ سے نکاح اس لئے نہیں کیا کہ مجھے عورتوں کی رغبت ہے لیکن میں نے تو اس لئے کیا ہے تاکہ آپ مجھے حضرت عمر کے کام کے بارے میں باتیں بتایا کریں تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عمر جب رات کو اپنے بستر پر آتے تھے ان کے پاس پانی کا برتن رکھا جاتا تھا جب وہ رات کو اٹھتے تو اس میں سے پانی لیتے اور وضو کرتے۔ (یا ہاتھ منہ دھوتے) اور پھر اللہ کے ذکر میں مشغول ہوجاتے۔

۴۷۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں۔ ان کو خبر دی محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو قتیبہ

(۴۷۰۹)۔۔۔ (۱) فی (ا) ابانذ وھو خطأ

أخرجہ المصنف من طریق أبی داود فی الأدب

(۴۷۱۰)۔۔۔ (۱) فی (ا) یکتنفنی (۲)۔۔۔ فی (ا) ومایخرج منھا

بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں جریر کے پاس آیا اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ نے ابن لھیعہ سے سنا؟ میں نے کہا کہ جی ہاں، یوں کہ میں نے ان سے یہ حدیث واجب ... عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا کہ روحیں اپنی نیند میں (یا نیند کے وقت) اوپر چڑھ جاتی ہیں ان میں سے جو پاک ہوتی ہے وہ عرش کے آگے سجدہ کرتی ہے اور جو ناپاک ہوتی ہے وہ دور سجدہ کرتی ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر جریر نے کتاب منگوائی اور اس میں دو جگہ یہ لکھا۔

بستر پر وضو کی حالت میں دعا پڑھنے کی فضیلت:

۴۷۱۴:...... قتیبہ نے کہا کہ ان کو نضر بن زرارہ نے ان کو ابوحیان نے ان کو کنانہ عدوی نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بستر پر آتے وقت باوضو ہو کر یہ پڑھے:

الحمدللہ الذی علا فقہر۔ والحمدللہ الذی بطن فخبر، الحمدللہ الذی ملک فقدر

والحمدللہ الذی یحی الموتی۔ وھو علی کل شیئی قدیر۔

وہ شخص گناہوں سے نکل کر ایسے ہو جائے گا جیسے وہ آج اپنی ماں کے پیٹ سے باہر آیا ہے۔

۴۷۱۵:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں۔ ان کو حسن بن محمد صباح زعفران نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو عباد بن تمیم نے ان کو ان کے چچا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا جو ایک ٹانگ کو دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث سفیان سے اور حدیث مالک وغیرہ سے۔

۴۷۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عباد بن تمیم نے ان کو ان کے چچا نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا آپ ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے تھے اس کو بخاری نے روایت کیا ہے قعنبی سے اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ اس کو یحییٰ سے اس نے مالک سے۔

۴۷۱۷:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالعباس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیب نے یہ کہ عمر بن خطاب نے اور عثمان بن عفان نے کہ وہ دونوں ایسے کرتے تھے۔

۴۷۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عباد بن تمیم نے ان کو ان کے چچا نے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسجد میں لیٹے ہوئے تھے اونچا کرنے والے دونوں میں سے ایک ٹانگ کو دوسری پر۔ کہا زہری نے۔

۴۷۱۹:...... ہمیں خبر دی سعید بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ بہر حال عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ وہ تھے کہ جن سے اس چیز کو شمار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ زہری نے کہا کہ پھر لوگ امر عظیم لے کر آئے۔ شیخ نے کہا کہ حدیث زہری عباد سے ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن راھویہ سے اور عبد بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے۔

لیٹنے کی ناپسندیدہ کیفیت:

۴۷۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن منصور نے مروزی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو محمد بن عمرو نے

(۴۷۱۴)...... (۱) سقط من (ب)

"ح" "ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے" "و" "ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد بن یوسف نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو مسلم نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا الٹا لیٹا ہوا تھا منہ کے بل آپ نے فرمایا کہ یہ لیٹنے کی ایسی کیفیت ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے۔

اور نضر کی ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو الٹا پڑا تھا آپ نے فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح کہا ہے محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے اور اس میں غلطی کی ہے۔

۴۷۲۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو شیبان نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے کہ یعیش بن طخفہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد اصحاب صفہ میں سے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں نے اس کو اپنے ساتھ لے جایئے کہتے ہیں کہ میں چار میں سے چوتھا رہ گیا تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ چلو تم ہم چلے یہاں تک کہ ہم سیدہ عائشہ کے گھر تک پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ ہم لوگوں کو کچھ کھلایئے وہ حشیش لے کر آئیں مثل قطاۃ کے (۱) کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ نے فرمایا اے عائشہ ہم لوگوں کو پانی پلایئے لہٰذا اب پانی کا بڑا پیالہ لائیں ہم نے پیا۔ پھر آپ نے فرمایا عائشہ ہم لوگوں کو پلایئے لہٰذا آپ ایک چھوٹا پیالہ دودھ کا لے کر آئیں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہم لوگوں سے کہا اگر تم چاہو تو یہاں سو جاؤ اگر تم چاہو تو تم مسجد میں چلے جاؤ میں نے کہا کہ ہم مسجد چلیں گے۔ کہتے ہیں کہ میں سو رہا تھا اپنے پیٹ کے بل سحر کے وقت اچانک کسی آدمی نے مجھے اپنے پیر سے ہلایا اور کہا کہ بے شک یہ لیٹنا ایسا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند کرتے ہیں کہتے کہ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

(۱) ...... بالوں کی طرح کوئی خشک نباتات۔

پیٹ کے بل اور چت لیٹنا:

۴۷۲۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین وہ کہتے ہیں کہ مرد کے لئے مکروہ ہے کہ وہ پیٹ کے بل لیٹے اور عورت کے لئے چت لیٹنا مکروہ ہے۔

کسی بلند جگہ پر سونے کا حکم:

۴۷۲۳:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مصری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابو عمران جونی نے وہ کہتے ہیں کہ میں زہیر　شنوری کے پاس تھا ہم لوگ ایک سوئے ہوئے آدمی کے پاس آئے جو دیوار کی پشت پر لیٹا ہوا تھا جس کے آگے کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ انہوں نے اسے پاؤں سے ٹھوکر مار کر کہا کہ اٹھ جا۔ پھر زہیر نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ جو شخص دیوار پر رات گذارے جہاں اس کے قدم کو روکنے والی کوئی چیز نہ ہو لہٰذا وہ گر کر مر جائے تو اس سے ذمہ بری ہے اور جو شخص دریا اور سمندر میں سفر کرے اس کی موجوں میں اس سے بھی ذمہ بری ہے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے اور اس کو حماد بن زید نے روایت کیا ہے۔

(۴۷۲۰)......(۱) فی (ا) سہیل　　(۲)...... فی (ب) قالوا حدثنا ابو العباس　　(۳)...... مقطعں (ا)

(۴۷۲۱)......(۱) سقط من (ا)　　(۲)...... فی (ب) فجاءت بحیس مثل القطاۃ　　(۳)...... فی (ا) معنی

۴۷۲۴ ... جیسے ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے اور ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو زہیر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بلندی پر یا چھت پر رات گزارے جہاں اس کے قدموں کو روکنے والی دیوار کوئی چیز نہ ہو پھر وہ گر کر مر جائے تو اس شخص سے ذمہ بری ہے اور جو شخص دریا و سمندر کی لہروں میں سوار ہو جائے اور ہلاک ہو جائے اس سے بھی ذمہ بری ہے۔ اس کو ہشام دستوائی نے روایت کیا ہے۔

۴۷۲۵ ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو ابو عمران جونی نے کہتے ہیں کہ ہم لوگ فارس میں تھے اور ہمارے اوپر جو امیر تھے ان کا نام زہیر بن عبداللہ کہا جاتا تھا۔ اس نے ایک آدمی کو گھر کے اوپر دیکھا چھت کے اوپر کوئی حفاظت کی دیوار وغیرہ نہیں تھی انہوں نے مجھ سے کہا تم نے اس بارے میں کوئی حدیث وغیرہ سنی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں انہوں نے کہا کہ مجھے ایک آدمی نے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص کسی اونچی جگہ پر یا گھر کی چھت پر رات گزارے جس کے گرد کوئی چیز نہ ہو جو اس کے پاؤں رکھ سکے اس سے اللہ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے اور جو شخص سمندر کی موجوں پر سوار ہو جائے اس سے بھی ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔

۴۷۲۶ ... اور اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے ابو عمران سے اس نے محمد بن ابو زہیر سے اور کہا گیا ہے کہ محمد بن زہیر بن ابو علی سے اور کہا گیا ہے ابو زہیر سے اس نے ابو جبل سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا ابان نے کہ روایت ہے ابو عمران سے اس نے زہیر بن عبداللہ سے اور کہا گیا ہے سوائے اس کے بھی۔

۴۷۲۷: اور ہم نے روایت کی ہے علی بن شیبان سے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات گزارے گھر کی چھت پر جس کے آگے کوئی پتھر کوئی آڑ وغیرہ نہ ہو اس سے ذمہ بری ہو جاتا ہے۔

۴۷۲۸ ..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ایوب بن نجار نے ان کو ابو اسماعیل یمانی نے ان کو طیب بن محمد نے ان کو عطاء بن ابو رباح نے ان کو ابو ہریرہ نے۔ اللہ تعالیٰ لعنت کرے ان مخنثوں کو جو عورتوں سے مشابہت بناتے ہیں اور ان عورتوں کو جو کہ مردوں کی طرح کرتی ہیں اس طرح کہ مردوں کے مشابہ ہو جائیں۔ میرا خیال ہے کہ کہا تھا اور ان مردوں پر بھی جو مجرد رہنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو شادی ہی نہیں کریں گے۔ اور ان عورتوں پر بھی جو مجرد رہنا چاہتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم تو شادی نہیں کریں گی۔ اور جنگل میں اکیلے سفر کرنے والا۔ میرا خیال ہے کہ کہا تھا کہ اکیلا اور اکیلا سونے والا۔ شیخ احمد نے کہا کہ اس روایت کے ساتھ ایوب بن نجار منفرد ہے طیب بن محمد سے۔

۴۷۲۹ ... اور تحقیق روایت کیا گیا ہے عمرو بن دینار سے اس نے عطاء بن ابو رباح سے اس نے ایک آدمی سے جو بنو ہذیل میں سے تھے اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مردوں کے عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے اور عورتوں کے مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کے بارے میں۔

۴۷۳۰: ... اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسفاطی نے یعنی عباس بن فضل نے ان کو ابو الولید نے ان کو عاصم بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ جان لو جو تنہا سفر کرنے میں نقصان ہے تو کوئی سوار رات کو اکیلا کبھی سفر نہ کرے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے ابو الولید سے۔

(۴۷۲۵) ... (۱) ... (۴۷۲۸) ... المسند احمد (۲/۲۸۷) من ایوب بن النجار به

صبح تک سوتے رہنا رزق کو کم کرتا ہے:

۴۷۳۱: ...... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو ہیثم بن خارجہ نے کہا ابو احمد نے اور ان کو خبر دی حسین بن احمد بن منصور بن سجادہ نے ان کو یحییٰ بن عثمان نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ابوفروہ نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو عمرو بن عثمان بن عفان نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ صبح تک سوتے رہنا رزق کو روکتا ہے۔

اور کہا ہیثم نے کہ کچھ رزق کو۔ اور کہا یوسف بن عثمان نے اور دوسرے مقام پر ہے یوسف بن محمد۔

۴۷۳۲: ...... اور اس کو روایت کیا ہے مسلم بن علی نے اس نے ابن عیاش سے اس نے ایک آدمی سے اور وہ ابن ابوفروہ ہے اس نے اسحٰق بن عبداللہ ابوطلحہ سے اس نے انس بن مالک سے بطور مرفوع روایت کے اور اسحٰق بن عبداللہ بن ابوفروہ متفرد ہے اس حدیث کے ساتھ اس نے اس کی اسناد میں خلط کیا ہے۔ اور صبیحہ صبح کے وقت نیند کرنے کو کہتے ہیں۔

تین چیزوں میں غفلت:

۴۷۳۳: ...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوحفص عمر بن محمد بن احمد جمحی نے مکہ مکرمہ میں ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوالحسن بغدادی نے ان کو محمد بن اصفہانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے ان کو افریقی نے ان کو صدیج بن صوفی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غفلت تین چیزوں میں ہوتی ہے اللہ کے ذکر سے غفلت۔ صبح کی نماز سے غفلت طلوع سورج تک اور آدمی کا دین میں اپنے آپ سے غافل ہونا۔

۴۷۳۴: ...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید بن حاتم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوالبختری طلائی نے ان کو محاربی نے ان کو اعمش نے ان کو ابوعلقمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غفلت تین چیزوں میں ہوتی ہے۔

پھر حدیث ذکر کی ہے۔

۴۷۳۵: ...... ہمیں خبر دی ہے عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق نیساپوری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حبیب نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حبیب نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن یزید بن ابوالعوام ریاحی نے ان کو ان کے والد نے ان کو مشعل بن ملحان قیسی نے ان کو عبدالملک بن ہارون بن عنترہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو دادا نے ان کو فاطمہ بنت محمد نے کہتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے میں صبح کے وقت لیٹی ہوئی تھی آپ نے اپنے پیر کے ساتھ مجھے ہلایا۔ پھر فرمایا اے بیٹی آپ اٹھئے اور اپنے رب کے رزق کو حاضر ہو جائیے اور اب غافلوں میں سے نہ ہوئیے۔ بے شک اللہ تعالیٰ طلوع فجر سے طلوع سورج کے درمیان لوگوں کے رزق تقسیم فرماتے ہیں۔ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۴۷۳۶: ...... اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس ضبعی نے ان کو یعقوب بن اسحاق بن حجاج نے آپ کو اسحٰق بن ابراہیم بن غالب نے ان کو اسماعیل بن مبشر بن عبداللہ جوہری نے ان کو عبدالملک بن ہارون بن عنترہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ کے پاس تشریف لے گئے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد جب کہ ابھی وہ سو رہی تھیں۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث کا مفہوم ذکر کیا ہے۔

نیند تین طرح کی ہے:

۴۷۳۷: ...... ہمیں خبر دی ابوحامد احمد بن ابوخلف بن احمد صوفی مہرجانی نے مہرجان میں ان کو ابوبکر محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو محمد بن

(۴۷۳۳م) ...... أخرجه الأصبهاني في الترغيب (۱۳۵۵) من طريق الأفريقي به

(۴۷۳۵م) ...... قال ابن عدی (۱۹۳۲/۵) : عبدالملک بن هارون له أحاديث غرائب عن أبيه عن جده عن الصحابة مما لايتابعه عليه أحد

ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعبہ نے ان کو مسعر نے ان کو ثابت بن عبید نے ان کو خوات بن جبیر انصاری نے اور وہ صحابہ میں سے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ دن کے اول حصے میں نیند کرنا بے وقوفی ہے اور دن کے بیچ میں سونا فطرت ہے اور آخر دن میں سونا حماقت ہے۔

اس کو مسعر نے روایت کیا ہے شعبہ سے اس نے مسعر سے اس نے ثابت بن عبید سے اس نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے ان کو خوات بن جبیر نے اور وہ اصحاب رسول سے تھے۔

ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن حسن صواف نے ان کو قاسم بن زکریا بن ابوبکر مقری نے ان کو ابوالحسین محمد بن نصر اسد آبادی نے ان کو احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک نے ان کو ابوعلی بشر بن محمد اسدی نے ان کو مقری نے وہ عبداللہ بن یزید ہیں ان کو حیوۃ نے ان کو خبر دی ہے عمرو بن زیاد حضرمی نے ان کو ابو فراس مولیٰ عبداللہ بن عمرو نے ان کو خبر دی ہے کہ انہوں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے تھے کہ نیند تین طرح کی ہے ایک وہ نیند جو بلا ہے ایک وہ جو مناسب ہے ایک وہ جو حماقت ہے۔ بہرحال جو نیند نقصان والی ہے وہ دن چڑھے کی نیند ہے کہ لوگ اپنے اپنے حوائج پورے کر رہے ہوتے ہیں اور وہ سویا ہوتا ہے اور فطری نیند وہ دوپہر کی نیند ہے اور حماقت کی نیند ہوتی ہے جب نمازوں کے اوقات ہوتے ہیں۔

۴۷۳۹:...ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علقمہ بن قیس نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ زمین اللہ کی بارگاہ میں زاری کرتی ہے عالم کی نیند سے صبح کی نماز کے بعد۔

۴۷۴۰:...اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے معمر سے اس نے سعید سے اس نے عبدالرحمن خثعمی سے اس نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اس نے سائب بن یزید سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت ہمارے پاس آتے تھے یا تھوڑا سا پہلے لہٰذا فرماتے تھے کہ اٹھو جاؤ باقی وقت شیطان کا ہے۔

۴۷۴۱:...اسی حدیث کو کہا ہے کہتے کہ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے شیبہ بن عثمان سے اس نے اپنے چچا اسماعیل بن امرش سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طاؤس سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ دن کے سونے کے ساتھ رات کے قیام پر مدد پکڑو اور سحری کے کھانے سے دن کے روزے پر مدد پکڑو یہ حدیث مرسل ہے۔

۴۷۴۲:...ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زمعہ بن صالح نے ان کو ابن وھرام نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے اور اس کو مرفوع کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دوپہر کی نیند کے ساتھ رات کی عبادت پر مدد پکڑو اور سحری کے کھانے کے ساتھ دن کے روزے پر مدد پکڑو۔

۴۷۴۳:...ہمیں خبر دی ہے حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے بغداد میں ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابو الفضل عباس بن فضل بن رشید بصری نے ان کو سعید بن زید نے جو بھائی ہیں حماد بن زید کے وہ کہتے ہیں کہ ہم ہشام بن حسان کے پاس گئے تھے انہوں نے کہا کہ بے شک میرے دادا صاحب علی بن ابی طالب سے اس نے کہا کہ حضرت علی نے ایک سائبان بنوایا تھا جہاں وہ دوپہر کی نیند سوتے تھے ان سے اس کے بعد میں لوگوں نے بات کی تو انہوں نے کہا کہ عمر الحسن بصری سوالی ہے کہ میں اس کے ساتھ نرمی کروں اس لئے وہ مجھے منزل پر نہیں پہنچائے گی۔

۴۷۴۴:...ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد بن دعلج نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یوسف نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ کمال مروت یہ ہے کہ آپ اپنے دین کو بھی بچائیں اور صلہ رحمی بھی کریں اپنے بھائیوں کی عزت کریں اور اپنے مال کو بھی ٹھیک کریں اور دوپہر کے وقت اپنے گھر میں آرام بھی کریں۔

(۴۷۴۳) (۱) ساقط من (ا) (۲) ساقط من (ا)

فصل:..... زیادہ سونے کی برائی

۴۷۳۵: ... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہشام نے ان کو معاذ بن معاذ عنبری نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اہل جنت بھی سوئیں گے؟ فرمایا کہ نیند موت کے مشابہ ہے (موت کی بہن ہے) اور اہل جنت نہیں مریں گے۔

۴۷۳۶: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو محمد بن عیسیٰ طرسوسی نے ان کو سنید بن داؤد طرسوسی نے ان کو یوسف بن محمد منکدر نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو حضرت جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سلیمان بن داؤد علیہ السلام کہا سلیمان بن داؤد سے اے بیٹے رات کو زیادہ نہ سویا کر بے شک رات کو زیادہ سونا سونے والے کو قیامت کے دن فقیر ومحتاج کر دے گا۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو سنید بن داؤد نے۔

۴۷۳۷: ... اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن یحییٰ تجری کوفی نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسرائیل نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو احمد بن زہیر بن حرب نے ان کو یحییٰ بن منذر ابوالمنذر نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابوحصین نے یحییٰ بن وثاب سے اس نے مسروق سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور کے سامنے نیند کا ذکر آ گیا آپ نے فرمایا۔ نیند کیا کرو جب تم تھک جاؤ تو پھر اچھا کام کیا کرو۔

اور عبداللہ نے کہا کہ اس کے ساتھ ابوالمنذر نے اسرائیل سے روایت کی ہے اس میں ان کا تفرد ہے۔

(۴۷۳۶) (۱) سقط من (ب)

يوسف بن محمد بن المنكدر ضعيف (التقريب)

(۴۷۳۷) (۱) في (ب) قال

عطاء بن یسار سے اس نے اہل مصر کے ایک آدمی سے اس نے ابو درداء سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل بیان کیا۔

۴۷۵۳:۔۔۔۔۔۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد نے ان کو حرب بن شداد نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی گئی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت نے نبی کریم سے پوچھا اس آیت کے بارے میں:

لهم البشرىٰ في الحياة الدنيا وفي الاخرة.

تو آپ نے فرمایا یہ رویا صالحہ میں جسے مسلمان آدمی دیکھتا ہے یا اس کو دکھایا جاتا ہے۔

۴۷۵۴:۔۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا کہ مومن کا خواب نبوۃ کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

۴۷۵۵:۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے حضرت انس سے اس نے عبادہ بن صامت سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ کی مثل۔

شیخ احمد نے کہا کہ حدیث ثابت کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث معاذ بن معاذ سے اس نے شعبہ سے اور حدیث قتادہ کو نقل کیا ہے بخاری نے اور مسلم نے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث عبدالرحمن بن مہدی سے۔

۴۷۵۶:۔۔۔۔۔۔ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے ان کو خبر دی ابوالقاسم عبداللہ بن ابراہیم بن بالویہ نے "ح" "اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہمیں ابوہریرہ نے بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ نیک آدمی کا خواب ایک جز ہوتا ہے نبوۃ کے چھیالیس اجزاء میں سے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابن مسیب نے اور ابو صالح نے اور ابو سلمہ نے صحیح ترین روایت میں ان سے انہوں نے ابوہریرہ سے۔

۴۷۵۷:۔۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن شاذان نے اور احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔ بے شک رؤیا صالحہ۔
نافع نے کہا کہ میں نے گمان کیا کہ ابن عمر نے فرمایا۔ کہ وہ جز ہے نبوت کے ستر اجزاء میں سے اس کو روایت کیا مسلم نے صحیح میں قتیبہ سے اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے دو میں سے ایک روایت میں ابو سلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے اور پہلی روایت ابوہریرہ سے زیادہ صحیح ہے اور یہ روایت کی گئی ہے ابن مسعود سے اسی کے قول سے اور روایت کیا گیا ہے ان سے بطور مرفوع روایت سے۔

اچھا خواب اللہ کی طرف سے، برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے:

۴۷۵۸:۔۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے وہ کہتے کہ میں خواب دیکھنے سے بہت ہی شدت پاتا تھا سوائے اس کے کہ میں کپڑے نہیں اوڑھتا تھا حتیٰ کہ مجھے ابو قتادہ نے حدیث بیان کی۔ کہ انہوں نے نبی کریم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔ اچھا خواب اللہ کی

طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان سے۔ جب تم میں سے کوئی آدمی برا خواب دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لے بے شک اس کو وہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق سے اور عبد بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے اور بخاری ومسلم نے اس کو روایت کیا ہے کئی وجوہ سے اور اس کو روایت کیا ہے یونس بن یزید نے زہری سے اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ناپسندیدہ خواب دیکھنے والا اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے۔ اگر اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو جائے مگر اسے بیان نہ کرے سوائے اس آدمی کے جو اس کو پسند کرے۔ اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید نے ابوسلمہ سے انہوں نے اس میں کہا ہے چاہیے کہ وہ اس پہلو سے دوسرے پہلو پر پھر جائے جس پر پہلے تھا۔

۴۷۵۹: اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عبداللہ بن سعید انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک میں ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے چنانچہ میں نے اس کا ذکر حضرت ابوقتادہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے نیک خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی آدمی ایسا خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہے تو اس کے بارے میں کسی کو نہ بتائے مگر صرف اسی کو جس کو وہ پسند کرتا ہے اور جب ایسا خواب دیکھے جو ناپسند ہو (یعنی برا خواب دیکھے) تو بیدار ہو جائے اور اپنے بائیں جانب تین بار تھوک دے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور خواب کسی کو نہ بتائے بے شک وہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بخاری مسلم نے اس کی تخریج کی ہے حدیث شعبہ سے۔

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں:

۴۷۶۰: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن عمرو نے اور ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ طرسوسی نے ان کو ابن نفیل نے اور ابوالاصبغ نے دونوں نے مختصر طور پر کہا ہمیں خبر دی ہے محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے اس نے محمد بن ابراہیم سے اس نے ابوسلمہ عبدالرحمن سے اس نے ابوقتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرما رہے تھے کہ خواب تین مراتب پر ہوتے ہیں ان میں سے بعض وہ ہوتے ہیں جن میں انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے (یعنی نیند میں باتیں کرتا ہے) ایسی کوئی چیز نہیں ہوتے (اس نیند میں انسان بڑبڑاتا رہتا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی) بعض ان سے وہ ہوتے ہیں جو شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں جب تم میں سے کوئی آدمی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دے پھر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے۔ اور اس خواب کے شر سے پناہ مانگے۔ بے شک وہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جو خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اس کو پسند آئے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کو کسی نصیحت اور خیر خواہی کی رائے رکھنے والے سے بیان کرے اور اسے چاہیے کہ وہ خیر کی بات کہے یا بھلائی کی تعبیر۔ بے شک نبوت کی نیک بندے کا خواب یا اچھا خواب چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ کہتے ہیں کہ کہا عوف بن مالک اشجعی نے یا رسول اللہ اگر وہ شمار کرے اس کو کنکریوں کی تعداد سے ہوگا کثیر۔

۴۷۶۱: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابن لہیعہ نے اور لیث نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی ایسا خواب دیکھے جو ناپسندیدہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بائیں جانب تین بار تھوک دے اور تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور جس پہلو پر سویا تھا وہ پہلو بدل لے۔ یہ حدیث ہے ابوزکریا کی اور ابوعبداللہ نے اس کے اسناد میں ابن لہیعہ کا ذکر

(۴۷۶۰) (۱) فی (ب) ابن نفیل (۲) فی (ا) الحمص

نہیں کیا اس کو مسلم نے تخریج کی صحیح میں حدیث لیث سے۔

۴۷۶۲۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے بغداد میں ان کو ابوعمرو عثمان نے احمد سماک نے ان کو ابوبکر یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو خالد اور ہشام نے محمد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب (قیامت کا) زمانہ قریب آجائے گا۔ تو مسلمانوں کے خواب جھوٹے نہیں ہوں گے جو بندہ بات کے اعتبار سے زیادہ سچا ہوگا اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا۔ اور مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے اور خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک خواب تو اللہ کی طرف سے بشارت و خوشخبری ہوتے ہیں۔ اور بعض خواب وہ ہوتے ہیں کہ انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا رہتا ہے۔ اور بعض خواب شیطان کی طرف سے حزن و غم دینے کے لئے ہوتے ہیں جب تم میں سے کوئی آدمی ایسا خواب دیکھے جو ناپسندیدہ ہو تو اس کا تذکرہ کسی سے نہ کرے بلکہ اسے چاہئے کہ وہ کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور نیند میں میں قید بیڑیوں کو پسند کرتا ہوں وہ بیڑیاں دین میں پائیداری اور ثابت قدمی ہیں۔ اور اس کو بخاری اور مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے کئی طریقوں سے محمد بن سیرین سے اور ان میں سے بعض نے درج کیا ہے حدیث سے وہ جس کے آخر میں ہے قید اور غل بیڑیوں اور طوق کا معاملہ مذکور ہے۔ اور موصول بیان کیا ہے اس کو معمر نے ایوب سے اس نے ابن سیرین سے اور انہوں نے اس کو ابوہریرہ کا قول بتایا ہے۔

۴۷۶۳۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانے میں مؤمن کے خواب جھوٹے نہیں ہوں گے اور زیادہ سچے خوابوں والا زیادہ سچی بات والا ہوگا خواب تین طرح پر ہیں اچھے خواب اللہ کی طرف سے خوش خبری ہوتے ہیں۔ اور کچھ خواب ایسے ہوتے ہیں جن میں انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے۔ اور بعض خواب شیطان کی طرف سے دکھا دیا ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی آدمی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ کسی کو بیان نہ کرے بلکہ کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ مجھے قید پسند ہے بیڑی ناپسند ہے اور خواب کے بارے میں جھوٹ اور غلط بیان کو ناپسند کرتا ہوں۔ قید سے مراد ثبات فی الدین ہے ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۴۷۶۴۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے کہ دراج ابوالسمح نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبدالرحمٰن بن جبیر نے اس نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔

لھم البشریٰ فی الحیات الدنیا۔

سے مراد سچے خواب ہیں جن کے ذریعے مؤمن کو بشارت ملتی ہے۔ اور وہ نبوت کے چھیالیس اجزاء میں ایک جز ہیں۔ تم میں سے جو کوئی ایسا خواب دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنے خیر خواہ کو بتائے اور جو ناپسندہ خواب دیکھے تو بس وہ شیطان کی طرف ہے۔ وہ اس کو غم دینا چاہتا ہے لہٰذا اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دے اور خاموش ہو جائے اور کسی کو اس کے بارے میں خبر نہ دے۔

ایک اعرابی کا برا خواب:

۴۷۶۵۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن

وہب نے ان کو خبر دی ابن لہیعہ نے اور لیث نے ان کو ابو زبیر نے ان کو جابر نے کہ ایک اعرابی نے کہا اے اللہ کے نبی بے شک میں نے گذشتہ رات ایک غلط خواب دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے جارہا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا کہ مت خبر دے تو نیند میں اپنے ساتھ شیطان کا کھیل کرنا۔ ابو عبداللہ نے اسی اسناد میں ابن لہیعہ کو ذکر نہیں کیا اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قتیبہ سے اس نے لیث سے۔

۴۷۶۶:...... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو خبر دی ہشیم نے ان کو یعلی بن عطاء نے ان کو وکیع بن عدس نے ان کو ان کے چچا نے ان کو ابو رزین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب انسان کے اوپر منڈلاتا رہتا ہے جب تک کہ اس کی تعبیر نہ بیان کی جائے جب تعبیر دے دی جائے واقع ہو جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ انسان خواب کو یا تو کسی محبت کرنے والے پر بیان کرے یا کسی صاحب رائے پر۔

مومن کا خواب نبوت کا ایک جزو ہے:

۴۷۶۷:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی سے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالرحمٰن مہدی نے ان کو شعبہ نے ان کو یعلی بن عطاء نے ان کو وکیع بن عدس ان کو ان کے چچا رزین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مومن کا خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے یہ انسان پر بدشگونی ہوتا ہے جب تک کہ اس کی تعبیر نہ بیان کردی جائے جب بیان کردی جائے تو گر جاتا ہے۔ (یا وہ خواب انسان کے اوپر اترا رہتا ہے۔)

یوں خیال کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تھا انسان وہ خواب نہ بیان کرے مگر یا تو کسی دوست کو یا کسی عقل مند کو۔

۴۷۶۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے عمرو بن حارث نے کہ بے شک دراج ابو السمح نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابو الہیثم سے اس نے ابو سعید خدری سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ خوابوں میں سے زیادہ سچے خواب سحری کے وقت کے ہوتے ہیں۔

۴۷۶۹:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو ابراہیم نے انہوں نے کہا جب کوئی آدمی کوئی خواب دیکھے تو اس کو چاہئے کہ

اعوذ بما عاذت به ملائكة الله و رسوله من شر رؤياى الليلة ان تضرنى فى دينى او دنياى يا رحمن

میں پناہ لیتا ہوں اس چیز کے ساتھ جس کے ساتھ اللہ کے فرشتوں اس کے رسولوں نے پناہ لی ہے آج رات کے خواب کے شر سے کہ وہ مجھے نقصان دے میرے دین میری دنیا میں اے رحمٰن۔

۴۷۷۰:...... اور ہم نے روایت کی ہے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے ابو موسیٰ کو لکھا کہ جب کوئی خواب دیکھے اور اس کو اپنے کسی بھائی پر بیان کرے تو یوں دعا کرے خیر ہو تو ہمارے لئے اور شر ہو تو ہمارے دشمنوں کے لئے۔

۴۷۷۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالصمد نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار مولیٰ ابن عمر نے ان کو ان کے والد نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک جھوٹوں میں سے سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ کوئی شخص وہ خواب بیان کرے جو اس نے دیکھا ہی نہ ہو (یعنی جھوٹ بولے) اس کو بخاری نے

(۴۷۶۶)...... اخرجه المصنف من طريق ابى داود (۵۰۲۰)

(۴۷۶۹)...... (۱) فى (ا) فيقول

روایت کیا ہے علی بن مسلم سے اس نے عبدالصمد بن عبدالوارث سے۔

جھوٹا خواب بیان کرنے پر وعید

۴۷۷۲: ..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان اھوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور مسدد نے اور ان کو خبر دی حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؟ جو شخص تصویر سازی کرے اسے یہ عذاب دیا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈال دے اور وہ نہیں ڈال سکے گا اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اس کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ گیہوں یا جو کے دو دانوں کو آپس میں گرہ دے دے حالانکہ وہ نہیں کر سکے گا۔ اور جو شخص کسی ایسی قوم کی بات کی طرف کان لگائے جو جھوٹ بولتے ہیں اس کے کان میں قیامت کے دن پگھلایا ہوا سیسہ انڈیلا جائے گا۔ الفاظ حدیث مسدد کے ہیں۔ اور سلیمان بن حرب کی حدیث میں کہا ہے کہ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اسے یہ تکلیف دی جائے گی کہ وہ جو کے درمیان گرہ لگائے حالانکہ وہ یہ کام نہیں کر سکے گا انہوں نے یہ زیادہ کیا ہے کہ آنک پگھلے ہوئے سیسہ کو کہتے ہیں۔ بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ابن عیینہ سے اس نے ایوب سے اس نے مسدد سے جھوٹے خواب کے حوالے سے۔

۴۷۷۳: ..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی ہے مالک بن انس نے ان کو اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے ان کو زفر بن صعصعہ بن مالک نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو یہ پوچھتے تھے۔ کیا تم میں کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے بے شک حال یہ ہے کہ میرے بعد نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا مگر سچے خواب۔ تو ہم نے لفظ اول روایت کیا ہے خبر پوچھنے کے بارے میں حدیث سمرہ بن جندب میں اور اس میں طویل قصہ ہے ہم نے اس کو ذکر کیا ہے کتاب عذاب قبر میں۔

۴۷۷۴: ..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو وھب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو بکر بن سوادہ نے ان کو خبر دی ہے کہ زیاد بن نعیم نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ ابوبکر صدیق کہتے تھے جب صبح کرتے جو شخص اچھا خواب دیکھے اس کو چاہئے کہ وہ اس کے بارے میں ہم لوگوں کو بتا دے البتہ اگر میرے لئے ایک مسلمان کامل وضو کرنے والا نیک خواب دیکھے تو مجھے زیادہ محبوب ہے اتنی اتنی سے۔ پس ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن عمرو سے۔

اس قول سے۔ ھذا اللفظ الا خیر یہ لفظ اخیر ہے۔

مدینہ منورہ کے ایک شیخ کا عجیب وغریب واقعہ:

۴۷۷۵: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن مسلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے اعمش سے ان کو سلیمان بن میسرہ نے ان کو خرشہ بن حر نے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا اور اس میں ایک شیخ تھے وہ ان لوگوں کو اچھی اچھی حدیث بیان کر رہے تھے جب لوگوں نے کہا کہ جس کو یہ خوش لگے کہ وہ اہل جنت کے ایک آدمی کو دیکھے تو اسے چاہئے کہ اس شیخ کو دیکھے پھر وہ شیخ کھڑے ہو گئے میں نے سوچا کہ میں ضرور ان کے پیچھے پیچھے جاؤں گا اور میں ان کا گھر ضرور دیکھوں گا میں ان کے پیچھے پیچھے گیا وہ چلتے رہے حتی کہ قریب تھا کہ مدینے سے باہر نکل جائیں گے۔ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ میں نے ان سے اجازت مانگی انہوں نے مجھے اجازت دی انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اے بھتیجے کیا کام ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ میں نے سنا تھا لوگوں سے وہ کہہ رہے تھے

☆ ..... اثبات عذاب القبر (۱۱۰)

آپ کے بارے میں جب آپ اٹھ گئے تھے کہ جس کو یہ پسند ہو کہ وہ اہل جنت کے لوگوں میں سے کسی کو دیکھے وہ اسی شیخ کو دیکھے لہٰذا مجھے یہ بات اچھی لگی کہ میں آپ کے ساتھ رہوں۔ کہتے ہیں کہ اس شیخ نے کہا کہ اہل جنت کو تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اور میں عنقریب اسی بارے میں حدیث بیان کروں گا کہ انہوں نے کیوں یہ کہا ہے اس لئے کہ میں سو رہا تھا اچانک میرے پاس ایک آدمی آتا ہے اور اس نے مجھ سے کہا اٹھ جائیے اور اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں اس کے ساتھ چل دیا میں نے اپنے دائیں طرف دیکھا تو مجھے ایک راستہ دکھائی دیا میں نے اس پر چلنا چاہا تو کہنے والے نے مجھ سے کہا اس راستے کو اختیار نہ کرو یہ بائیں ہاتھ والوں کا راستہ ہے اور دیکھتا ہوں تو ایک راستہ میرے دائیں طرف ہے مجھ سے کہنے والے نے کہا کہ تو اس راستے کو اختیار کر کہتے ہیں مجھے ایک پہاڑ پر لے جایا گیا اور کہنے والے نے کہا کہ تم اوپر کو چڑھو کہتے ہیں کہ جب جب چڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں تو اپنی سرین پر کھینچ کر گرا دیا جاتا ہوں حتیٰ کہ میں نے یہ کام بار بار کیا پھر وہ لے جانے والا مجھے ستون کی طرف لے گیا جس کا سرا آسمان تک تھا اور نیچے کا حصہ اس کا زمین میں تھا اس کے اوپر ایک حلقہ تھا اس نے مجھے کہا کہ آپ اس کے اوپر کو چڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں کیسے چڑھوں حالانکہ اس کا ایک سرا تو آسمانوں پر ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر چلا کر لے گیا میں اچانک اس حلقے اور کڑے کے ساتھ لٹکا ہوا تھا پھر اس نے اس ستون کو مارا سو وہ گر پڑا اور میں بدستور اس کے ساتھ لٹکا رہ گیا حتیٰ کہ میں نے صبح کر لی۔ یہاں تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا میں نے یہ قصہ آپ کو بتایا آپ نے فرمایا بہرحال وہ راستہ جو تم نے اپنی بائیں جانب دیکھا یہ ان لوگوں کا راستہ ہے جن کو اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملے گا۔ اور وہ راستہ جو تم نے اپنی دائیں جانب دیکھا وہ اسلام کا کڑا ہے ان لوگوں کا راستہ ہے جن کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا۔

بہرحال جو پہاڑ دیکھا وہ وہ شہداء کا ٹھکانہ ہے تم اس کو ہرگز نہیں پاؤ گے۔ اور ستون وہ اسلام کے ستون ہیں اور کڑا وہ عروۃ الوثقی ہے یعنی مضبوط کڑا تم ہمیشہ اسلام کے ساتھ چمٹے رہو گے حتیٰ کہ مر جاؤ گے۔ اس کے بعد فرمایا آپ جانتے ہیں کہ اللہ نے مخلوق کو کیسے پیدا فرمایا تھا؟ میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ فرمایا کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اس کو فرمایا کہ تم فلاں فلاں کو جنم دو گے اور وہ فلاں فلاں کو جنم دے گا اور فلانی فلانی کو جنم دے گی ان کا اجل ایسے ہوگا اور عمل ویسے ہوگا اور ان کا رزق ایسے ہوگا پھر اس میں روح پھونکا جائے گا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحق بن ابراہیم سے ماسوا ان کے جو اس کے آخر میں ہے کیفیت تخلیق کا ذکر زیادہ مناسب ہے کہ یہ عبداللہ بن سلام کا قول ہو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس کے بعد آپ کے اصحاب کو پھر صالحین مسلمانوں کو ان میں سے ہر ایک کو اپنی نیند میں اس قدر جس سے انہوں نے اپنے خواب کی تعبیر کی تصدیق پائی۔ اور اس کا اول حصہ میں نے کتاب دلائل النبوۃ کے آخر میں ذکر کیا ہے اور اس میں اس نعمت کی یاددہانی ہے جسے اللہ نے نیند میں رکھا ہے۔

۴۷۷۶: ـــ ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسیب کے پاس ایک آدمی آیا کہتے ہیں کہ سب لوگوں سے زیادہ تعبیر بتانے والا تھا یعنی ابن مسیب وہ آدمی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا گویا کہ میرے ہاتھ میں خون کا ایک قطرہ ہے میں جب بھی اس کو دھوتا ہوں اس کی چمک میں اور اضافہ ہوتا ہے۔ حضرت ابن مسیب نے اس کو فرمایا تم ایسے آدمی ہو جو اپنے بیٹے سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہو تم اللہ سے ڈرو اور اس کو اپنے ساتھ لاحق کرو۔

ایک شخص کا عجیب و غریب خواب:

۴۷۷۷: ـــ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معمر سے وہ کہتے تھے کہ ایک آدمی حضرت ابن سیرین کے پاس آیا اور بولا کہ میں نے نیند میں دیکھا ہے گویا کہ ایک کبوتری نے ایک موتی کو نگل لیا ہے پھر وہ اس سے بڑا ہو کر نکلا ہے جتنا تھا اور میں نے دوسری کبوتری کو دیکھا ہے اس نے بھی ایک

(۴۷۷۵) ـــ (۱) سقط من (ا)　(۲) ـــ فی (ا) فاحفظ　(۳) ـــ سقط من (ا)　(۴) ـــ سقط من (ب)

شعب الایمان کا چونتیسواں شعبہ

زبان کی حفاظت کرنا..... تمام غیر ضروری باتوں سے

جھوٹ سے بچنا اور سچائی کو لازم پکڑنا

پہلی چیز جو اس میں داخل ہے وہ ہے سچائی کو لازم کر لینا۔ اور جھوٹ سے کنارہ کشی کرنا۔ جھوٹ کے کئی درجے ہیں حرمت اور قباحت میں سب بڑا جھوٹ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے خلاف جھوٹ ہو۔ اس کے بعد اللہ کے رسول پر جھوٹ اس کے بعد کسی انسان کا اپنی آنکھوں اور اپنی زبان اور اپنے تمام اعضاء اور جوارح کے خلاف جھوٹ بولنا۔ اپنے والدین پر جھوٹ باندھنا اس کے بعد درجہ بدرجہ مسلمانوں پر جھوٹ باندھنا۔ اور ان سب سے غلیظ ترین جھوٹ وہ ہے جس کے ذریعے جھوٹ بولنے والا کسی کو نقصان پہنچائے خواہ اس کی جان کو پہنچائے یا مال میں یا اس کے اہل میں یا اس کی اولاد میں۔ اس کے بعد وہ جھوٹ جو قسم کھا کر ہلاکت خیزی کا موجب ہو وہ اس جھوٹ سے زیادہ غلیظ ترین ہے جو قسم سے خالی ہو۔ اور وہ جھوٹ جس کو کسی کی رحمت و رنگی میں بیان کرے اور کسی آدمی کی مدح و تعریف حد سے تجاوز کرے۔ اور اس سے قبیح ترین وہ ہے جو کسی کے منہ پر اور سامنے جھوٹ بولا جائے جس کے بعد باطنی کام میں مشغولیت ہو اور خصوصاً جب کہ اس مشغولیت والے کو کوئی فائدہ نہ ہو جب کہ سکوت کرنے میں اس کی طرف کوئی ضرر یا حاجت نہ ہو۔ اور اس کے پیچھے کثرت کلام ہو اور کلام کو غیر ضروری طور پر نبایا گیا جب کہ اس کے بعض کے ساتھ اکتفاء ممکن ہو اور اس بعض دہرانے اور تکرار کرنے کے ساتھ باوجود اس کے کہ ایک بار کہنے سے اس سے استغناء ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ سچے مردوں اور سچی عورتوں کی مدح و ثناء فرماتے ہیں۔

(۱) ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات والقانتین والقانتات والصادقین والصادقات الخ

بے شک اسلام لانے والے مرد اور اسلام لانے والی عورتیں۔ اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں فرمانبردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں الخ آخر میں فرمایا کہ اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

(۲) من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه.

اہل ایمان میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنہوں نے سچا کر دیا ہے اس عہد کو جو انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا۔

اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے کہ وہ اہل صدق کے ساتھ ہوں سچوں کے ساتھ ہو جائیں۔

(۳) یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

نیز اللہ نے اپنے نبی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

(۴) ولا تقف ما لیس لک به علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنه مسئولا.

جس چیز کا آپ کو علم نہیں ہے اس کے پیچھے نہ پڑیں بے شک کان آنکھ اور دل یہ سب اللہ کی بارگاہ میں مسئول ہونے کے۔

اور یہ بھی طور ہے کہ یوں کہے کہ میں نے ایسے سنا ہے یا میں نے ایسے دیکھا ہے یا یہ کہ میں نے یہ جان لیا ہے جبکہ اللہ نے یہ ظاہر کر دیا ہے ان مذکورہ الفاظ کی اطلاق کرنے کی جلدی کرے یا ان میں سے کسی ایک کا اطلاق خلاف حقیقت کرے یعنی جھوٹ کے طور پر ممنوع اور حرام ہے۔

---

(۱) فی المنهاج الخصائل ج ۲ ص ۳ وفی شعب ...

(۵)۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایہا الذین امنوا لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون۔

اے ایمان والو تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو یہ بہت بڑی ناراضگی والی بات ہے اللہ کے نزدیک کہ تم وہ بات کہو جو کرو نہیں۔ اللہ نے اس آیت میں یہ واضح کیا ہے کہ وعدہ خلافی کرنا ایمان کے تقاضا کے خلاف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے منافقین کی مذمت کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے۔

(۶) ۔۔ویحلفون علی الکذب وھم یعلمون۔

کہ منافق لوگ جھوٹ پر بھی قسمیں کھاتے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ جھوٹ کہہ رہے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ وہ جھوٹ بھی بولتے ہیں اور اوپر سے قسمیں بھی کھاتے ہیں اپنے جھوٹ پر۔

(۷)......اور ارشاد ہے:

فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق اذجآءہ۔

اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور حق کی تکذیب کرے جب اس کے پاس آچکا ہے۔

(۸) ... اور ارشاد ہے:

والذی جآء بالصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون۔

وہ ہستی جو سچ کو لے کر آئی اور وہ ہستی جس نے اس کی تصدیق کی وہ لوگ تقویٰ والے ہیں۔ اللہ نے اس آیت میں اللہ پر سچ کہنے والے کی بھی مدح فرمائی ہے (یعنی رسول اللہ کی) اور اللہ کی طرف لانے والے کی لائی ہوئی چیز یعنی قرآن کی تصدیق کرنے والے (صدیق اور دیگر صحابہ) کی بھی مدح فرمائی ہے اور اللہ پر جھوٹ باندھنے والے اور اللہ کی کتاب کو جھوٹا کہنے والے کی اللہ نے مذمت کی ہے۔ اور ارشاد الٰہی ہے۔

(۹) ۔ ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون متاع قلیل ولھم عذاب الیم۔

نہ کہو ان چیزوں کے لئے جن کو تمہاری زبانیں بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تم اللہ پر جھوٹ کا افترا باندھنے کے لئے بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹا افترا باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے دنیا کا قلیل نفع ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

علاوہ ازیں دیگر وہ تمام آیات جو کتاب اللہ میں اس معنی اور مفہوم میں آئی ہیں وہ سب اسی مسئلہ کی دلیل ہیں۔

جھوٹ بولنا منافقوں کا عمل ہے:

۴۷۸۲:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء نے ان کو ابوسعید خدری نے یہ کہ کچھ منافق آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جہاد کے لئے نکلتے تھے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل جہاد نہیں ہوتے تھے بلکہ پیچھے رہ جاتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جانے اور گھروں میں بیٹھے رہنے پر خوش ہوتے اور اتراتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد سے واپس آتے تو یہ لوگ آپ کی خدمت میں معذرت پیش کر دیتے اور قسمیں کھا لیتے اور وہ یہ چاہتے

(۴۷۸۲) ۔(۱) سقط من (ب)

تھے کہ جو کام انہوں نے نہیں کیا اس پر بھی ان کی تعریف ہو۔ یے ہرگز مت گمان کرو ان کو عذاب سے چھٹکارا پانے والا۔ یہ ابو عبد اللہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سعید بن ابو مریم سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا حلوانی وغیرہ سے اس نے سعید بن مریم سے۔

۴۷۸۳:۔ ہمیں خبر دی شیخ ابو بکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب بن عبد القاہر نے ان کو ابو داؤد طیالسی نے ان کو سعید نے ان کو خبر دی یزید بن خمیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلیم بن عامر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اوسط بجلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے جو کہ خطبہ دے رہے تھے انہوں نے حضور کا تذکرہ کیا تو رو پڑے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم لوگ سچ کو لازم پکڑو وہ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے وہ دونوں جنت میں ہیں۔ اور تم بچاؤ اپنے آپ کو جھوٹ سے بے شک وہ گناہوں کی طرف راستہ دکھاتا ہے اور وہ دونوں جہنم میں ہیں۔ اور اللہ سے یقین مانگو۔ اور عافیت مانگو۔ اس لئے کہ لوگوں کو عافیت سے افضل کوئی شئی عطا نہیں کی جاتی۔ یا یوں فرمایا تھا کہ اللہ سے عافیت مانگو۔ اس لئے کہ لوگوں کو عافیت سے افضل کوئی شئی عطا نہیں کی جاتی۔ یا یوں فرمایا تھا کہ اللہ سے عافیت مانگو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے کو پس پشت نہ ڈالو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

۴۷۸۴:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر بن عبد اللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عثمان بن ابو شیبہ نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ابو وائل نے ان کو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ اور بے شک ایک آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتی کہ اللہ کے نزدیک صدیق یعنی بہت بڑا سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور بے شک جھوٹ گناہوں کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کا راستہ دکھاتے ہیں۔ بے شک ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے نزدیک کذاب اور بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں عثمان بن ابو شیبہ سے۔

۴۷۸۵:۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو عبد اللہ نے انہوں نے فرمایا کہ خوبصورت بات کتاب اللہ ہے اور خوبصورت سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔ اور تمام امور میں سے بدترین امور دین میں نئی بدعات ہیں اور بے شک تمہیں جس چیز کا وعدہ دیا گیا ہے وہ چیز آنے والی ہے اور تم لوگ اس کو عاجز نہیں کر سکتے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ مرہ سے مروی ہے یا اس کے غیر سے عبد اللہ سے۔ خبردار تم لوگ سچائی کو لازم پکڑو بے شک سچائی جنت کے قریب کرتی ہے ہمیشہ ایک بندہ سچ بولتا رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور نیکی اس کے دل میں گھر کر لیتی ہے لہذا گناہوں کے لئے اس کے دل میں ایک سوئی کے برابر بھی جگہ باقی نہیں رہتی جس میں برائی ٹھہر سکے۔ خبردار بچاؤ تم اپنے آپ کو جھوٹ سے بے شک وہ گناہوں کا راستہ دکھاتا ہے یا کہا تھا کہ جہنم کی طرف۔ اور ہمیشہ ایک بندہ جھوٹ بولتا ہے حتی کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے اور گناہ اس کے دل میں گھر کر لیتے ہیں حتی کہ اس کے دل میں نیکی کے لئے ایک سوئی کی جگہ بھی باقی نہیں رہتی جس میں وہ ٹھہر سکے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اس نے شعبہ سے اس نے اس کو حدیث میں درج کرنے میں فرق نہیں کیا۔ اور ہم نے اس کو کتاب المدخل میں حدیث آدم سے نقل کیا ہے۔

(۴۷۸۳) (۱) ۔۔ فی (ب) کان رسول اللہ (۲) فی (ب) فلا یحسبنہم

(۴۷۸۴) (۱) سقط من (ل) (۲) سقط من (ب)

سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے:

۴۷۸۶: ... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو جعفر بن برقان نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود نے کہا وہ چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے۔ خبردار دور وہ چیز ہے جو آنے والی نہیں ہے۔ خبردار اللہ تعالیٰ کسی ایک کے جلدی کرنے کی وجہ سے جلدی نہیں لائیں گے۔ آپ لوگوں کے امر سے تنگ نہیں پائیں گے۔ بے شک وہی کچھ ہوگا جو اللہ چاہے گا وہ نہیں ہوگا جو لوگ چاہتے ہیں گے۔ اللہ ارادہ کرتا ہے ایک امر کا اور لوگ ارادہ کرتے ہیں دوسرے امر کا۔ اللہ جو کچھ ارادہ کرتا ہے وہی کچھ ہوتا ہے اگرچہ لوگ اس کو ناپسند بھی کریں۔ جس چیز کو اللہ دور کرے اسے قریب کرنے والا کوئی نہیں اور جس چیز کو کوئی دور کرنے والا نہیں اس کو اللہ قریب کرے۔ اور کوئی کام نہیں ہوتا مگر اللہ کے حکم سے۔ سب سے زیادہ سچی حدیث کتاب اللہ ہے اور خوبصورت سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے اور بدترین کام دین میں نو پیدا کام ہیں اور ہر نو پیدا کام (دین میں) بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ معمر نے کہا ہے کہ ابن مسعود سے جعفر کے علاوہ دیگر نے روایت کیا ہے کہ بہترین چیز جو دل میں ڈالی گئی وہ یقین ہے۔ اور بہترین غنی نفس اور دل کا غنی ہونا ہے۔ اور بہترین علم وہ ہے جو نفع دے اور بہترین ہدایت وہ ہے جس کی اتباع کی جائے جو قلیل ہو اور کافی ہو وہ بہتر ہے اس سے جو بہت ہو اور اس سے غفلت اور پرواہی برتی جائے۔ سچی بات ہے کہ ایک تمہارا رجوع کرنے والا ہے لوٹنے کا بیان ہاتھ (زمین کی طرف) لہٰذا اپنے لوٹنے کو دیکھو اور اسی کی روشنی میں ان کا فکر اندازہ کرو۔ بے شک ہر نفس کے لئے ایک نشاط اور خوشی ہوتی ہے اور بخت کامیابی ہوتی ہے۔ اور بے شک اس کے لئے سستی اور بدبختی بھی ہوتی ہے۔ خبردار بدترین خواب جھوٹا خواب ہے۔ جھوٹ گناہوں کی طرف جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف جاتے ہیں۔ خبردار لازم پکڑو تم سچائی کو بے شک سچائی نیکی کی طرف جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف جاتی ہے عبرت اور نصیحت پکڑو تم۔ بے شک وہ دونوں جوان ہیں جو باہم ملتے ہیں صادق کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ بولا اور نیکی کی اور گناہگار کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کیا اور ہم نے تو تمہارے نبی سے سنا تھا وہ فرماتے تھے کہ ایک بندہ ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور اسی طرح بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ خبردار بے شک جھوٹ درست نہیں ہے نہ حقیقت میں نہ ہی مذاق میں۔ اور نہ ہی یہ طریقہ مناسب ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنے بچے کو وعدہ دے پھر وعدہ کرے اس کے بعد وہ اس کو پورا نہ کرے۔ خبردار تم میں سے کوئی آدمی اہل کتاب سے کوئی بات نہ پوچھے بے شک ان پر طویل ہو گئی ہے مدت جس سے ان کے دل سخت ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے دین میں بدعت ایجاد کر لی ہے۔ اگر تم ان کتابوں سے پوچھتے بھی ہو تو جو تمہاری کتاب قرآن کے مطابق ہو اس کو لے لو اور جو اس کے خلاف ہو اس کو چھوڑ دو۔ پھر عبد اللہ نے ایک کلمہ ذکر کیا جس کو اس سے دور جا... اور خاموش رہو۔ بے شک تمام گھروں میں سے زیادہ خالی گھر وہ ہے جس میں کتاب اللہ میں سے کوئی شی نہ ہو۔ خبردار بے شک وہ گھر جس میں کتاب اللہ میں سے کچھ نہ ہو وہ ویران ہے اور ویران گھر وہ ہے جس کو کوئی آباد کرنے والا نہ ہو۔ خبردار بے شک شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں وہ سنتا ہے سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

جھوٹ بولنا مذاق میں بھی درست نہیں:

۴۷۸۷: ... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو امام ابو بکر بن اسحاق نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو عثمان بن ابو شیبہ نے ان کو جریر نے ان کو ادریس اودی نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو عبد اللہ نے انہوں نے حدیث کو مرفوع کیا رسول اللہ کی طرف۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک جھوٹ کسی طرح بھی درست نہیں ہے نہ مذاق میں نہ حقیقت میں اور نہ یہ درست ہے کہ کوئی آدمی اپنے بیٹے سے

(۴۷۸۶) (۱) سقط من (ا)   (۴۷۸۷) (۱) سقط من (ا)

وعدہ کرے پھر وہ اس کو پورا نہ کرے۔ بے شک سچ نیکی کی ہدایت دیتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے اور بے شک جھوٹ گناہوں کی طرف راستہ دکھاتا ہے اور بے شک گناہ جہنم کا راستہ دکھاتے ہیں۔ بے شک سچے کے بارے کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ بولا ہے اور نیکی کی ہے اور جھوٹے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور گناہ کیا ہے بے شک آدمی البتہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ بہت سچا لکھ دیا جاتا ہے اور ایک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

۴۷۸۸:...اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو ابو مسعود نے فرمایا کہ بے شک وہ دو چیزیں ہیں ایک سیرت ہے اور دوسری چیز کلام ہے۔ سو سب سے حسین ترین کلام اللہ کا کلام ہے اور سب سے خوبصورت اور اچھی سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ خبردار تم بچاؤ اپنے آپ کو نئے کاموں سے اور بدعتوں سے۔ بے شک بدترین کام (دین میں) نو پیدا کام ہیں۔ اور ہر نیا بنایا ہوا (اور دین میں) بدعت و گمراہی ہے۔ خبردار نہ طویل ہو جائے تمہارے اوپر امیدیں جو کہ سخت کر دے تمہارے دلوں کو خبردار ہر وہ چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے۔ خبردار وہ بعید وہ چیز ہے جو آنے والی نہیں ہے خبردار بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت تھا۔ اور سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔ خبردار بدترین خواب جھوٹا خواب ہے۔ خبردار بے شک جھوٹ ٹھیک نہیں ہے نہ حقیقت میں نہ ہی مذاق میں اور نہ ہی یہ صورت کہ تم میں سے کوئی آدمی بچے سے وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے۔ خبردار جھوٹ گناہوں کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کا راستہ دکھاتے ہیں۔ اور بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ اور بے شک سچ بولنے والے سے کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ بولا ہے اور درست کیا ہے۔ اور جھوٹ بولنے والے کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور گناہ کیا ہے اور بے شک میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ بے شک بندہ البتہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور ایک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ سچا لکھ دیا جاتا ہے اس کے بعد فرمایا کہ بچاؤ تم اپنے آپ کو منہ کے ساتھ کاٹ کھانے سے کیا تم جانتے ہو کہ وہ کاٹ کھانا کیا ہے وہ چغل خوری ہے۔ اس کے بعد کئی احادیث نقل کی ہیں۔

۴۷۸۹:... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابو عبیدہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک جھوٹ سے کوئی بھی درست نہیں ہے نہ حقیقت میں اور نہ ہی مذاق میں اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ کر دیکھو۔

یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین.

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہو جاؤ تم سچوں کے ساتھ۔

عبداللہ نے کہا کہ (اس آیت کو پڑھنے کے بعد) کیا تم لوگ کہیں جھوٹ بولنے کی کوئی رخصت پاتے ہو۔

۴۷۹۰:... اسی طرح کہا ہے عبداللہ بن مسعود نے اس میں جو اس سے مروی ہے کہ بے شک جھوٹ کسی طرح بھی درست نہیں ہے نہ حقیقت میں نہ ہی مذاق میں۔

لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ کی گنجائش ہے

۴۷۹۱:... بہر حال وہ حدیث جس کی ہمیں ابو عبداللہ حافظ نے خبر دی ہے ان کو اسماعیل بن احمد نے ان کو محمد بن حسین بن قتیبہ نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو خبر دی ہے حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے ان کو ان کی ماں ام

(۴۷۸۸) (۱) ...سقط من (ا) (۴۷۸۹) (۱) ...سقط من (ا) (۴۷۹۰) (۱) ...فی (ب) ایمۃ

کلثوم بنت عقبہ بن ابو معیط نے وہ خاتون پہلی مہاجرات میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ کے ساتھ بیعت کی تھی۔ اس خاتون نے اسے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے۔ وہ جھوٹا نہیں ہے جو (جھوٹ بول کر) لوگوں کے مابین صلح کرائے کہیں، وہ خیر کی بات کرے یا خیر کی چغلی کرے۔

ابن شہاب نے کہا کہ میں نے ان سے نہیں سنا کہ کسی شئی میں رخصت اس میں سے جس کو لوگ جھوٹ کہتے ہیں مگر تین چیزوں میں۔ جنگ میں اس لئے کہ جنگ دھوکہ دہی ہوتی ہے اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا۔ مرد کا اپنی بیوی سے، بیوی کا اپنے مرد سے صلاح کی بات کرنا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے مروی ابن یحییٰ سے سوائے اس قول کے کہ بے شک جنگ دھوکہ ہوتی ہے اور ان کو روایت کیا ہے عبدالوہاب بن ابو بکر نے زہری سے بطور موصول روایت ہے کہ جن الفاظ میں تحقیق کیا ہے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بے شک یہ صریح کذب نہیں ہے کیونکہ صریح جھوٹ کسی حال میں حلال نہیں ہے سوائے اس کے نہیں کہ اس بارے میں جو چیز مباح اور جائز ہے وہ ہے جو بطور توریہ کے ہو۔

توریہ کی وضاحت اور اس کا حکم:

۴۷۹۲ . . . اور تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ جب سفر کا ارادہ کرتے تھے تو دوسری سمت کا رخ کرتے۔ اور لوگوں کو شک تھا۔ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ توریہ اس طرح ہوتا ہے کہ کوئی آدمی جب ارادہ کرے سفر میں جانے کا اور وہ جس راستے سے جانا چاہتا ہے اس کو لوگوں سے چھپاتا ہے اور وہ اپنی باتوں سے پتہ دے کہ وہ فلاں دوسرے راستے سے گیا ہے یہ ظاہر کرنے کے لئے وہ لوگوں سے اس راستے کی تفصیل پوچھے جہاں سے نہیں جانا ہے کہ پانی وہاں کتنا آسان ہے؟ یہ مشکل ہے؟ اس کی منزلیں کتنی ہیں؟ تاکہ جو بھی سنے وہ یہ سمجھے کہ یہ شخص اسی راستے سے جائے گا جبھی تو اس کی تفصیل پوچھ رہا تھا جب کہ اس کا ارادہ کہیں اور راستے سے ہو۔ اور اسی طرح معاملہ میاں بیوی کے مابین کا ہے اس میں بھی صریح جھوٹ مباح نہیں ہے۔ مگر تعریض کرنا مثلاً جیسے بیوی شکایت کرے اپنے شوہر کی کہ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے اور اس کے ساتھ اچھا نہیں رہتا جب کہ کوئی آدمی اس سے یہ کہتا ہے کہ ایسی بات نہ کہو۔ اس کے لئے تیرے سوا اور کون ہوگا؟ اگر تیرے ساتھ محبت نہیں کرے گا تو پھر کس سے کرے گا۔ جب تیرے ساتھ اچھا نہیں رہے گا تو پھر کس کے ساتھ اچھا رہے گا اور اسی طرح کی دوسری گفتگو جو جس سے وہ کہنے والا عورت کے دل میں یہ خیال پیدا کرے کہ اس کا شوہر اس کے خلاف ہے جو وہ گمان کرتی ہے۔ اگرچہ وہ عورت اپنے گمان میں فی الواقع سچی ہو۔ کہنے والا اس لئے کہتا ہے تا کہ دونوں کے درمیان صلح کرا دے اس اختلاف سے جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ اور اسی قول پر بات کرے جو دونوں کے درمیان ہو۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں ان کی مراد تھی کہ میں عنقریب بیمار ہونے والا ہوں۔ اور اسی طرح ان کا اپنی بیوی سارہ کے بارے یہ کہنا کہ وہ میری بہن ہے اور ارادہ یہ کیا تھا کہ دین میں بہن کے نسب میں۔

اور اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کا یہ کہنا کہ بتوں کی توڑ پھوڑ ان میں سے بڑے نے کی ہے یہ مقید ہے ان کا بولنے کے ساتھ۔ کہ اگر یہ بولتے ہوتے تو۔ باقی ان الفاظ کو کذب کا نام دیا گیا ہے اس لئے کہ یہ کذب کا وہم و خیال پیدا کرتے ہیں اگرچہ وہ بذات خود جھوٹ نہیں ہیں۔

شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

۴۷۹۳ . . . ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن عبد الملک نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سفیان نے ان کو ابو عثمان نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ فرماتے ہیں کہ بہر حال (معاریض) (تعریضات) میں وہ چیز ہے جو آدمی کو جھوٹ سے بے پرواہ کر دیتی ہے۔

(۴۷۹۱) . . . (۱)۔ صفحہ ۔۔۔　　(۴۷۹۲) . . . ۔ ۔۔۔ المنہاج . . . ج ۳ ص ۱۲

(۴۷۹۳) . . . ۔ (۔۔۔) عن ابی عثمان عن الخطاب

۴۷۹۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن عصام نے ان کو روح بن ابوعروبہ نے اور شعبہ نے قتادہ سے اس نے مطرف بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عمران بن حصین کے ساتھ بصرے سے کوفے آئے وہ ہر صبح کو شعر سناتے تھے اور ان میں ایام عرب کا تذکرہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بے شک معاریض (تعریضات) میں جھوٹ سے۔ فراخی وکشادگی ہے۔ صحیح ہے بطور موقوف روایت کے۔

۴۷۹۵:..... اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے داؤد بن زبرقان نے ابن ابوعروبہ سے اس نے قتادہ سے اس زرارہ بن ابواوفی سے اس نے عمران سے بطور مرفوع روایت کے۔ اور ایک دوسری ضعیف وجہ سے مرفوعاً روایت ہے۔ اور تحقیق روایت کیا ہے شہر بن حوشب نے دو اساتذوں سے اس کے لئے مثل روایت ابن شہاب زہری کے تینوں میں بطور موصول مرفوع روایت کے۔

۴۷۹۶:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم حربی نے ان کو حسن بن ربیع نے ان کو داؤد عطار نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو ابوحوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تمہیں اس بات پر کوئی شئی ہرگز نہ ابھارے کہ تم مسلسل جھوٹ بولو جیسے پروانے مسلسل آگ میں گرتے ہیں۔ ہر جھوٹ ابن آدم کے خلاف لکھا جاتا ہے سوائے اس آدمی کے جو جنگ میں دھوکہ دینے کے لئے بولے۔

۴۷۹۷:..... اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔ سوائے اس آدمی کے جو بات کرے اپنی بیوی سے اس کو راضی کرنے کے لئے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان کو ابن حوشب نے اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے عبداللہ سے۔ اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ یا اصلاح کے لئے دو افراد کے درمیان۔

۴۷۹۸:..... اور اس کو روایت کیا ہے داؤد بن ابوہند نے شہر سے جیسے ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابواحمد حمزہ بن عباس نے ان کو محمد بن حماد بن ماہان نے ان کو قیس بن حفص نے ان کو مسلمہ بن علقمہ نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو زبرقان نے ان کو نواس بن سمعان کلابی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جھوٹ میں ایسے گر رہے ہو جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں ہر جھوٹ اعمال لکھا جاتا ہے بندے کے خلاف جھوٹ۔ مگر یہ کہ کوئی شخص جھوٹ بولے جنگ میں بے شک جنگ ایک دھوکہ ہوتی ہے۔ یا کوئی جھوٹ بولے دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے۔ یا کوئی شخص اپنی بیوی سے جھوٹ بولے اس کو منانے کے لئے۔

۴۷۹۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ابن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو سعید بن ابو ایوب نے ان کو جعفر بن ابوربیعہ نے ان کو ابن شہاب نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو شخص توریہ کرے اپنے نفس سے۔

۴۸۰۰:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق مزکی نے اور ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن مؤمل نے ان کو ابو عبدالرحمن اصم بن عثمان نسوی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ نے ان کو زید بن واقد نے ان کو مغیث بن سلمی اوزاعی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا اے اللہ کے نبی کون ہے بہتر لوگوں میں سے؟ فرمایا کہ کرم قلب والا (یا درد دل رکھنے والا) اور سچی زبان والا کہتے ہیں کہ ہم نے کہا تحقیق ہم جانتے ہیں لسان صادق کو۔ یہ قلب مخموم کیا ہے؟ فرمایا کہ متقی پرہیزگار صاف ستھرا جس میں گناہ نہ ہو اور نہ

(۴۷۹۶)..... (۱) سقط من (ا) ..... (۲)..... فی (ا) مایحملکم

(۱)..... فی (ا) سلمة وهو خطأ

(۴۷۹۸)..... أخرجه ابن السنی (۶۱۲)

ہی حسد سے بڑھتا ہوا اور نہ ہی اس میں حسد ہو۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ پھر کون ہے اس کے بعد؟ فرمایا جو دنیا سے نفرت کرے اور آخرت سے محبت کرے۔ ہم نے کہا کہ ہم اس کو نہیں جانتے سوائے رافع (کہ ہم میں کوئی ایسا بندہ بھی ہے یا) رافع مولیٰ رسول اللہ ہے اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ مومن جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ ہم نے کہا کہ ایسے تو ہمارے ہاں موجود ہیں۔

چار عظیم خصلتیں:

۴۸۰۱: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن لہیعہ نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو ابن حجیرہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا چار خصلتیں ایسی ہیں جب تیرے اندر وہ پیدا ہو جائیں تو تیرے اوپر کوئی ملال نہیں ہے دنیا میں سے تجھ سے جو کچھ بھی رہ جائے۔ امانت کی حفاظت بات میں سچائی۔ حسن خلق پاک دامنی اپنے کھانے میں۔

چھ چیزوں کی ضمانت پر جنت کی ضمانت:

۴۸۰۲: ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابو الربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو عمرو بن ابو عمرو نے ان کو مطلب بن حنطب نے ان کو عبادہ بن صامت نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اپنے آپ سے مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہارے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں جب تم بات کرو تو سچ بولو۔ جب تم وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو۔ جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ ادا کر دو۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ اور اپنی نظریں نیچی رکھو۔ اور اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو۔

منافق کی نشانیاں:

۴۸۰۳: ہمیں خبر دی ابو عمرو بن محمد بن عبداللہ ادیب نے ہمیں خبر دی ابو بکر اسماعیلی نے ان کو ابو عبداللہ صوفی نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن حسن بن منصور نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن جعفر نے ان کو ابو سہیل نے ان کو نافع بن مالک بن ابو عامر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب امانت رکھوایا جاتا ہے تو امانت میں خیانت کرتا ہے۔

یہ حدیث ادیب کے الفاظ میں ہیں۔ اور حافظ کی روایت میں ہے ابو سہیل بن مالک سے روایت کیا ہے اس کو بخاری نے صحیح میں قتیبہ سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قتیبہ سے اور یحییٰ بن ایوب سے۔

۴۸۰۴: ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے ان کو احمد بن یوسف بن ضحاک نے ان کو ہارون بن حاتم نے ان کو ابن المنتشر نے ان کو اسماعیل بن قیس نے ان کو ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے کہ حسن خلق ایمان کے متعلق ہے ابو احمد نے کہا کہ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔ اور اس کو مرفوع کیا گیا ہے اسماعیل بن ابو خالد سے اس

(۴۸۰۱) (۱) سقط من (ل)

(۴۸۰۲) (۱) سقط من (ل) (۲) سقط من (ل)

(۴۸۰۳) (۱) في (ب) القصار وهو خطأ

أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۳۱۲/۱)

نے ابو عتبہ سے اور جعفر احمر سے۔

۴۸۰۵ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید بن عتبہ کندی نے ابو جعفر سے ان کو اسید بن زید نے ان کو جعفر بن احمر نے ان کو اسماعیل نے ان کو قیس نے ان کو ابو بکر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جھوٹ ایمان سے الگ چیز ہے یا ایمان کے مخالف ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔

۴۸۰۶ ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن بکر مروزی نے بیت المقدس میں ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو قیس بن ابو حازم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خطبہ دیا ابو بکر صدیق نے اور فرمایا" ۔ "

۴۸۰۷ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابو محمد بن خراسانی نے ان کو یحییٰ بن جعفر بن زبرقان نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو قیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ تم بچاؤ اپنے آپ کو جھوٹ سے بے شک جھوٹ ایمان کے منافی ہے۔

۴۸۰۸ ہم نے روایت کی ہے سعد بن ابو وقاص سے کہ انہوں نے کہا کہ مسلمان ہر چیز کی فطرت پر بنایا گیا ہے سوائے خیانت کے اور جھوٹ کے۔ یہ موقوفاً روایت کی گئی ہے مگر اس کا مرفوع ہونا کمزور ہے۔

۴۸۰۹ ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن حفص اکیلی نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو علی بن ہاشم نے ان کو اعمش نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو مصعب بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا مزاج ہر چیز کے مطابق بنایا گیا ہے سوائے خیانت کے اور جھوٹ کے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان واسطی نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو مصعب بن سعد نے بطور موقوف۔

۴۸۱۰ ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو منصور بن ابی مزاحم نے ان کو ابو شیبہ نے مگر اس کو اس نے ذکر کیا ہے جیسا کہ ابن نے کہا ہے کہ تمام خصلتوں پر پیدا کیا گیا ہے ابن آدم سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔

۴۸۱۱ ہمیں خبر دی احمد بن محمد ہروی نے ان کو عبداللہ بن عدی نے ان کو محمد بن خریم دمشقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو سعید بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو محارب بن دثار نے ان کو ابن عمر نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مومن ہر صفت پر بنایا گیا ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔

۴۸۱۲ ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحق نے ان کو ابو الحسین طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر صفوان بن سلیم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہو سکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟ فرمایا کہ ہو سکتا ہے پھر پوچھا گیا کہ کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے۔ فرمایا کہ نہیں ہو سکتا۔

۴۸۱۳ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو احمد حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو یحییٰ بن ہاشم غسانی نے ان کو زیاد بن منذر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابو برزہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جھوٹ منہ کو کالا کرتا ہے۔ اور چغلی تو عذاب قبر کا سبب ہے۔ اس اسناد میں ضعف ہے۔

جھوٹ کی وجہ سے چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے:

۴۸۱۴ ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحق نے ان کو محمد بن احمد بن حماد قرشی نے ان کو احمد بن علی نحوی نے ان کو طاہر بن احمد وراق نے ان کو

محمد بن عبدالملک تمیمی نے ان کو مدائنی نے وہ کہتے ہیں کہ وہب بن منبہ ۔ نے کہا کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے ۔ جو شخص جھوٹ بولتا ہے اس کے چہرے کا پانی یعنی رونق جاتی رہتی ہے۔ اور جس کے اخلاق برے ہو جاتے ہیں اس کے غم کثیر ہو جاتے ہیں۔ اور پتھر کی چٹانوں کو اپنے مقامات سے ہٹانا آسان ہوتا ہے اس انسان کو سمجھانے سے جو نہ سمجھنا چاہئے۔

۴۸۱۵: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو سعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو جعفر بن محمد بن سوادہ نے ان کو علی بن مسلم طوسی نے ان کو خلف بن ایوب نے ان کو معمر بن راشد نے ان کو ایوب نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں کہ جھوٹ سے بڑھ کر کوئی خلق رسول اللہ کو مبغوض اور ناپسندیدہ نہیں تھی۔ البتہ تحقیق ہوتا تھا ایک آدمی اصحاب رسول میں سے نبی کے پاس تقاضائے بشری اگر جھوٹ بول دیتا تو ہمیشہ آپ کے دل میں کھٹک رہتی تھی کہ آپ جان لیتے کہ اس نے توبہ کر لی ہے۔

۴۸۱۶: ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے یہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ راوی نے ذکر کیا۔ حدیث مذکور ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا البتہ ہوتا تھا کوئی آدمی جھوٹ بول جاتا رسول اللہ کے پاس ۔ ابو بکر رمادی نے کہا کہ کتاب کے ان نسخوں میں جو ہمارے پاس ہیں اس میں تھا کہ مروی ہے عبدالرزاق سے یہ حدیث ان کو ابن ابی ملیکہ نے یا اس کے سوا کسی اور نے۔ کہ اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرزاق نے (یعنی بغیر شک کے) اس نے کہا کہ مروی ہے ابن ابی ملیکہ سے اور نہیں ذکر کیا اس نے ۔۔ یا اس کے سوا نے۔

۴۸۱۷: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے یا اس کے سوا کسی اور نے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ دبری نے اسی کو شک کے ساتھ ذکر کیا ہے اس کی اسناد میں اسی طرح اس کو روایت کیا ہے معمر نے۔ اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن ابو بکر نے ان کو ایوب نے ان کو ابراہیم بن میسرہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ ساری مخلوق سے زیادہ ناپسند حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ تھا۔۔ شیخ نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے یعنی ابراہیم بن میسرہ اور سیدہ عائشہ کے درمیان۔ اور حدیث ابن ابی ملیکہ صحیح تر ہے۔ بخاری نے کہا ہے کہ غیر زہری سے معمر کی حدیث کتنی عجیب ہے۔ بے شک حال یہ ہے کہ اس میں حدیث صحیح ہوتی ہی نہیں۔

۴۸۱۸: ہمیں اس کلام کے بارے میں خبر دی ابو بکر فارسی نے ان کو ابو اسحاق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے وہ کہتے ہیں کہ بخاری نے کہا ہے۔ یہی ذکر کیا ہے اس کو شیخ نے۔ اور ایک اور طریق سے روایت کی گئی ہے ایوب سے اس نے ابن سیرین سے۔ اس نے عائشہ سے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

۴۸۱۹: ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن یحییٰ بن سلام نے ان کو عاصم بن الولید نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

بے شک شیطان کو سرمہ ہے چاٹنے کی چیز ہے اور پھونک مارنے والی چیز ہے۔ اس کے چاٹنے کی چیز تو جھوٹ ہے۔ اور پھونک غضب اور غصہ ہے اور اس کا سرمہ نیند ہے۔

سب سے بڑی خیانت:

۴۸۲۰: ہمیں خبر دی ابو جعفر مستملی نے ان کو ابو سعید اسماعیل بن احمد بلالی نے ان کو عبید اللہ بن یزید بجلی نے ان کو ہناد بن سری نے ان کو عمر بن ہارون نے ۔ (ح) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد عمری نے ان کو عثمان بن ابو شیبہ نے ان کو عمر بن

(۴۸۱۵) [illegible]

ہارون نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو یزید بن شریح نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو نواس بن سمعان کلابی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ یہ سب سے بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے مسلمان بھائی کو ایک بات بتائے اور اس کو سچ مان لے مگر تم نے اس سے جھوٹ بولا ہو اسی طرح کہا گیا جبیر کو اسی اسناد میں اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے حدیث بقیہ میں ابو شریح ضباری بن مالک حضرمی سے کہ اس نے سنا اپنے والا سے وہ حدیث بیان کرتے تھے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے یہ کہ ان کے والد نے ان کو حدیث بیان کی ہے سفیان بن اسید حضرمی سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اس نے مذکور حدیث کو ذکر کیا۔

۴۸۲۱:۔۔۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو بقیہ نے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرنا چاہیے:

ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو امیہ طرسوی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو یونس بن یزید ایلی نے ان کو ابو شداد نے ان کو مجاہد نے ان کو اسماء بنت عمیس نے وہ کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ کی ایک سہیلی تھی۔ اسے انہوں نے تیار کیا تھا وہ دیگر عورتوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئیں مگر ہم لوگوں نے ان کے پاس ضیافت کے لئے کچھ نہ پایا سوائے دودھ کے ایک پیالے کے۔ سیدہ عائشہ نے وہ پیالہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے کر پیا پھر سیدہ عائشہ کو پکڑا دیا مگر ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم آ گئی لہٰذا اس نے ان سے کہا کہ۔ رسول اللہ کا ہاتھ واپس نہ لوٹایئے عائشہ نے وہ پیالہ لے لیا اور اس میں سے پی لیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی سہیلیوں کو پکڑا دیجئے۔ انہوں نے کہا ہمیں اس کی بھوک نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کریں۔ میں نے عرض کیا اگر ہم میں سے کوئی یہ کہے کسی شئی کے بارے میں جس کی ایک بھوک ہو کہ مجھے اس کی حاجت یا خواہش نہیں ہے تو کیا یہ بھی جھوٹ شمار ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ جھوٹ۔ جھوٹ لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ آپ نے فرمایا چھوٹا سا جھوٹ بھی جھوٹ لکھا جاتا ہے۔

۴۸۲۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس اسفاطی نے ان کو ابوالولید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو عبداللہ بن عامر کے غلام نے ان کو عبداللہ بن عامر نے یعنی ابن ربیعہ نے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے جب کہ میں چھوٹا بچہ تھا میں کھیلنے جانے لگا تو میری امی نے آواز دی میرے پاس آؤ میں کچھ دوں گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس کو کھجور دینے کا ارادہ کیا ہے بہر حال اگر تم کچھ بھی دینے کا ارادہ نہ کرتیں تو تیرے خلاف جھوٹ بولنا لکھ دیا جاتا۔

اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن ایوب نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو زیاد مولیٰ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے۔

۴۸۲۳:۔۔۔ ان کو خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عائشہ نے کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور بولی کہ یا رسول اللہ میرا شوہر بھی ہے اور میری سوکن بھی ہے۔ چنانچہ میں اپنے شوہر سے تکلف شکم سیری ظاہر کرتی ہوں۔ میں کہتی ہوں کہ اس نے مجھے یہ دیا ہے وہ دیا

(۴۸۲۰)....(۱) فی (ب) الحلالی

(۴۸۲۱)....(۱) سقط من (ا)   (۲)۔۔۔ فی (ا) فقلت لا نشتھیہ   (۳)۔۔۔ فی (ب) تجمعین

(۴)۔۔۔ فی (ا) أحدث الشیء   (۵)۔۔۔ فی (ا) الکذیبة کتب کذیبة

سے مجھے یہ کپڑا پہنایا ہے حالانکہ وہ جھوٹ ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبردستی بڑھانے والا اس چیز کے ساتھ جو اس کو نہ ملی ہو اس شخص کی شکل ہے جس نے جھوٹ کے دو کپڑے پہن رکھے ہوں۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث وکیع سے اور عبدہ بن سلیمان نے ان کو ہشام نے اسی طرح۔ اور اس کو نقل کیا ہے حدیث عبدہ سے اور ابو اسامہ سے اور ابو معاویہ سے ہشام سے اس نے اپنی عورت فاطمہ بنت منذر سے کہ اس نے سنی تھی وہ حدیث بیان کرتی ہے اپنی دادی اسماء سے کہ رسول اللہ نے فرمایا شکم سیری کی بڑھا چڑھا دینے والا اس چیز کے ساتھ جو اس کو کسی نے عطا نہ کی ہو اس کی شکل ہے جیسے کوئی جھوٹ کا لباس پہنتا ہے۔

سفیان نے کہا کہ لوگ دیکھیں کہ فلاں پر دو کپڑے ہیں۔ لوگ یہ گمان کریں کہ یہ دو کپڑے اسی کے ہیں۔ حالانکہ وہ دونوں اس کے نہ ہوں تو وہ شخص مشتبع ہوتا ہے بڑھا رہا ہے اس چیز کے لئے جو اس کی نہیں ہے اور اسی طرح وہ بڑا مارنے والا ہوتا ہے جس کو کسی نے دی نہ ہو اور وہ بھی ظاہر کرے۔

اس کا یہ قول لم یعط کا معنی ہے کہ اس کو کسی نے نہ دیا ہو۔

اور کہا حمیدی نے کہ جس شخص کی صفرا ختم ہو جائے اس کی تلی بڑھ جاتی ہے اور اس بڑھ جانے کی وجہ سے وہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ پیٹ بھرا ہوا ہے حالانکہ وہ بھوکا ہوتا ہے صفرا اس جگہ پر شکل بدل سکتے ہے۔

۴۸۲۵: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ زبیر بن عبدالواحد نے ان کو احمد بن علی مدائنی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم بیاتی نے ان کو اسید بن سعید نے ان کو شافعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا میرے چچا محمد بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ہم سے شیخ نے جو شخص تیرا شکر کرے ہیں پر جو تم نے اس کو دیا ہو تو تم اس بات سے ڈرو کہ وہ تمہاری نعمت کی ناشکری کر دے جب تم اس کو عطا کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے جھوٹ بولنے پر وعید:

۴۸۲۶: ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسین بن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابو حامد بن شرقی نے ان کو عبدالرحمن بن بشر بن حکم نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی منصور نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو علی بن ابو طالب نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جھوٹ نہ بولا کرو کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ بولے گا وہ ختم ہو جائے گا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں شعبہ کی حدیث سے۔

۴۸۲۷: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو عبدالرحمن بن محمد حارثی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن ربیعہ سے انہوں نے سنا مغیرہ بن شعبہ سے وہ ایک دن گھر سے نکلے اور منبر پر براجمان ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا کہ کیا حالت ہے اس نوحے کی جس کی اسلام کے اندر حالانکہ انصاریوں میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا تھا تو اس پر نوحہ کیا گیا۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے مجھ پر جھوٹ بولنا اس طرح نہیں ہے جیسے تم میں سے کسی کا کسی پر جھوٹ بولنا بلکہ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے گا جان بوجھ کر اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے اور میں نے رسول اللہ سے سنا فرماتے تھے۔ جس پر نوحہ کیا جائے اس کو نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

(۴۸۲۴) (۱) فی (۱) معظم

ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جو حدیث بیان کرے اور جھوٹ بولے ایسی حدیث جس سے وہ لوگوں کو ہنسائے ہلاکت ہے اس کے لئے ہلاکت ہے اس کے لئے۔

۴۸۳۲:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن ابو علی حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا یحییٰ بن عبیداللہ تیمی سے انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

بے شک بندہ کوئی کلمہ کہتا ہے وہ اسے صرف اہل مجلس کو ہنسانے کے لئے کہتا ہے وہ اس کے ذریعے اتنی گہرائی میں ڈالا جائے گا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان مسافت ہے۔ بیشک آدمی اپنی زبان کی وجہ سے اتنی زیادہ پھسلتا ہے جتنی کہ اپنے پیروں پر سے نہیں پھسلتا۔

۴۸۳۳:.. ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو احمد بن سلمہ نے اور محمد بن نعیم نے ان کو محمد بن اسلم نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے پاس سے گذرے جو ہنس رہے تھے اور کھیل کود کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کثرت کے ساتھ لذات کو توڑ دینے والی چیز یعنی موت کو یاد کرو۔

لوگوں کو ہنسانے کے لئے حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ ایک شخص کا مذاق:

۴۸۳۴:... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے ان کو ابراہیم بن نصیر منصوری نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن ادھم سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جو جمع ہو رہے تھے۔ اور حضرت ابن عمر پر ایک خوبصورت چادر تھی۔ لہٰذا ان لوگوں میں سے ایک نے۔ (از راہ مذاق یا از راہ شرارت) یہ کہا کہ اگر میں یہ چادر چھین لوں تو تم لوگ مجھے کیا دو گے؟ انہوں نے اس کے لئے کچھ مقرر کر دیا۔ چنانچہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے ابو عبدالرحمن یہ آپ کی چادر میری ہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ میں نے تو کل ہی یہ خریدی ہے۔ وہ شخص بولا کہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے آپ اس کو پہن کر گنہگار ہو رہے ہیں۔ کہتے ہیں حضرت ابن عمر نے اس کو دینے کے لئے لوٹنی ہوئی چادر اتاری۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ ہنس پڑے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم لوگوں کو کیا ہوا۔ کیوں ہنس رہے ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ یہ شخص بھونڈا ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے بھائی کیا آپ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ موت تیرے سامنے موجود ہے۔ آپ نہیں جانتے کہ وہ تمہارے پاس کب آجائے صبح کو یا شام کو رات کو یا دن کو۔ اس کے بعد قبر ہے اور ہولناک منظر ہے۔ اور منکر نکیر ہیں اور اس کے بعد قیامت ہے جس دن جھوٹے خسارے میں پڑ جائیں گے حضرت ابن عمر نے یہ الفاظ نہایت موثر انداز میں کہے جس سے ان کو رلا دیا پھر خود چلے گئے۔

۴۸۳۵: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو محمد بن اسحاق ثقفی نے ان کو زبیر بکار زبیری نے ان کو وہب بن سلیمان نے ان کو ابن ابو حازم نے وہ کہتے ہیں سفیان ثوری مدینے میں آئے انہوں نے معافری کا کلام سنا جس سے لوگ ہنستے تھے۔ انہوں نے فرمایا اے شیخ کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ ایک دن ایسا بھی آنے والا ہے جس میں باطل گوئی کرنے والے خسارے میں ہوں گے کہتے ہیں کہ (اس بات کا ان پر اتنا اثر ہوا کہ) ہمیشہ ان پر اس نصیحت کا اثر محسوس کیا گیا حتیٰ کہ ان کا انتقال ہو گیا (یعنی مرتے دم تک انہوں نے لوگوں کو ہنسانے کا عمل ترک کر دیا۔)

باقی رہا جھوٹ کو قسم کے ساتھ پکا کرنا تو اس بارے میں وہ احادیث تو یہی ہیں جو ہم ذکر کر چکے ہیں۔ مگر اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا یہ

فرمان بھی ہے۔

(۱) ویحلفون علی الکذب وھم یعلمون

منافق لوگ جھوٹ پر قسمیں کھالیتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

اور ارشاد ہے:

(۲) ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق لھم فی الاخرۃ ولایکلمھم اللہ ولاینظر الیھم یوم القیمۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم

بے شک جو لوگ اللہ کے عہد کے بدلے میں اور اپنی قسموں کے بدلے میں حقیقی معاوضہ لیتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں اجر وثواب کا کوئی حصہ نہیں ہے نہ ہی اللہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف نظر کرم کرے گا قیامت کے دن نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

جھوٹی قسم کھانے پر وعید:

۴۸۳۶: ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابو وائل نے ان کو عبداللہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اس لئے جھوٹی قسم کھائے تاکہ وہ اس کے ذریعے سے ناحق کسی مسلمان کا مال کاٹ کھائے۔ اللہ کے آگے اس حال میں پیش ہوگا کہ وہ اس پر سخت غضبناک ہوگا۔ اس حدیث کی تصدیق قرآن میں موجود ہے۔ وہی مذکورہ آیت۔

ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا۔ الخ

جو لوگ اللہ کا عہد اور اپنی قسموں کے ذریعے حقیر معاوضہ حاصل کرتے ہیں الی آخرہ۔

(یہ حدیث بیان ہو رہی تھی کہ اتنے میں) اشعث بن قیس آ گئے انہوں نے پوچھا کہ تمہیں کیا حدیث بیان کر رہے ہیں ابو عبدالرحمٰن؟ ان کو بتایا گیا کہ ایسے ایسے بیان کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے سچ کہا ہے میرے بارے میں تو یہ نازل ہوئی ہے (واقعہ یہ ہوا تھا کہ) میرے اور ایک آدمی کے درمیان زمین کا جھگڑا تھا ہم لوگ اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تھے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے کہا کہ نہیں ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمہیں اس کی قسم پر اعتبار کرنا ہوگا اگر وہ قسم کھالیتا ہے۔ میں نے کہا حضرت وہ تو قسم کھالے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا ناحق مال کھائے گا اللہ تعالیٰ کے آگے پیش ہوگا تو وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی۔

ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا۔

تا آخر آیت اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحٰق بن ابراہیم سے اور بخاری نے دوسرے طریق سے اعمش سے اور بخاری کے علاوہ دیگر نے اعمش سے اس کو روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کیا ہے ایسی قسم جس میں وہ فاجر ہے گناہ کرنے والا ہے یعنی جھوٹا ہے اور شعبہ نے اعمش سے روایت کرتے ہوئے کاذبا کا اضافہ کیا ہے یعنی جھوٹی قسم کھانے والا۔

۴۸۳۷: ..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن یزید نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو وائل نے ان کو عبداللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے جھوٹی

(۴۸۳۶) ..... (۱) سقط من (ا)

قسم کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرنے کے لئے یا فرمایا تھا اپنے بھائی کا مال اڑانے کے لئے وہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن مجید میں اتاری ہے:

ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا الخ.

کہتے ہیں کہ اتنے میں حضرت اشعث گزرے انہوں نے کہا کہ میرے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور ایک آدمی کے بارے میں ہم لوگوں نے ایک کنویں کے بارے میں جھگڑا کیا تھا۔ اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔

۴۸۳۸ ... اور ہم نے روایت کی ہے ابوامامہ حارثی کی حدیث سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی مسلمان کا حق مارنے کے لئے قسم کھائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم واجب کر دیتے ہیں اور اس پر جنت حرام کر دیتے ہیں۔

ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اگرچہ وہ مال تھوڑا سا بھی ہو؟ آپ نے فرمایا کہ اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی ڈنڈی ہی کیوں نہ ہو۔

۴۸۳۹ ... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بن ابوالحسن نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو علی بن حجر نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمن نے ان کو معبد بن کعب سلمی نے ان کو ان کے بھائی عبداللہ بن کعب نے ان کو ابوامامہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا علی بن حجر وغیرہ سے۔

۴۸۴۰ ... ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو جریر ابن حازم نے انہوں نے سنا عدی ابن عدی کندی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کئی کے ایک حلقے میں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی تھی رجاء بن حیوۃ نے اور عرس بن عمیرہ نے ان کو عدی بن عمیرہ کندی نے یہ امرؤ القیس بن عابس کندی حضرموت کے ایک آدمی کے ساتھ زمین کا ایک جھگڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تھے رسول اللہ نے حضرمی سے کہا کہ تم گواہ پیش کرو اس کے پاس گواہ نہیں تھے لہٰذا آپ نے امرؤ القیس کے خلاف قسم کی بنیاد پر فیصلہ کر دیا حضرمی نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اس کو قدرت دے دی ہے اللہ کی قسم میری زمین کی حالانکہ اللہ کی قسم زمین میری ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر اپنے مسلمان بھائی کا مال کاٹنا چاہتا ہے جس دن وہ اللہ کو ملے گا تو وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔ کہتے ہیں کہ رجاء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔

ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا. آخر تک۔

چنانچہ امرؤ القیس نے پوچھا یا رسول اللہ اس کو کیا ملے گا جو اپنا مال چھوڑ دے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے جنت ہے لہٰذا وہ کہنے لگے کہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس زمین کو چھوڑ دیا ہے۔

جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہے:

۴۸۴۱ ... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو جعفر بن محمد ابن شاکر نے ان کو محمد بن سابق نے۔ "ح"

اور ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے فراس سے ان کو شعبی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا اور پوچھنے لگا یا رسول اللہ کبیرہ گناہ

(۴۸۳۷) ... (۱) سقط من (ا)

(۴۸۳۸) ... (۱) سقط من (ب)

اخرجہ مسلم فی الایمان والبغوی فی شرح السنۃ (۱۰/۱۴۲)

کون کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اس کے بعد کیا کیا اس کے بعد اور کون سا ہے؟ ابن سابق کی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے۔ اس کے بعد والدین کی نافرمانی ہے۔ اس کے بعد دونوں راوی متفق ہیں۔ کہا کہ اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا۔ کہ جھوٹی قسم کھانا۔ کہتے کہ میں نے کہا عامر سے کہ یمین غموس کیا ہوتی ہے؟ وہ کہ وہ آدمی جو اپنی جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال کاٹ لے حالانکہ وہ جھوٹا ہو۔ بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں محمد بن حسین۔ سے اس نے عبید اللہ سے۔

۴۸۴۲:... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوعمر محمد بن جعفر قرشی نے ان کو جعفر بن حمید نے ان کو علی بن حسین نے ان کو ابوحنیفہ نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں میں اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے ان میں سے کسی شئی کی اس قدر جلدی اللہ کی پکڑ اور سزا نہیں آتی جتنی کے ظلم پر (یعنی کسی پر زیادتی پر) حد سے بڑھنے۔ جھوٹ بولنے پر آتی ہے۔ اور جن چیزوں سے اللہ کی اطاعت کی جاتی ہے ان میں سے کسی چیز پر اتنی جلدی ثواب نہیں ملتا جتنی کہ صلہ رحمی پر ملتا ہے اور جھوٹی قسم وہ تو گھروں کو ویران اور برباد چھوڑ دیتی ہے۔

۴۸۴۳:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد مصری نے ان کو روح بن فرج نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو محمد بن مہاجر بن قنفذ تیمی نے ان کو ابوامامہ انصاری نے ان کو عبداللہ بن انیس جہنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا کہ سب سے بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ہے اللہ کے ساتھ شرک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا۔ جھوٹی اور گناہ کی قسم کھانا۔ نہیں قسم اٹھاتا کوئی قسم کھانے والا اللہ کی قسم جھوٹی اور اس میں اگرچہ مچھر کے پر کے برابر بھی شامل ہو مگر قیامت کے دن اس کے دل میں نکتہ ہوگا۔ یہ نشان ہوگا۔

۴۸۴۴:... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام نے ان کو عاصم نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو ابوراشد نے ان کو عبدالرحمن بن شبل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ بے شک تاجر فاجر ہیں۔ ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اللہ نے بیع کو حلال نہیں فرمایا۔ فرمایا کہ حلال تو کیا ہے مگر وہ لوگ قسم کھاتے ہیں اور گناہگار ہو جاتے ہیں۔

۴۸۴۵:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عباس اودیب نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو ابان بن عطار نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ ازیں اس نے اس سے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہتے ہیں کہ راوی نے اس میں یہ الفاظ زیادہ کہے ہیں۔ کہ وہ لوگ بھی تاجر بات کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔ اور قسم کھاتے ہیں اور گناہگار ہو جاتے ہیں۔ اور اس نے کہا کہ روایت ہے۔

ابو راشد حبرانی سے مخالفت کی ہے دونوں کی ہشام دستوائی نے اس نے اس کو روایت کیا یحییٰ سے اس نے ابوراشد سے اور اس نے اس میں نہ سماع ذکر کیا ہے ابوراشد سے۔

۴۸۴۶:... ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو عبدالرحمن بن محمد بن منصور حارثی نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے باپ نے یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوراشد حبرانی نے کہ انہوں نے سنا عبدالرحمن بن شبل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول

(۴۸۴۲) عزاہ المنذری فی الترغیب (۲۰۲/۲) للمصنف

(۴۸۴۵) (۱) فی (ا) الحبرانی (۲) فی (ب) ھشام

(۴۸۴۶) (۱) فی (ب) الیس قد احل اللہ البیع

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تاجر فاجر ہوتے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اللہ نے خرید و فروخت اور تجارت کو حلال نہیں فرمایا۔ فرمایا کہ ہاں تو کیا ہے مگر وہ لوگ قسم کھاتے اور گنہگار ہوتے رہتے ہیں اور بات کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔

تجارت میں قسم متاع کی برکت مٹادیتی ہے

۴۸۴۷: ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو یحییٰ بن شریک نے ان کو بکیر نے ان کو لیث نے یونس نے ان کو ابن شہاب نے ابن مسیب کہتے ہیں کہ بے شک ابوہریرہ نے فرمایا کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ قسم سامان تجارت کو فروخت کرواتی ہے مگر متاع کی برکت مٹاتی ہے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا یحییٰ بن بکیر سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا حدیث ابن وھب سے وغیرہ سے اور یونس سے۔

۴۸۴۸: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے ان کو ابوالعباس احمد بن سعید جمال نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو حاتم بن ابوصغیرہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بقیع کی طرف اور فرمایا اے تاجروں کی جماعت گردن اوپر اٹھاؤ (یعنی میری طرف دیکھو) بے شک تاجر اٹھائے جائیں گے قیامت کے دن اس حالت میں کہ وہ فاجر و گنہگار ہوں گے سوائے اس تاجر کے جس نے تقویٰ اختیار کیا (بچ گیا) اور نیک رہا اور سچ بولا۔

۴۸۴۹: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابن خثیم نے ان کو اسماعیل بن عبید بن رفاعہ بن رافع انصاری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا رفاعہ نے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکلے انہوں نے لوگوں کو ایک دوسرے آگے بڑھتے ہوئے پایا تو حضور نے فرمایا۔ اے تاجر برادری جب تاجروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیا اور اپنی گردنیں اور نگاہیں اوپر اٹھا کر آپ کی طرف دیکھنے لگے تو آپ نے فرمایا۔ بے شک تاجر قیامت کے دن نافرمان اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ہوگا اور نیک سلوک کیا ہوگا اور سچ بولا ہوگا۔

۴۸۵۰: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اعمش سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوصالح سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تین طرح کے لوگ ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کلام بھی نہیں کرے گا اور قیامت کے دن ان کو نہیں دیکھے گا ایک تو وہ آدمی جس نے کسی امیر کے ہاتھ پر بیعت کی مگر صرف دنیا کے لئے کی۔ کہ اگر اس کو وہ دے گا تو پھر اس کے ساتھ وفا کرے گا ورنہ نہیں کرے گا۔ دوسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد یعنی دن چھپنے کے قریب اپنا سامان بیچتا ہے اور قسم کھاتا ہے کہ میں نے اتنے اتنے میں خریدی ہے حالانکہ جھوٹ بولتا ہے۔ پھر اسی جھوٹ اور جھوٹی قسم کے مطابق اس کو بیچتا ہے۔ تیسرا وہ آدمی جو فاضل پانی پر قابض ہے راستے پر بھی ہے مگر وہ مسافروں کو استعمال نہیں کرنے دیتا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے اعمش کی حدیث سے۔

۴۸۵۱: ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان بن حسن فقیہ نے ان کو جعفر صائغ نے ان کو شبابہ نے ان کو علی بن مدرک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں خرشہ بن حر سے وہ ابوذر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین شخص ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا نہ ہی ان کو پاک کرے گا

(۴۸۴۹) [illegible] مسلم ص (۱)
(۴۸۵۱) [illegible] مسلم ص (۱)

بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ وہ کون ہوں گے؟ وہ تو ناکام و نامراد ہو گئے؟ اس کو تین بار آپ نے دہرایا۔ فرمایا کہ ایک تو ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکانے والا۔ کسی کے ساتھ کر کے احسان جتلانے والا۔ جھوٹی قسم کھا کر اپنے سامان بیچنے والا۔ حلف کاذب فرمایا تھا یا حلف فاجر کہا تھا۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ سے۔

۴۸۵۲:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسین محمد بن حسین سراج نے ان کو مطین نے ان کو سعید بن عمرو نے ان کو حفص بن عاصم نے ان کو ابو عثمان نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں قیامت میں نہ تو اللہ تعالیٰ ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا کالے اور سفید بالوں والا زانی (یا بوڑھا زانی) عیالدار زیادہ عیال والا مانگنے والا۔ وہ آدمی جس کو اللہ نے مال اسباب دیا ہے مگر وہ اس کے باوجود سامان فروخت کرتا ہے تو قسم کھا کھا کر اور خرید کرتا ہے تو قسم کھا کھا کر۔

چار مبغوض شخص:

۴۸۵۳:...... ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن رجاء ادیب نے ان کو ابو الحسن محمد بن محمد بن حسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے "ح" اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو بشیر بن احمد بن سہل صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو جعفر بن محمد بن حسن فریابی نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو سعید بن ابو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار شخص ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بغض رکھتے ہیں قسم کھا کر مال فروخت کرنے والا فقیر و غریب مگر متکبر و مغرور۔ بوڑھا بدکار۔ ظالم بادشاہ۔

پاکیزہ کسب:

۴۸۵۴:...... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو حارث بن محمد بن حارث عیاد نے ان کو ہشام بن عبد الملک یزنی نے ان کو بقیہ نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک پاکیزہ ترین کسب تاجروں کا ہے جو تاجر جب بات کریں تو جھوٹ نہیں بولتے اور جب امانت رکھوائے جائیں تو خیانت نہیں کرتے جب وعدہ کرتے ہیں تو خلاف نہیں کرتے جب خریدتے ہیں زیادہ نہیں لیتے جب بیچتے ہیں تو کم کر کے نہیں دیتے جب ان کے ذمہ قرض ہو تو تاخیر نہیں کرتے جب ان کو کسی سے قرض لینا ہو تو تنگی نہیں کرتے۔

۴۸۵۵:...... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن عیسیٰ عطار نے ان کو کثیر بن ہشام نے ان کو کلثوم بن جوشن نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سچا اور امانت دار مسلمان تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔

تجارت میں زیادہ قسمیں کھانے والے ایک شخص کا واقعہ

۴۸۵۶:...... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حسین بن مکرم نے ان کو عبد اللہ بن بکر نے ان کو حجاج بن فرافصہ کہ دو آدمی آپس میں خرید و فروخت کرتے تھے حضرت عبد اللہ بن عمر کے سامنے۔ ایک ان میں سے کثرت کے ساتھ قسم کھا رہا تھا۔ وہ دونوں اسی حال میں تھے کہ اسی دوران ان کے قریب سے کوئی دوسرا آدمی گزرا جو ان کو معاملہ کرتے ہوئے دیکھ کر رک گیا اور ان کو دیکھنے لگا۔ پھر وہ آدمی اس شخص سے کہنے لگا جو زیادہ قسم کھا رہا تھا۔ اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈر زیادہ قسمیں نہ کھا اس لئے کہ اگر تم زیادہ قسمیں کھاؤ گے تو اس

سے تمہارا رزق زیادہ نہیں ہو جائے گا۔ اور اگر تم قسم نہیں کھاؤ گے تو تمہاری زندگی سے تمہارا رزق کم نہیں ہو جائے گا۔ (قسم کھانے والے نے اس سے کہا) جا جا تو اپنا کام کر۔ اس نے جواب دیا یہی میرا کام ہے۔ یہی میرا کام ہے۔ (تین بار یہی کہا اور اس کی بات کا جواب دیا) کہتے ہیں کہ جب دوران وہ آپ (یعنی دین کرنے والوں سے) ہٹنے لگا تو کہنے لگا یقین کیجئے کہ وہ بات ایمان کی نشانی ہے کہ تم سچ کو جھوٹ پر ترجیح دو جہاں تجھے سچ نقصان دے (اس قدر کہ) جھوٹ تجھے خود نفع دے گا۔ اور تیرا قول تیرے عمل سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کہہ کر جانے لگا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (قسم کھانے والے سے کہا) جلدی جاؤ تم اس کے پاس اور یہ کلمات اس سے لکھوا لو۔ پس پوچھا اس نے کہا اے اللہ کے بندے اللہ تم پر رحم کرے مجھے یہ کلمات لکھوا دو۔ بعد اس آدمی نے کہا کہ اللہ نے جو امر مقدر کیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ پھر اس نے وہ کلمات بار بار دہرائے حتیٰ کہ اسے وہ کلمات یاد ہو گئے۔ اس کے بعد یہ اس آدمی کے ساتھ چلے گئے یہاں تک کہ اس آدمی نے دو میں سے ایک قدم مسجد میں رکھا پھر میں نہیں جانتا کہ کیا ہوا اس کو زمین کھا گئی یا اسے آسمان نے اچک لیا (بس وہ اچانک غائب ہو گیا) راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ اس کو حضرت خضر علیہ السلام یا حضرت الیاس علیہ السلام کہتے تھے۔

۴۸۵۷: ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو بکر عبداللہ بن یحییٰ الطلحی نے کوفے میں ان کو حسن بن طیب نے ان کو قتیبہ نے ان کو بکر بن مضر نے ان کو عمر بن عبداللہ نے ان کو زیاد بن ابو حبیب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ عرش الٰہی کو اٹھانے والے وہ ہیں کہ جن کی آنکھوں سے رونے کی وجہ سے نہروں کی مثل آنسو بہتے ہیں۔ جب وہ اپنے سر اٹھاتے ہیں تو کہتے ہیں اللہ تو پاک ہے ہم نے تجھ سے ڈرنے کا حق ادا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرماتے ہیں مگر وہ لوگ جو میرے نام کی قسمیں جھوٹی کھاتے ہیں وہ نہیں جانتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس ہدایات:

۴۸۵۸: ہمیں خبر دی ابو طاہر بن محمد نے ان کو ابو العباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن عامر اویسی نے ان کو ابراہیم بن ابو عثمان نے ان کو ابو حمزہ نے کہ وہ دس آیات جنہیں اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے تختیوں پر لکھوا دیا تھا یہ تھیں کہ تم میری ہی عبادت کرنا۔ میرے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کرنا۔ اور میرے نام کے ساتھ جھوٹی قسم نہ کھانا بیشک میں اس شخص کو پاک نہیں کروں گا نہ ہی مطہر کروں گا جو شخص میرے نام کے ساتھ جھوٹی قسم کھائے گا۔ تم میرا شکر کرنا اور اپنے والدین کا شکر کرنا۔ میں تیرے لئے تیرے اجل میں تاخیر کر دوں گا۔ اور تجھے بچاؤں گا متقی ہو کر۔ اور تم چوری نہ کرنا۔ زنا نہ کرنا۔ (ورنہ) تجھ سے میری ذات کا نور چھپ جائے گا۔ اور تیری دعا کے آگے میرے آسمانوں کے دروازے بند ہو جائیں گے۔ اور اپنے پڑوسی کی عزت کے ساتھ دھوکہ نہ کرنا۔ اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرنا جو کچھ تم اپنے لئے پسند کرو۔ اور تم کسی چیز کی شہادت نہ دینا جس کو تیرے کانوں نے نہیں سنا ہو تو نے یا ہو اور تیرے دل نے اس کو سمجھا ہو۔ بیشک میں اہل شہادات کو ان کی شہادتوں پر قیامت کے دن کھڑا کروں گا۔ پھر میں ان سے ان کے بارے میں پوچھوں گا۔

اور تم میرے سوا کسی اور کے نام پر جانور ذبح نہ کرنا (غیر اللہ کے نام پر) بے شک حال یہ ہے کہ اہل زمین کی قربانیاں میری طرف (قبولیت کے لئے) اس وقت تک نہیں پہنچتیں جب تک ان پر میرا نام نہ لیا جائے۔

بہر حال جو جھوٹ کے ذریعے دوسرے کو نقصان پہنچائے اس کی مثال ایسی ہے جیسے اس کو جھوٹی اور باطل گالی اور طعنہ دے اور اس کے ماں باپ کا افترا کرے کہ اس کو عیب لگائے۔ اسی قبیلے سے ہے زنا کی تہمت لگانا مگر اللہ نے اس میں حد مقرر کر رکھی ہے۔ یا کسی کے خلاف جھوٹی گواہی دے دے۔ مال کے بارے میں یا طلاق کے بارے میں۔ یا غلام آزاد کرنے کے بارے میں۔ یا قتل کے بارے میں (اسی طرح کا

(۴۸۵۶) ۔ (۱) سقط من (ب) (۲) فی (ا): کانہم

(۴۸۵۷) فی الاصل (سعد)

فعل) کئی کئی گناہوں پر مشتمل ہے۔ بجملہ ان کے ایک ان میں سے جھوٹ بھی ہے۔ ایک ان میں سے افتراء باندھنا ہے (یعنی جس کے خلاف شہادت دی ہے اس کو نقصان پہنچانا۔ اور ان گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اپنے آپ کو حاکموں کے منصب پر کھڑا کرتا ہے حالانکہ آپ کو اس منصب کا حاکم گردانتا ہے۔ پھر جو کسی واقعہ کے بارے گویا حاکم ہے۔ اور ان مجموعہ گناہوں میں سے ایک اللہ تعالیٰ پر جسارت کرنا ہے کیونکہ یہ حقیقت ہے اس طرح کی شہادت دے حاکم بنتا ہے جو اللہ کی طرف سے نافذ کرنے والا ہوتا ہے۔ ایسی مجلس میں جس میں اس کے احکام جاری ہوتے ہیں جو کہ صرف لوگوں کے درمیان انصاف کرنے کے لیے قائم کی گئی اور برپا کی گئی ہوتی ہے۔

والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے:

۴۸۵۹: ...... ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابو طاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بن فضل نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث نے ان کو ابن ہاد نے ان کو سعد بن ابراہیم نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو گالیاں دے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں یہ گالی دیتا ہے کسی کے باپ کو پھر وہ پلٹ کر گالی دیتا ہے اس کے والد کو۔ یہ گالی دیتا کسی کی ماں کو وہ گالی دیتا ہے اس کی ماں کو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے۔

۴۸۶۰: ...... ہمیں خبر دی استاذ ابو بکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصبہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عبیداللہ نے یعنی ابن ابو بکر نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ کسی کو قتل کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ یا شہادت کی جگہ قول زور کہا تھا۔

بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے شعبہ کی روایت سے۔

۴۸۶۱: ...... ہم نے روایت کی ہے حبیب بن نعمان اسدی سے ان کو خریم بن فاتک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی جب پلٹے تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ کہ جھوٹی گواہی دینا اللہ کے ساتھ شریک کرنے کے برابر ہے۔ تین بار آپ نے یہ اعلان فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

فاجتنبوا الرجس من الاوثان. واجتنبوا قول الزور حنفاء للّٰہ غیر مشرکین بہ۔

بچو تم بتوں کی گندگی سے اور بچو تم جھوٹی بات کرنے سے در انحالیکہ ہو نے والے اللہ کے لئے اس کے ساتھ شرک نہ کرنے والے۔

(ظاہر ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹی بات کرنے کو شرک سے اجتناب کے ساتھ اور شرک نہ کرنے کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے۔ مترجم)

ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو خبر دی محمد نے اور یعلی بن عبید نے ان کو سفیان بن محمد عصفری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حبیب نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۲: ...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن عبداللہ یحییٰ سکری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ثوری نے ان کو عاصم بن بہدلہ نے ان کو وائل بن ربیعہ نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبداللہ سے وہ کہتے تھے کہ جھوٹی شہادت دینا شرک باللہ کے برابر ہے پھر انہوں نے بھی یہی مذکورہ آیت پڑھی۔

(۴۸۵۹) ۔ (۱) ۔ سقط من (ا) ۔ (۴۸۶۱) (۱) فی (ا) یعمر بن طعمہ

(۴۸۶۱) ۔ (۱) فی (ن) وائل

فاجعلوا الفرجس من الاولان واجعلوا الفول الزوز۔

بہرحال خوشامد کرنا مذموم ہے مگر طالب علم کے لئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ:

لا حسد ولا ملق الا فی العلم او طلب العلم

کہ حسد کرنا اور خوشامد کرنا جائز نہیں ہے مگر علم میں یا طلب علم میں۔

شیخ احمد نے کہا کہ یہ حدیث مروی ہے اسناد ضعیف کے ساتھ۔

طالب علم کے لئے چاپلوسی کرنا جائز ہے:

۴۸۶۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو محمد بن یزید سلمی نے ان کو حفص بن عبدالرحمن نے ان کو حسن بن دینار نے ان کو خصیب بن جحدر نے ان کو نعمان بن سالم نے ان کو عبدالرحمن بن غنم نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی فطرت میں سے نہیں ہے چاپلوسی کرنا اور نہ ہی حسد کرنا الا طلب علم کے لئے (درست ہے)۔

حسن بن دینار ضعیف ہے گویا یہ اسی طرح خصیب بن جحدر بھی۔ واللہ اعلم اور ایک دوسری ضعیف وجہ سے بھی مروی ہے۔

۴۸۶۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد نے رزاز سے کہ ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو معاذ بن مثنی نے ان کو عمران بن میسرہ نے ان کو ابن علاثہ نے اوزاعی سے اس نے زہری سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشامد اور چاپلوسی کرنا اور حسد کرنا طالب علم کے سوا نہیں ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چاپلوسی کرنا اصل بات دروغ گوئی میں سے ہے جو اس کے کرنے والے کی کم ظرفی اور بے عزتی کرتی ہے اور اس کے کرنے والے پر دلالت کرتی ہے اور اسے آپ کو اس کے نزدیک حقیر و ذلیل دکھانے کے لئے ہوتی ہے جب کہ بچے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی کی توہین کرے اسی طرح یہ بھی جائز نہیں ہے کہ کوئی اپنے نفس کو کسی کے سامنے حقیر و ذلیل کرے۔

کسی کے منہ پر اس کی زیادہ تعریف نہیں کرنی چاہئے:

۴۸۶۵:..... شیخ کہتے ہیں اس لئے حدیث میں آیا ہے۔ جب تم بہت مدح و تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر مٹی ڈال دو۔ یہ اس لئے فرمایا کہ زیادہ تر غالب گمان یہی ہے کہ وہ جھوٹ بولیں گے اور اسی طرح اس شخص کو مغرور کر دیں گے جس کی وہ تعریف کریں گے اور وہ اس کی وجہ سے تکبر و عجب میں مبتلا ہو گا جو کہ اس کا نقصان ٹھہرے گا۔ جب تعریف کرنے والے کے منہ پر مٹی ڈالے گا تو وہ اس بات سے منع ہو جائے گا کہ وہ اس کو قریب ہونے سے محروم ہو اور مقرب ہونے سے روک دیا جائے اور تعریف کرنے والا اس کو دھوکہ دینے سے باز آ جائے گا۔

۴۸۶۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسین بن سفیان نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو عبداللہ اشجعی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو اعمش نے اور منصور نے ان کو ابراہیم نے ان کو ہمام بن حارث نے ان کو مقداد بن اسود نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ نے حکم دیا کہ جب ہم بہت زیادہ مدح کرنے والوں کو یعنی خوشامدیوں کو دیکھیں تو ان کے منہ پر مٹی ڈال دیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عثمان بن ابی شیبہ سے۔

۴۸۶۷:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو احمد بن اسحاق حضرمی

(۴۸۶۳)..... (۱) ساقط من (ن) (۲)..... ساقط من (ن)

☆ فی الاصل (العس)

نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن حکم نے ان کو عطاء بن ابورباح سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر کی تعریف کی انہوں نے اس کی طرف مٹی کی مٹھی اٹھا کر پھینک دی تھی کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا جب تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر مٹی پھینک دو۔

۴۸۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن مؤمل بن حسن نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو برید بن عبداللہ بن ابوبردہ نے ان کو ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا جو ایک آدمی کی تعریف کر رہا تھا اور اس کی مدح کرنے میں مبالغہ کر رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق تم لوگوں نے ہلاک کر دیا ہے اس آدمی کو یوں فرمایا تھا کہ تم لوگوں نے آدمی کی پیٹھ کاٹ دی ہے (یعنی کمر توڑ دی ہے۔)

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن صباح سے۔

۴۸۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن اسحاق خراسانی نے بغداد میں ان کو یحییٰ بن جعفر ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو خالد حذاء نے "ح"۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو خالد حذاء نے ان کو عبدالرحمن بن ابوبکرہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اللہ کے سامنے دوسرے آدمی کی تعریف کی۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے۔ بار بار یہ فرماتے رہے جب بھی تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کی لامحالہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہہ دے میں گمان کرتا ہوں فلاں کو۔ اللہ اس کا حساب لینے والا ہے میں اللہ پر کسی کو پاک قرار نہیں دے سکتا میں گمان کرتا ہوں کہ وہ ایسے ایسے جانتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ سے اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے اس نے خالد سے اور علی کی ایک روایت میں ہے کہ (تم نے تعریف کر کے) اس بندے کی گردن کاٹ دی ہے۔ ابوعمرو اس تعریف کو ان لیتا تو وہ اس کے بعد کبھی بھی فلاح نہ پا سکتا فرمایا کہ (تعریف کرنے والے کو) چاہئے کہ یہ کہے کہ میں فلاں کو ایسا ایسا گمان کرتا ہوں۔ اس وقت جب کہنے والا کسی بندے کے بارے میں اس خوبی کو جانتا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں بہتر جانتا ہے اور میں اللہ کے سامنے کسی ایک کو بھی پاک نہیں کہہ سکتا۔

منہ پر تعریف ذبح کرنے کی طرح ممدوح کے لئے خطرناک ہے:

۴۸۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ المنادی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو معبد جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ سے اور وہ نبی کریم سے بہت احادیث روایت کرنے والے تھے اور بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ وہ خطبہ دیتے ہوں مگر یہ حدیث اپنے خطبے میں ذکر نہ کرتے ہوں بلکہ ہمیشہ یہ حدیث ذکر کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔

ان هذا المال حلوة خضرة فمن اخذه بحقه يبارك الله له فيه ومن يرد الله به خيرا يفقهه في الدين،

واياكم والمدح فانه من الذبح.

بے شک یہ مال (دنیا) میٹھا ہے سرسبز (اور دلکش) ہے جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے (یعنی مال کا حق بھی ادا کرتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت دیتا ہے۔ اور جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتے ہیں اس کو دین میں سمجھ عطا کرتے ہیں۔ اور بچا کر تم اپنے آپ کو منہ پر لوگوں کی تعریف کرنے سے بے شک وہ ذبح کرنا ہے (یعنی ذبح کرنے کی طرح ممدوح کے لئے خطرناک ہے)۔

(۴۸۶۷) ... (۲) سقط من (ا)   (۴۸۶۹) (۱) فی (ب) ابی صبرۃ   (۴۸۷۰) (۱) سقط من (ل)

اے اللہ آپ مجھے میری ذات سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ اور میں اپنے آپ کو لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ اے اللہ وہ مجھے جو کچھ کہتے ہیں اس پر میری پکڑ نہ کرنا۔ اور وہ سب کچھ میرا معاف کر دینا جو کچھ وہ نہیں جانتے۔

۴۸۷۶:... اور ہمیں اسی کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن نے ان کو ابو العباس نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو محمد بن بزید نے ان کو بعض سلف نے کہ وہ کہتے تھے اس آدمی کے بارے میں جو اس کی منہ پر تعریف کرتا ہے۔ فرمایا کہ اس سے تو یہ بہتر ہے کہ وہ یہ کہے۔ اے اللہ آپ مجھ سے مواخذہ اور گرفت نہ کرنا اس کے ساتھ جو کچھ لوگ کہتے ہیں۔ اور مجھے معاف کر دے جو کچھ وہ نہیں جانتے اور مجھے اس سے بھی بہتر بنا دے جو کچھ وہ گمان کرتے ہیں۔

۴۸۷۷:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر اسماعیل سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن احمد مقدمی نے ان کو ابو یعلی　　زکریا بن یحییٰ ساجی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی سے کہا گیا۔ آپ کے بارے میں لوگوں کی تعریف کتنی اچھی ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ کی آزمائش میرے نزدیک تعریف کرنے والوں کی تعریف سے زیادہ واضح ہے۔ اگر چہ وہ اچھا کہتے ہیں مگر میرے گناہ مذمت کرنے والوں کی مذمت سے زیادہ ہیں۔ اگر وہ زیادہ کریں۔ اے افسوس اس چیز میں جو میں نے زیادتی کی۔ اے افسوس وہ بھلائی جو میں نے آگے بھیجی۔

۴۸۷۸:.. ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن عاصم نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا کہ میں ایک دن مذور کے ساتھ تھا اچانک (ہم نے سنا) کوئی آدمی کہہ رہا تھا یہ آدمی اہل جنت سے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مذور نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو میں نے اس کے چہرے پر ناگواری دیکھی پھر اس نے آسمان کی طرف اپنی نظر اٹھا کر دیکھا اور کہا۔ اے اللہ تو ہمیں جانتا ہے۔ وہ ہمیں نہیں جانتا۔ تقریباً وہ یہی الفاظ بولے۔

دورخی کی مذمت:

۴۸۷۹:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر بن احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔ اس نے کہا ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عمرو جرشی نے ان کو موسیٰ بن محمد ذہلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک پر انہوں نے ابو الزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک بدترین لوگوں میں سے ہے دو چہروں (والا) جو ایک کو ملے ایک چہرے کے ساتھ دوسرے کو دوسرے چہرے کے ساتھ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۴۸۸۰:... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس و احمد بن فرات نے ان کو یعلیٰ بن عبید طنافسی نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ پائیں گے شریر ترین لوگوں میں دو رخے بندے کو۔

اعمش نے کہا کہ مراد ہے جو شخص ایک بندے کو ملتا ایک چہرے کے ساتھ دوسرے کو دوسرے چہرے کے ساتھ

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے عمر بن حفص سے اس نے اپنے والد سے اس نے اعمش سے۔

(۴۸۷۸)　(۱) سقط من (ل)

(۴۸۷۹)　(۱) فی (ب) عن

(۴۸۸۰)　مکرر. سقط هذا الحدیث من (ا)

۴۸۸۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے اور ابو عبداللہ سوسی نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابو امیہ طرطوسی نے ان کو منصور بن سلامہ خزاعی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو عبیداللہ بن سلمان اغر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دورخے بندے کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ امین ہو۔ (یعنی یا تو اس کو امین بنا کر اس کے پاس امانت نہیں رکھوانی چاہئے یا یہ مطلب کہ وہ امانت دار نہیں ہو سکتا۔

ہم نے روایت کی ہے عمار بن یاسر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ جو شخص دنیا میں دو چہرے والا یعنی دورخا ہوگا قیامت میں اس کے لئے دو آگ کی زبانیں ہوں گی۔ (حفظنا اللہ منہ)

۴۸۸۱:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو بکر احمد بن ابراہیم بن احمد بن محمود اصفہانی نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن احمد شو کر شاہد نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو عثمان بن ابو شیبہ نے ان کو شریک نے ان کو رکین بن ربیع فزاری نے ان کو نعیم بن حنظلہ نے ان کو عمار بن یاسر نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دنیا میں دو منہی (یعنی دورخا) ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت میں آگ کی دو زبانیں بنائے گا۔

۴۸۸۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن حامد بزاز نے ان کو حسن بن حسین نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو علی بن ہشام نے ان کو فضیل بن عیاض نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے جو شخص بھی ملا ہے مجھے اس کے بارے میں یہ ڈر ہے کہ یا تو میں نے اس کے لئے تصنع اور بناوٹ کی ہے یا اس نے میرے ساتھ تصنع اور بناوٹ کی ہے۔ (مراد ہے کہ اکثریت لوگوں کی ایسی ہی ہے جن میں دورخا پن ہے۔)

منافق کی تعریف کرنا:

۴۸۸۳:...... ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد بن محمد ابراہیم اشنانی نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو عبداللہ بن بریدہ ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق آدمی سے یہ نہ کہا کرو سید نا۔ اے ہمارے سردار اگر وہ تمہارا سردار ہوا (یعنی تم نے اس کو سردار بنایا) تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔

۴۸۸۴:...... اس کو روایت کیا عقبہ الاصم نے عبداللہ بن بریدہ سے اور اس نے اس کے متن میں کہا کہ جب کوئی آدمی منافق سے کہتا ہے اے ہمارے سردار تحقیق وہ اپنے رب کو ناراض کرتا ہے۔

۴۸۸۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے بطور املاء کے ان کو ابو زرعہ رازی نے ان کو عیسیٰ بن ابراہیم قرشی نے ان کو معافی بن عمران موصلی نے ان کو سابق یعنی ابن عبداللہ رقی نے ان کو ابو خلف نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دھرتی میں کسی منافق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کو غصہ آ جاتا ہے۔

۴۸۸۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبید حافظ نے ان کو یعقوب بن اسحاق حمدانی نے ان کو ریاح بن جراح نے ان کو سابق بربری نے ان کو ابو خلف خادم انس نے ان کو حضرت انس نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو رب کو غصہ آتا ہے اور اس کا عرش ہل جاتا ہے۔

سچ کی فضیلت اور جھوٹ کی مذمت کے بارے میں کچھ دیگر آثار و حکایات

۴۸۸۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ بن عبداللہ بیہقی نے ان کو احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو محمد بن یوسف اوزاعی

نے ان کو حسان بن عطیہ نے وہ فرماتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب نے فرمایا کہ آپ مومن کو کذاب نہیں پائیں گے۔ (یعنی مومن جھوٹا نہیں ہوگا اگر جھوٹا ہوگا تو وہ مومن نہیں منافق ہوگا۔)

۴۸۸۸: ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بجلی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو عمر بن عبدالرحمن بن دلاف نے ان کو ان کے والد نے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ تم کسی ایک کی نماز کی طرف دیکھو اور نہ ہی اس کے روزے کی طرف بلکہ اس بات کی طرف دیکھو اس آدمی کی طرف کہ جو بات کرے تو سچ بولے اور جب امانت سپرد کیا جائے تو اس کو ادا کردے۔ جب کسی شی کو دیکھے یا کسی شی کی نگرانی کرے تو پرہیزگاری اختیار کرے۔

۴۸۸۹: اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے مالک نے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ بے شک کہا گیا تھا لقمان حکیم سے کہ آپ اس مقام تک کیسے پہنچے؟ فرمایا تمہیں کیا ہوا فضل کا ارادہ کرتے ہو۔ فرمایا۔ بات کی سچائی، امانت کی ادائیگی اور غیر ضروری کام بات کا ترک کرنا۔

۴۸۹۰: ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن اسحاق حربی نے ان کو شریح نے ان کو عبدالرحمن بن سری نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو انہی نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی البتہ محروم کر دیا جاتا ہے اپنی رات کی عبادت سے اور دن کے روزوں سے ایک جھوٹ کے ساتھ جس کو وہ بکتا ہے۔

۴۸۹۱: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو محمد بن فضل سقطی نے ان کو ابوحفص صفار نے ان کو عبدالوارث نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے بیٹے میں نے بڑے بڑے پتھر اور لوہے اور ہر بھاری سے بھاری چیزیں اٹھائی ہیں مگر میں نے برے پڑوسی سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں پائی۔ میں نے ہر کڑوی کڑوی چیزیں چکھی ہیں مگر فقر اور محتاجی سے زیادہ کڑوی چیز میں نے نہیں چکھی۔ اے بیٹے اپنے قاصد اور نمائندہ کسی جاہل کو مقرر نہ کر اگر تجھے عقلمند نہ ملے تو پھر تم خود اپنے نفس کو پیغام پہنچانے والے بن جاؤ۔ اے بیٹے تم اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ بے شک وہ مرغوب ہے جیسے چڑیا کا گوشت تھوڑی سی چیز سے بھون لیتا ہے اس کو صاحب اس کا۔

اے بیٹے جنازوں میں شریک ہوا کرو۔ شادیوں میں شرکت سے بچا کرو کیونکہ جنازوں میں شرکت کرنا تجھے آخرت کی یاد دلائے گی اور شادی تجھے دنیا پر حریص کرے گی۔ اے بیٹے پیٹ بھرے پر نہ کھانا اگر تم وہ کتے کو ڈال دو گے تو اس سے بہتر ہوگا کہ تم اس کو خود کھا جاؤ (کیونکہ اس سے تمہیں اجر ملے گا اور خود کھانے سے بیماری ملے گی) اے بیٹے اتنا میٹھا مت بنو کہ تم نگل لئے جاؤ اور اتنا کڑوا مت بنو کہ تم تھوک دیئے جاؤ۔

۴۸۹۲: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو مصعب بن بقیہ نے ان کو خالد نے ان کو بیان نے ان کو عامر نے وہ کہتے ہیں۔ جس نے جھوٹ بولا وہ منافق ہے۔ اس کے بعد کہا کہ میں یہ نہیں جانتا کہ دونوں میں جہنم میں زیادہ گہرائی میں کون ہوگا جھوٹ یا بخل۔ (یا حریص)

۴۸۹۳: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر حمیدی نے ان کو سفیان نے مطرف بن طریف سے یا مجھے خبر دی گئی اس سے کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میں جھوٹ بولوں اور اس کے بدلے میرے لئے پوری دنیا ہو اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ ہو۔

۴۸۹۴: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے

(۴۸۸۸) (۱) فی (ب) داود بن الحصین البیهقی

ان کو عاصم احول نے انہوں نے سنا ابو العالیہ سے وہ کہتے ہیں تم لوگ نماز روزے میں اپنے سے پہلے والے لوگوں سے زیادہ ہو مگر تمہاری زبانوں پر جھوٹ جاری ہو چکا ہے۔

ایک عجیب وغریب حکمت کی بات:

۴۸۹۵: ... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مدائنی نے ان کو ہلالی نے وہ کہتے ہیں کہ احنف بن قیس نے کہا کہ زیادہ جھوٹ بولنے والی کی عقل نہیں ہوتی (یا پتہ اور عزت نہیں ہوتی) اور بخیل میں حیا نہیں ہوتی اور حاسد کے لیے سکون وراحت نہیں ہوتی۔۔۔ اور بد اخلاق کے لئے سرداری اور عزت نہیں ہوتی اور بادشاہوں میں وفا نہیں ہوتی۔

۴۸۹۶: .... ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو ابو سہل نے ان کو حارث نے ان کو ابوالحسن مدائنی نے ان کو مسلمہ بن عثمان نے ان کو علی بن ربیع نے وہ کہتے ہیں کہ احنف نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ جھوٹ کو زمین میں دفن کر دے یعنی ہمیشہ کے لئے جھوٹ بولنا چھوڑ دے اسے اس طرح زمین میں دفن کر دے کہ تجھ سے ظاہر نہ ہو سکے۔

۴۸۹۷: .. ہمیں خبر دی ابو سعد احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو احمد بن حرب نے ان کو ابو عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے صالح بن حسان نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے کہ انہوں نے کہا جھوٹا جھوٹ نہیں بولتا مگر اس پر اس کے اپنے نفس کی ذلت سے۔

۴۸۹۸: ... ہمیں خبر دی ابو سعد نے ان کو ابو احمد کہمس بن معمر جوہری نے ان کو ابو احمد محمد بن ابراہیم نے ان کو منصور بن سلمہ نے ان کو شعیب بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سیرین سے وہ کہتے ہیں کہ کلام میں اس سے کہیں زیادہ گنجائش ہوتی ہے کہ عقلمند آدمی جھوٹ بولے۔

تمام اعمال دو خصلتوں کے تابع ہو جاتے ہیں:

۴۸۹۹: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد بیوردی نے ان کو ایوب بن سوید رملی نے ان کو عبداللہ بن شوذب نے ان کو مطر وراق نے وہ کہتے ہیں کہ دو خصلتیں ہیں وہ جب بندے میں آ جائیں۔ تو اس کے سارے اعمال ان کے تابع ہو جاتے ہیں۔ نماز کو اچھی طرح پڑھنا اور بات سچی کرنا۔

۴۹۰۰: . ہمیں حدیث بیان کی ابو عبدالرحمن محمد بن حسین سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد رازی نے قاضی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن نصر صائغ سے ان کو مردویہ صائغ نے انہوں نے سنا فضیل سے وہ کہتے ہیں کہ لوگ کسی ایسی چیز سے آراستہ نہیں ہوتے جو سچ گوئی اور طلب حلال سے افضل ہو۔

۴۹۰۱: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد قاضی نے ان کو ابراہیم بن ہیثم بلدی نے ان کو حسن بن رباب نے ان کو عبدالعزیز بن ابو رواد نے وہ کہتے ہیں کہ دنیا کا ظاہر کامیابی جھوٹ اور قلت حیاء میں ہے جو شخص دنیا کو ان دونوں کے بغیر طلب کرتا ہے اس نے راستہ اختیار کرنے و مقصود میں غلطی کی ہے۔ اور آخرت کی کامیابی حیا اور سچ گوئی ہے جو شخص آخرت کو ان دونوں کے بغیر طلب کرے اس نے راستہ اختیار کرنے میں غلطی کی ہے۔

(۴۸۹۵) (۱) سقط من (ل) (۴۸۹۸) (۱) فی الأصل شیبة

(۴۸۹۶) (۱) سقط من (ل) (۴۹۰۱) (۱) سقط من (ل)

چار چیزیں دنیا و آخرت کی خیر اور بھلائی ہیں:

۴۹۰۲:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان حناط نے انہوں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے تھے کہ چار چیزیں ہیں جس کو وہ مل گئیں اس کو دنیا اور آخرت کی خیر اور بھلائی مل گئی۔ سچ گوئی۔ امانت کی حفاظت۔ پاکیزہ کمائی۔ حسن خلق۔

۴۹۰۳:۔۔۔۔۔ تحقیق روایت کی گئی ہے اسی مفہوم میں عبداللہ بن عمر سے مرفوعاً۔ تحقیق گذر چکا اس کا ذکر اس حدیث میں۔

۴۹۰۴:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے کہا میں نے سنا کبیر بن محمد بن حراد صوفی کو مکہ میں کہا ہمیں خبر دی محمد بن احمد فزاری نے، انہیں عبداللہ بن حبیق نے کہا یوسف بن اسباط نے بچوں کو تین خصلتیں دی جاتی ہیں۔ کلام کی لذت، خوبصورتی اور ہیبت۔

۴۹۰۵:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا محمد بن صالح بن ہانی سے انہوں نے سنا محمد بن نعیم مدینی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ہمام سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اشجعی سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں بے شک میں گمان کرتا ہوں اگر کوئی آدمی جھوٹ بولنے کا ارادہ کرے تو یہ اس کے چہرے پر پہچانا جاتا ہے۔ اشجعی نے کہا کہ سفیان سے جو شخص بات کا مذکورہ کرتا اس کے اس کا حال چھپ نہیں سکتا تھا۔

۴۹۰۶:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی فقیہ ابوبکر محمد بن بکر طوسی نے ان کو ابوبشر محمد بن احمد بن حامد نے ان کو ابوالعباس سراج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سہل بن عسکر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن مدینی سے وہ کہتے ہیں کہ میں جھوٹ کو پرانے کپڑے کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں جس کے ساتھ کوئی فائدہ نہ اٹھایا جاسکے۔

۴۹۰۷:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو حسن نے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ولکم الویل مما تصفون. تمہارے لئے ہلاکت ہے اس وجہ سے جو باتیں تم بیان کرتے ہو۔

انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ قیامت تک ہر جھوٹ بولنے والے کے لئے۔

۴۹۰۸:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر محمد بن عبدالواحد زاہد نے ان کو احمد بن یحییٰ ثعلب نے وہ کہتے ہیں کہ بعض عقلاء نے کہا۔ کہ سوائے اس کے نہیں کہ انسان جھوٹ اس لئے بولتا ہے کہ اس کی تصدیق ہو چاہئے کہ سچ بولے تا کہ جھوٹ سے استراحت پالے۔

۴۹۰۹:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبکر مقری طرازی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوزید ابو مزاحم نے خاقانی نے موسیٰ بن عبداللہ بن خاقان نے اپنے کلام سے۔

سچ میٹھا ہے اور وہ کڑوا بھی ہے سچ کو آزاد انسان ترک نہیں کرتا۔ سچ کے جوہر کی ایسی زینت ہے جس پر یاقوت اور موتی بھی رشک کرتے ہیں۔

۴۹۱۰:۔۔۔۔۔ میں نے سنا عبداللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابونصر احمد بن محمد قیسی سے انہوں نے سنا ابوجعفر مروزی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن حکم مروزی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوروح حاتم بن یوسف سے وہ کہتے ہیں کہ میں فضیل بن عیاض کے دروازے پر آیا اور اس کو سلام کیا میں نے کہا اے ابوعلی میرے پاس پانچ احادیث ہیں اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے سامنے پڑھوں انہوں نے اجازت دی لو میں نے دو پڑھیں اچانک پھر چلا کہ وہ چھ تھیں لہذا انہوں نے مجھ سے کہا افسوس ہے اٹھو جا بیٹا اے بیٹے پہلے سچ بولنا سیکھیں پھر حدیث لکھیں۔

(۴۹۰۳)۔۔۔۔۔(۱) فی (أ) حوبق

(۴۹۰۶)۔۔۔۔۔(۱) سقط من (أ) (۲)۔۔۔۔۔ سقط من (أ)

نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کسی ایسے امر کا حکم فرما دیجئے میں جس کے ساتھ چپکا ہوا رہوں فرمایا جو کہ میں اللہ پر ایمان لا چکا ہوں پھر اسی پر پکے ہو جاؤ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے بارے میں کس چیز کا اندیشہ کرتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس چیز کا اندیشہ کرتا ہوں۔

۴۹۱۸:... ہمیں اس کی خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابراہیم بن سعد نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے شیخ احمد نے فرمایا۔ یہ ہے جسے میں نے اپنی کتاب میں پایا ہے اور حافظ رحمہ اللہ کی تحریر کے ساتھ اور ابراہیم سے محفوظ جماعت کی روایت ہے۔ بہر حال غیر ابراہیم ابن سعد کی جہت سے پھر زہری کی روایت محفوظ ہے عبدالرحمن بن ماعز سے۔

۴۹۱۹:... ہمیں خبر دی ابو نصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے ان کو ابو محمد احمد بن اسحق بغدادی ہروی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے۔

ان کو عبدالرحمن بن ماعز نے یہ کہ سفیان ابن عبداللہ ثقفی نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کسی ایسی بات کا حکم دیجئے کہ میں جس کے ساتھ وابستہ رہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہیے اللہ میرا رب ہے پھر اس پر استقامت رکھئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے بارے میں کس چیز کا زیادہ خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا کہ اس کے بارے میں اسی طرح اس کو روایت کیا ہے شعیب بن حمزہ نے زہری سے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو عبداللہ بن مبارک نے معمر سے اس نے زہری سے۔

۴۹۲۰:... ہمیں اس کی خبر دی امام ابوعثمان نے ان کو ابو بکر بن احمد فقیہ نے ان کو احمد بن معاذ نے ان کو حسین بن حسن نے ان کو ابن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے عبدالرحمن بن ماعز سے ان کو سفیان بن عبداللہ نے پھر اس نے ذکر کیا ہے اس کو مثل حدیث شعیب کے سوائے اس کے کہ انہوں نے پوچھا آپ میرے بارے میں کس چیز سے ڈرتے ہیں۔ اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ نعمان بن راشد نے اس کو بھی روایت کیا ہے زہری سے اس نے عبدالرحمن بن ماعز سے جیسے اس کو روایت کیا ہے شعیب اور معمر نے۔ اور اس کو روایت کیا ہے عبدالرزاق نے معمر سے پھر اس نے اس کو مرسل بیان کیا ہے۔

۴۹۲۱:... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے یہ کہ سفیان بن عبداللہ ثقفی نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے میں جس کو مضبوطی سے تھامے رہوں کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو میں اللہ پر ایمان لایا اس کے بعد پکے ہو جاؤ کہتے ہیں کہ پھر میں نے پوچھا کہ آپ میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز سے ڈرتے ہیں۔ کہتے ہیں پھر آپ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا کہ اس کے بارے میں ڈرتا ہوں۔

۴۹۲۲:... اسی طرح اس کو روایت کیا ہے محمد بن یحییٰ ذہلی نے اور محمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے بطور مرسل روایت کے۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابن وہب نے یونس بن یزید ایلی سے اس نے زہری سے اس نے محمد بن ابو سوید سے۔

۴۹۲۳:... کہا ابن وہب نے روایت کی گئی ہے اس سے ایک بار محمد بن ابو سوید نے کہا کہ ان کے دادا سفیان بن عبداللہ نے کہا پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی نے ان کو محمد بن سلیمان بن فارس نے ان

(۴۹۱۸) (۱) سقط من (ب)

(۴۹۲۰) (۱) سقط من (ا) (۲) فی (ب) حدثنا

کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے کہا احمد بن وہب نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے مجھے یہی روایت کی ہے محمد بن یحییٰ ذہلی نے کہ اس نے کہا ہمارے نزدیک محفوظ وہ روایت ہے جس کو روایت کیا ہے معمر نے اور شعیب نے اور نعمان بن راشد نے اور میں حکایت یونس کو محفوظ گمان نہیں کرتا۔ معمر اور شعیب کے اکٹھے ہو جانے کی وجہ سے اور نعمان نے اس کے خلاف پر کہتے ہیں ابراہیم بن سعد کی حدیث میں دلالت ہے کہ وہ آپ کی روایت زیادہ مناسب ہے اس سے یونس کی روایت کے ساتھ۔ اور ایک دوسرے طریق سے مروی ہے سفیان ثقفی سے۔

۴۹۲۴ ...... ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ حرفی نے اس نے بن سلمان سے اس نے ہلال بن علاء سے اس نے ابن نفیل سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن سلمان نے ان کو جعفر بابسی نے ان کو نفیلی نے ان کو ہیثم نے ان کو یعلیٰ بن عطاء نے ان کو عبد اللہ بن سفیان ثقفی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں کسی چیز کا حکم فرمایئے جس کے بارے میں آپ کے بعد کسی سے سوال نہ کروں فرمایا کہوں کہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر پکے رہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ میں کس چیز سے بچتا رہوں کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

۴۹۲۵ ...... اس کو روایت کیا ہے ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ ایمان میں ماسوا آپ کے مابعد کے ذکر کے۔ حفظ لسان کے بارے میں اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے مسلم نے صحیح میں۔

افضل عمل کونسا ہے؟

۴۹۲۶ ...... ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر بن جناح نے ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو ابو نعیم فضل بن دکین نے ان کو عمرو بن عبد اللہ نخعی ابو معاویہ نے ان کو ابو عمرو شیبانی نے کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی اس دار کے مالک نے یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟

آپ نے فرمایا کہ نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا۔

کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کیا افضل ہے یا رسول اللہ؟

فرمایا کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔

کہتے ہیں کہ میں نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد پھر کیا افضل ہے؟

آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو اپنی زبان سے بچا کر سلامت رکھو۔

کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضور خاموش ہو گئے میں اگر مزید پوچھتا تو آپ مجھے مزید بھی بتاتے۔

۴۹۲۷ ...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن محمد بن ابو الموت نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو نعیم نے ان کو ابو معاویہ نے عمرو بن عبد اللہ نخعی نے پھر اسی مذکورہ حدیث کو اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے۔

چھ برائیوں سے بچنے والا جنت میں داخل ہوگا:

۴۹۲۸ ...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم قام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو محرر نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کو ملے اور چھ کام نہ کرے وہ جنت میں داخل ہوا۔ جو اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ چوری نہ کرے۔ زنا نہ کرے۔ پاک دامن عورت کو

(۴۹۲۳) ...... (۱) سقط من (۱)

زنا کی تہمت لگاتا ہے اور اپنے امیر کی نافرمانی نہ کرے جو کچھ وہ کہے۔ اچھی بات کرے جب بولے یا خاموش رہے۔

۴۹۲۹:... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص تاجر نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو ابو نعیم نے ان کو عیسیٰ بن عبدالرحمن نے ان کو طلحہ نے ان کو عبدالرحمن بن عوسجہ نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل سکھلا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ پھر اس نے حدیث ذکر کی۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ان چیزوں کا حکم دیا۔ غلام آزاد کرے۔ گردن آزاد کرے اناء۔ دودھ والا جانور عطیہ دینا وغیرہ وغیرہ پھر فرمایا کہ اگر تم ان کاموں کی طاقت نہ رکھو تو پھر اپنی زبان کو روک رکھو ہاں مگر اچھی بات سے نہ روکو۔

۴۹۳۰:... ہمیں خبر دی ابو الفتح محمد بن احمد بن ابی الفوارس حافظ نے بغداد میں ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو عبید بن عبدالواحد نے ان کو ابن ابو مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے ان کو بشر بن احمد نے ان کو جعفر بن محمد بن مستفاض فریابی نے ان کو محمد بن حسن بلخی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ان کو ابو امامہ نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نجات کیا ہے؟ یعنی کیسے ہوگی؟ آپ نے فرمایا آپ اپنی زبان پر کنٹرول رکھئے۔ چاہئے کہ تجھے تیرا گھر کافی ہو فراخ ہو اور اپنی غلطی اور گناہ پر رو۔ ابن مبارک کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور ابن ابو مریم کی روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور اس نے عرض کیا نجات کیا ہے؟ (یعنی کامیابی کون سا ہے؟) آپ نے فرمایا اے عقبہ آپ اپنی زبان پر قابو رکھیں۔ اور تجھ کو تیرا گھر کافی ہوجانا چاہئے۔ اور تم اپنی خطا اور غلطی پر رو۔

۴۹۳۱:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو یحییٰ مسلم بن فضل آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو خلف بن عمرو نے ان کو معافی بن سلیمان نے ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو عبداللہ بن یزید نے اور ابو عبدالرحیم نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو سفیان بن حبیب کا بلی نے بن اسود بن اصرم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے وصیت کیجئے آپ نے فرمایا۔ کیا تم اپنی زبان کے مالک رہ سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں اپنی زبان کا مالک نہیں ہوں گا تو پھر کس چیز کا ہوں گا؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے ہاتھ کے مالک رہ سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ پھر میں کس چیز کا مالک ہوں گا اگر میں اپنے ہاتھ کا مالک نہ ہوا۔ لہٰذا اب آپ نے فرمایا کہ تم اپنی زبان سے سوائے معروف اور اچھی بات کے سوا کچھ بھی نہ کہنا۔ اور اپنے ہاتھ کو خیر کے سوا آگے نہ بڑھانا۔

۴۹۳۲:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو خلف بن عمرو عکبری نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ متابع بیان کیا ہے اس کا صدقہ بن عبداللہ دمشقی نے ان کو عبداللہ بن علی نے ان کو سفیان بن حبیب نے۔

اکثر گناہ زبان کی وجہ سے ہوتے ہیں:

۴۹۳۳:... ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسین بن بشران نے بغداد کی مسجد رصافہ میں ان کو ابو محمد علی بن احمد بن دیج نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو عون بن سلام قرشی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابو طاہر حسین بن علی بن حسن بن سلم ہمدانی نے (ہمدان میں) ان کو احمد بن جعفر بن حمدان نے ان کو ابوبکر موسیٰ بن اسحاق انصاری نے ان کو عون بن سلام نے ان کو ابوبکر نہشلی نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ صفا پر آئے اور ابن بشران کی روایت میں ہے کہ عبداللہ سے اس نے کہ انہوں نے صفا پر تلبیہ پڑھا۔ پھر اس کے بعد فرمایا

(۴۹۳۰) (۱) فی (ن) عن ابی هریرة (۲) سقط من (ب)

(۴۹۳۳) (۱) سقط من (ن)

اے زبان اچھی بات کہہ اچھی رہے گی ورنہ پھر چپ رہ سلامت رہے گی اس سے پہلے کہ تو نادم ہو لوگوں نے کہا اے ابو عبدالرحمن کیا یہ ایسی بات ہے جیسے آپ کہہ رہے ہیں از خود ہے۔ یا آپ نے یہ بات کسی سے سنی ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ میں نے یہ سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بے شک اکثر گناہ ابن آدم کے اس کی زبان میں ہوتے ہیں۔ متابع بیان کیا ہے اس کا یحییٰ بن ابوبکر نے کحمل نے۔

۴۹۳۴:۔ ہمیں خبر دی ہلال بن محمد بن جعفر نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو ابو الاشعث نے ان کو حزم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو کلام کرتا ہے اور غنیمت حاصل کرتا ہے (یعنی اچھا کلام کرتا ہے) یا خاموش رہتا ہے پس سلامت رہتا ہے۔ بچا رہتا ہے۔ (یعنی غلط بات کر کے گناہ کمانے سے بچ جاتا ہے۔)

عشاء کی نماز کے بعد فضول باتیں نہیں کرنی چاہئیں:

۴۹۳۵:۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن صالح نے ان کو حمیدی نے ان کو یحییٰ بن سلیم نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ کو سنا کہ میں عشاء کے بعد باتیں کر رہا تھا۔ سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ یہ کیسی بات کی کہانیاں تھے ہیں۔ اے عروہ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء سے قبل سوتے نہیں دیکھا اور عشاء کے بعد باتیں کرتے نہیں سنا۔ عشاء کے بعد یا تو آرام سے سو جاتے یا نماز پڑھ کر فائدہ اٹھاتے تھے۔

۴۹۳۶:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بکر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ نے ابو حمزہ سے اس نے سیدہ عائشہ زوجہ رسول سے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء سے پہلے سوتے کبھی نہیں دیکھا اور عشاء کے بعد غیر ضروری باتیں کرتے بھی نہیں دیکھا تھا یا ذکر اللہ کر کے نفع اٹھاتے تھے پھر سو کر آرام کرتے۔

۴۹۳۷:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ہارون بن عبداللہ جمال نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک نے ان کو عمر بن حفص نے ان کو عثمان بن عبدالرحمن نے ان کو زہری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس کو حیات پسند ہو کہ وہ سلامت رہے اور بچا رہے اس کو چاہئے کہ وہ خاموشی کو لازم پکڑ لے۔

۴۹۳۸:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو ابو عبداللہ عیاش بن تمیم سکری نے بغداد میں ان کو ابو طالب عبدالجبار بن عاصم نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عمارہ بن غزیہ انصاری نے ان کو ابن شبرمہ نے کہ انہوں نے اسے سنا وہ حدیث بیان کر رہے تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور تین بار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو کلام کرتا ہو (اچھا کلام کر کے) غنیمت اور نیکی حاصل کرتا ہے یا پھر چپ رہ کر (غیر ضروری کلام کے گناہ سے) سلامتی میں رہتا ہے۔

۴۹۳۹:۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عیاش بن تمیم سکری نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے کہ مروی ہے ابن شبرمہ سے بے شک اس نے سنا اور وہ حدیث بیان کر رہے تھے۔

۴۹۴۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ یعنی احمد بن حنبل نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کہہ رہے تھے اے زبان تو اچھی بات کہہ فائدے میں رہے گی

مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں خبر دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کروے۔ آپ نے فرمایا آپ اپنے اوپر حسن کلام کو لازم کرلیں اور کھانا خرچ کرنے کو لازم کرلیں (یعنی کثرت کے ساتھ کھانا کھلائیں)۔

۴۹۳۴۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم بن فضل فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو مطعم بن مقدام نے ان کو نصیح عنسی نے ان کو رکب مصری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبارک بادی ہے اس شخص کے لئے جو اپنے علم کے ساتھ عمل کرتا ہے اور اپنے مال میں سے ضرورت سے زائد کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اور اپنے قول اور بات چیت میں سے ضرورت سے زیادہ کو روک لیتا ہے۔

۴۹۳۵۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن زید نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے ان کو احمد بن عبد الملک بن واقد حرانی نے ان کو حماد بن ابو الصہبا۔ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابوسعید خدری نے انہوں نے اس کو رسول اللہ تک مرفوع کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم زاد صبح کرتا ہے۔ بیشک جسم میں سے ہر عضو زبان کا انکار اور ناشکری کرتا ہے کہتا ہے کہ تم اللہ کے ساتھ شریک کرتی ہو ہمارے اندر رو کر۔ اگر تم سیدھی ہوتی تو ہم بھی سیدھے تھے اگر تم ٹیڑھی ہوگی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوں گے۔

۴۹۳۶۔۔۔ اور ابوبکر کی روایت میں ہے کہ حماد نے کہا کہ میں اس کو مرفوع ہی جانتا ہوں۔ فرمایا کہ اعضاء زبان کا انکار اور ناشکری کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم اللہ سے ڈرتی رہو ہم میں رہ کر اگر تم سیدھی ہوگی تو ہم بھی سیدھے ہوں گے اگر تم کجی کروگی تو ہم بھی کج ہو جائیں گے۔

۴۹۳۷۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو موسیٰ بن محمد بن حیان نے ان کو عبد الصمد بن عبد الوارث نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبد العزیز بن ورد اوردی نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے تھے تو انہوں نے کہا اے خلیفہ رسول یہ کیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھے کہاں کہاں ہلاکت کے ٹھکانوں پر پہنچایا ہے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جسم میں سے ہر چیز زبان کی حدت اور تیزی کی شکایت کرتی ہے۔

۴۹۳۸۔۔۔ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن سعد شعرانی نے ان کو محمد بن ابن سعدیہ شکر نے اور ابوبکر قرشی احمد بن محمد بن عمر نے ان کو ابوجعفر بن ابوفاطمہ نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو حسن نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مصیبت اور آزمائش قول اور بات کے سپرد ہوتی ہے۔ (یعنی زبان کی وجہ سے ہوتی ہے) ابوعبداللہ حافظ نے کہا۔ اس روایت میں ابوجعفر منفرد ہے۔ (ابوجعفر بن ابوفاطمہ مصری نے) شیخ احمد نے کہا کہ دوسرے طریق سے روایت کیا گیا ہے مثلاً۔

۴۹۳۹۔۔۔ ہمیں خبر دی کامل بن احمد مستملی نے ان کو اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو ابو ذرعہ احمد بن محمد دمشقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن سمیع نے ان کو ابن ابو عزیمہ نے ان کا نام محمد ہے۔ ان کو عطاء بن ابو رباح نے ان کو ابودرداء نے کہ انہوں نے کہا بے شک میں نہ بولتا ہوں نہ چوری کرتا ہوں نہ شراب پیتا ہوں پوچھا گیا کہ وہ کیسے؟ فرمایا کہ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ مصیبت قول کے ساتھ جڑی ہوئی ہوتی ہے۔ بندہ جس چیز کے بارے میں کہتا ہے کہ میں یہ کام نہیں کروں گا بس شیطان سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے اس کے پیچھے پڑ جاتا ہے اسی کے بارے میں حرص و لالچ دیتا ہے حتیٰ کہ اسی میں اس کو واقع کر دیتا ہے۔

یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن وقال صوابا

جس دن جبرائیل امین اور فرشتے بصورت صف کھڑے ہوں گے۔ نہیں کلام کر سکیں گے سوائے اس کے جس کو رحمن اجازت دے اور درست بات کرے۔ یہ حدیث والی بات صحیح بھی ہے۔

کیا تم نے یہ فرمان الٰہی نہیں سنا:

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔

زمانے کی قسم بیشک انسان خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے

اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔

تو بات صحیح بھی ہے۔ دونوں حدیثوں میں سے ایک کے الفاظ دوسری میں داخل ہو گئے ہیں۔

۴۹۵۵: ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبید اللہ حرفی نے بغداد میں ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عبدالصمد بن نعمان نے ان کو عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ بیشک ایک انسان تم میں سے کلام کرتا ہے اللہ کی رضامندی کے کلمہ کے ساتھ جس کی وہ پرواہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کرتا ہے اور بے شک ایک بندہ کلام کرتا ہے اللہ کی ناراضگی کے کسی کلمہ کے ساتھ حالانکہ وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا مگر وہ اس کے سبب سے جہنم میں گر جاتا ہے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے دوسرے طریق سے عبدالرحمن بن عبداللہ سے۔

۴۹۵۶: ... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق نے اور علی بن حمشاد نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن اسحق قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابراہیم بن حمزہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے اور عبدالعزیز بن محمد نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین حجاجی نے ان کو محمد بن اسحق بن ابراہیم نے ان کو ابن ابوعمر نے ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان کو یزید بن ہاد نے ان کو محمد بن ابراہیم بن عیسیٰ بن طلحہ نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بندہ البتہ کوئی کلمہ بولتا ہے اس میں وہ کوئی بات واضح نہیں کرتا مگر اس کے سبب سے وہ جہنم میں گر جائے گا اتنی دوری جیسے مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ اس کو مسلم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

۴۹۵۷: ... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو ابن دراوردی نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عمرو ابن علقمہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے ان کو بلال بن حارث نے بے شک اس نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

بے شک ایک تمہارا البتہ بولے گا کوئی کلمہ اللہ کی رضامندی کا حالانکہ وہ شخص گمان بھی نہیں کر سکے گا کہ وہ کلمہ پہنچ جائے گا اس مقام تک جہاں وہ پہنچا ہو گا لکھ دے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس کے لئے اپنی رضا لکھ دیں گے قیامت تک۔ اور بے شک ایک آدمی تمہارا البتہ کلام کر سکتا ایک کلمہ کی اللہ کی ناراضگی میں سے اس کو گمان بھی نہیں ہو گا کہ وہ ناراضگی کی اس حد تک پہنچ جائے گا جہاں تک پہنچا ہو گا لکھ دے اللہ تعالیٰ قیامت تک اپنی ناراضگی لکھ دے گا اس کے ذریعے۔

(۱) ... سقطت من المخطوط

دینار نے ان کو ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے ان کو انس نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات کو مجھے سیر کرائی گئی میں ایک قوم پر پہنچا جن کی قینچیوں سے جن کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ اے جبرائیل فرمایا کہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو وہ باتیں کہتے تھے جس پر خود عمل نہیں کرتے تھے۔ اور وہ کتاب اللہ کو پڑھتے تھے مگر خود اس کے ساتھ عمل نہیں کرتے تھے۔

۴۹۶۷: ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن علی خسرو گردی نے ان کو ابو بکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو علی بن روح نے ان کو ابوالنضر نے ان کو محمد بن جابر نے ان کو ربیع نے ان کو سفیان نے ان کو خالد بن سلمہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس رات کو جب مجھے سیر کرائی گئی تھی ایک ایسی قوم کے پاس پہنچا جن کے ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے میں نے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا کہ یہ قوم کے خطیب ہیں اہل دنیا سے یہ ایسے تھے کہ وہ لوگوں کو حکم کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے۔ اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو علی بن زید نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے۔

۴۹۶۸: ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو مجالد نے انہوں نے عامر سے وہ کہتے تھے کہ دنیا میں جس خطیب نے بھی خطبہ دیا تھا عنقریب قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کا خطبہ اس کے آگے پیش کریں گے اس نے اس سے جو کچھ ارادہ کیا تھا۔

۴۹۶۹: اور ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے "ح" کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو عنبری نے ان کو عباس دوری نے ان کو وہب بن خالد نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو مکحول نے ان کو ابو ثعلبہ خشنی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم لوگوں میں سے میرے نزدیک زیادہ محبوب اور تم میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور بے شک تم لوگوں میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ نفرت کے لائق اور مجھ سے سب سے زیادہ دور آخرت میں وہ ہے تم میں سے جس کے اخلاق سب سے برے ہوں گے وہ منہ سے بہت فضول گوئی اور بکواس کرنے والے زیادہ ہنسی مذاق کرنے والے منہ بنانے والے اور چھچھورے ہوں گے۔

اس امت کے بدترین لوگ:

۴۹۷۰: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ابو ہیثم نے ان کو ہارون بن عبداللہ قاضی نے ان کو عبداللہ بن شقیق نے ان کو ابو ہریرہ نے اس نے اس کو مرفوع روایت کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کیا میں تمہیں خبر نہ دوں اس امت کے بدترین لوگوں کے بارے میں؟ وہ فضول گوئی اور بکواس کرنے والے، زیادہ ہنسی مذاق کرنے والے اور چھچھورے بڑی بڑی زبان مارنے والے ہوں گے۔ کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ ان کے اچھے لوگ وہ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں گے

اس امت کے بدترین لوگ:

۴۹۷۱: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو [illegible] نعمان نے ان کو نافع بن عمر جمحی نے ان کو بشر بن عاصم بن سفیان ثقفی نے "ح"۔

۴۹۷۲: اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ایوب نے ان کو نافع بن عمر نے ان کو بشر بن عاصم ثقفی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ یزید اور شریح کی روایت میں ہے کہ نافع نے کہا میں نے اس کو دیکھا کہ انہوں نے اسے مرفوع قرار دیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے ان بلیغ مردوں

سے جو بیل چاٹتے ہیں اپنی زبان کے ساتھ جیسے گائے بیل اپنی زبان ناک میں داخل کر کے چاٹتے ہیں۔ اور یزید کی ایک روایت میں ہے۔ اور شرح کی کہ گائے بیل کا اپنی زبان کے ساتھ لقمہ چاٹنا۔ اور سب کچھ ہر طرف سے سمیٹنا۔

اس کو روایت کی ابوداؤد نے محمد بن سنان عوفی سے اس نے نافع بن عمر سے بطور مرفوع روایت کے۔

۴۹۷۳: ...... ہمیں خبر دی ابوجعفر کامل نے بن احمد بن مستملی نے ان کو خبر دی ابواسحاق ابراہیم بن احمد رازی نے بطور املاء کے اپنی کتاب میں سے ان کو محمد بن مسیب ارغیانی نے ان کو محمد بن ہاشم بعلبکی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو زید بن واقد نے ان کو بسر بن عبداللہ نے ان کو واثلہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس پر خوبصورت پوشاک تھی میں نہیں جانتا کہ میں نے کونسا آدمی دیکھا ہے جو میری نظروں میں اس سے زیادہ خوبصورت ہو چنانچہ جو بھی بات کرتے میں نے دیکھا کہ وہ یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے کلام کو کلام رسول سے اونچا کرے اس کے بعد وہ اٹھ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے گروہ کو پسند نہیں کرتا۔ یہ لوگ اپنی زبان کو گھماتے ہیں لوگوں کے لئے مثل گھمانے بیل کے اپنی زبان کو چرنے کے لئے (یا چارے کے لئے) (یعنی جیسے جانور زبان مار کر چارہ سمیٹتا ہے۔ ایسے اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں کو اور زبانوں کو آگ میں موڑے گا۔

۴۹۷۴: ...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ابن سرح نے ان کو ابن وہب نے ان کو عبداللہ بن مسیب نے ان کو ضحاک بن شرحبیل نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کلام کا ہیر پھیر اس لئے سیکھے تاکہ وہ اس کے ذریعے مردوں کے یا لوگوں کے دلوں کو قید کر سکے قابو کر سکے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی فرضی یا نفلی کوئی عبادت قبول نہیں کرے گا۔

بات میں اختصار کرنا بہتر ہے:

۴۹۷۵: ...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سلیمان بن عبدالحمید بہرانی نے کہ انہوں نے پڑھا اسماعیل بن عیاش کی اصل میں اور اس کو حدیث بیان کی محمد بن اسماعیل نے ان کے بیٹے نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو ضمضم نے ان کو شریح بن عبید نے ان کو ابوطیبہ نے ان کو عمرو بن عاص نے ایک دن انہوں نے کہا کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے زیادہ بات چیت کی۔ لہٰذا عمرو نے کہا اگر وہ بات کرنے میں اعتدال سے کام لیتا تو اس کے حق میں بہتر ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ البتہ تحقیق میں دیکھتا ہوں یا یوں کہا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں کلام میں اختصار کروں بیشک بات میں اختصار کرنا بہتر ہے۔

زبان کے ذریعے کھانے کمانے کی مثال:

۴۹۷۶: ...... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن غرزہ نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو ابوحیان نے ان کو مجمع تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن سعد کو اپنے والد سے کوئی کام تھا لہٰذا اس نے اپنی حاجت سے قبل کوئی بات چیت کی جس طرح لوگ کرتے ہیں پھر وہ سلسلہ کو جوڑتے ہیں اس بات سے جو ان کا مقصود کلام ہوتا ہے۔ جب وہ بات سے فارغ ہوئے انہوں نے کہا اے بیٹے آپ بات کر کے فارغ ہو گئے؟ بولے جی ہاں فرمایا کہ تو اپنی حاجت سے زیادہ دور نہیں تھا۔ اور میں تیرے بارے میں بے رغبت وبے تعلق نہیں ہوں جب سے میں نے تیرا یہ کلام سنا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا۔

(۴۹۷۲)۔۔۔ (۱) سقط من (ا) (۲)۔۔۔ سقط من (ا)

(۴۹۷۳)۔۔۔ (۱) فی (ا) عاتکۃ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر (۲۲/ ۷۰ رقم ۱۷۰) من طریق صدقۃ بن خالد بہ

(۴۹۸۵)۔۔۔ (۱) سقط من (ا)

کرے اسے روکنے والا کوئی نہیں ہے اور جو چیز تو روک لے اس کو دینے والا کوئی نہیں ہے۔ اور جو کچھ فیصلہ کرے اس کو کوئی رد کرنے والا نہیں ہے۔ اور کسی عزت دار کو اس کی عزت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔

۴۹۸۲:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفاء نے ان کو ابو محمد زکریا بن داؤد خفاف نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابراہیم بن عصمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو عوام بن جویریہ نے ان کو حسن نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار چیزیں ہیں وہ نہیں ملتیں۔ مگر بڑی مشکل کے ساتھ۔ خاموشی جو کہ اول عبادت ہے۔ اور تواضع وعاجزی۔ ذکر اللہ۔ اور شئی کی قلت۔

۴۹۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے نضر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم قاری نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن لہیعہ نے ان کو یزید بن عمرو نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حنبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پالی۔

روایت کیا ہے اس کو اسحاق حنظلی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے۔

۴۹۸۴:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو محمد سعدی نے ان کو سراج نے ان کو اسحاق نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

کم گوئی بڑی نعمت ہے:

۴۹۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید حافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو عبداللہ بن لہیعہ نے ان کو دراج نے ان کو ابن حجیرہ نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم ایسے بندے کو دیکھو جو دنیا سے بے رغبتی۔ اور کم گوئی کی نعمت عطا کیا گیا ہے پس اس شخص کے قریب ہو جاؤ بے شک وہ حکمت و دانائی دل میں القا کیا گیا ہے۔

۴۹۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر بن محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زھری نے ان کو علی بن حسین نے ــــ اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم قام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو وہیب نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو علی بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک انسان کے اسلام کی اچھائی اور خوبی میں سے ہے غیر ضروری امور کو ترک کر دینا۔

یہ حدیث مرسل ہے۔ "ح"۔

۴۹۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوبکر محمد بن محمد بن احمد بن رجاء ادیب نے اس کے اصل سماع میں سے اور ابوالقاسم علی بن حسن طہمانی نے ان لوگوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بیروتی نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے ان کو خبر دی قرہ بن عبدالرحمٰن نے زہری سے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لایعنی اور بے فائدہ امور کا ترک کر دینا انسان کے اسلام کی خوبی ہے۔ پہلی اسناد زیادہ صحیح ہے۔

(۴۹۸۲)...... (۱) فی (ب) یحیی — (۴۹۸۳)...... (۱) سقط من (ا)

(۴۹۸۶م)...... (۱) سقط من (ب) — (۴۹۸۷)...... (۱) سقط من (ا)

نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو چھوٹا کرنا فقیہ ہونے کی علامت ہے:

۳۹۸۸:۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابو وائل نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے۔ بے شک نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو چھوٹا کرنا آدمی کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔ کہتے ہیں علامت ہے۔

۳۹۸۹:۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو علی بن حسن بن زیاد تستری نے ان کو شریح بن یونس نے "ح" ان کو خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو احمد بن موسیٰ حمار نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو عبد الرحمٰن بن عبد الملک بن ابجر نے ان کو ان کے والد نے ان کو واصل بن حیان نے ان کو ابو وائل نے وہ کہتے ہیں ہم لوگوں کو خطبہ دیا عمار نے اور وہ بہت ہی بلیغ اور بہت ہی مختصر تھا۔ جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا اے ابو الیقظان البتہ آپ نے بہت ہی بلیغ اور مختصر خطبہ دیا اگر آپ تفصیل سے کلام لیتے تو بہتر ہوتا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ بے شک آدمی کا نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو چھوٹا کرنا علامت ہے اس کی فقاہت (فقیہ ہونے کی) پس لمبا کیا کرو نماز کو اور چھوٹا کیا کرو خطبے کو بے شک بیان میں کچھ تاثیر ہوتی ہے۔ (یا جادو کی سی تاثیر ہوتی ہے۔)

۳۹۹۰:۔۔ ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو انہوں نے مالک کے سامنے پڑھا۔ زید بن اسلم سے اس نے ان کے والد سے یہ کہ عمر بن خطاب ابو بکر صدیق کے پاس گئے وہ اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے تھے حضرت عمر نے کہا۔ ٹھہر جائیے اللہ آپ کو معاف فرمائے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے کہا یہی ہے جس نے مجھے کئی گھاٹوں پر لا کھڑا کیا ہے۔

۳۹۹۱:۔۔۔ کہتے ہیں اس میں جو انہوں نے مالک کے سامنے پڑھا۔ بے شک حال یہ ہے کہ سیدہ عائشہ زوجہ رسول اپنے بعض گھر والوں کے پاس عشاء کے بعد کسی کو بھیج کر کہتی تھیں کیا تم لوگ اپنے اعمال نامے کو آرام نہیں دیتے ہو۔

اکیلے رہنا برے ساتھی سے بہتر ہے:

۳۹۹۲:۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ابو عامر صالح بن رستم نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو احنف نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ذر کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ تسبیح پڑھ رہے تھے (یعنی سبحان اللہ) پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ خیر پر خیر لکھوانا کیا اچھا نہیں ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہاں بے شک اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے۔ پھر وہ اپنی تسبیح کی طرف متوجہ ہو گئے۔ پھر فرمایا خاموشی بہتر ہے شر اور برائی لکھوانے سے کیا ایسے نہیں ہے؟ میں نے کہا ہاں ہے۔ اس کے بعد فرمایا اچھا اور نیک ساتھی اکیلے ہونے سے بہتر ہے کیا یہ ٹھیک نہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں ایسے ہی ہے۔ اور فرمایا کہ اکیلا رہنا بہتر ہے برے ساتھی سے کیا یہ ٹھیک نہیں ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں ایسے ہی ہے۔

۳۹۹۳:۔۔ اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو محمد بن ہیثم قاضی نے ان کو ہیثم بن جمیل انطاکی نے ان کو شریک نے ان کو ابو الجمل نے ان کو صدقہ بن ابو عمران نے ان کو عمران بن حطان نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مسجد میں کوئی چادر اوڑھ کر اکیلے چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے کہا کہ اے ابو ذر یہ کیا وحدت تنہائی ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تنہائی بہتر ہے برے ساتھی سے۔ اور نیک ساتھی بہتر ہے خلوت سے اور خیر

(۳۹۸۹) (۱) فی (ب) الصلاۃ   (۳۹۹۲) (۱) سقط من (أ)   (۳۹۹۳) (۱) سقط من (أ)

پر خیر کو لکھوانا خاموشی سے بہتر ہے۔ اور خاموشی بہتر ہے برائی لکھوانے سے۔

۴۹۹۴ ...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو فضل بن محمد بن مسیب نے ان کو عبیداللہ عائشی نے ان کو دوید بن مجاشع نے ان کو غالب قطان نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو احنف بن قیس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا جو شخص زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب کم ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص زیادہ مذاق کرتا ہے ہلکا اور بے وزن ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص کسی شئی کو زیادہ کرتا ہے وہ اسی کے ساتھ پہچانا جاتا ہے۔ اور جو شخص زیادہ بولتا ہے اس کے کلام کی غلطی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور جس کی کلام کی غلطی زیادہ ہو جائے۔ اس کی حیا کم ہو جاتی ہے اور جس کی حیا کم ہو جائے اس کا تقویٰ اور پرہیز گاری کم ہو جاتی ہے۔ اور جس کی پرہیز گاری کم ہو جائے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۴۹۹۵ ...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو ابن وہب نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ نے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کہتے تھے کہ جو چیز تیرا مقصود نہیں ہے اس میں تو اعتراض نہ کر۔ اور اپنے دشمن سے تو علیحدہ رہ۔ اور نگاہ رکھ حفاظت کر تو جگری دوست کی۔ سوائے امین کے اس لئے کہ قوم میں سے جو امین ہوتا ہے کوئی چیز ان کے برابر نہیں ہو سکتی۔ اور فاجر و بد کردار کی صحبت اختیار نہ کرو ورنہ وہ اپنے فجور اور گناہوں کی آپ کو ہی تعلیم دے دے گا۔ اور فاجر کے آگے اپنا راز افشا نہ کرنا۔ اور اپنے معاملے میں ان لوگوں سے مشورہ کر جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

۴۹۹۶ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو اسحق بن حسین بن میمون نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومن کے گمراہ ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ اپنے رفیق اور ساتھی کو تکلیف پہنچائے لایعنی اور غیر مقصودی بات پر۔ اور یہ کہ لوگوں پر غصہ اور ناراضگی کرے اس بات پر جو کام خود کرے اور یہ کہ جو چیز اس پر اپنے نفس کی مخفی ہے وہ لوگوں کے آگے ظاہر کر دے۔

۴۹۹۷ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نے ان کو عمر نے انہوں نے فرمایا۔ مومن کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے وہ ہر بات بیان کر دے۔

۴۹۹۸ ...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ابوالولید نے ان کو قیس نے ان کو ابوحصین نے ان کو یحییٰ بن وثاب نے ان کو مسروق نے ان کو عبداللہ نے یعنی ابن مسعود نے انہوں نے فرمایا۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو فضول کلام سے آدمی کے لئے کافی ہے کہ وہ اپنی حاجت کو بیان کر دے۔

۴۹۹۹ ...... ہمیں خبر دی ابوطاہر نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو زائدہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو حدیث بیان کی آل عبداللہ نے کہ حضرت عبداللہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی یعنی عبدالرحمٰن کو اور فرمایا۔ کہ میں آپ کو وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے اور آپ کو آپ کا گھر ہی کافی رہے (یعنی باہر وقت ضائع کرنے کی بجائے گھر میں رہے) اور اپنی غلطی پر آپ کو رونا چاہئے۔ اور آپ کو اپنی زبان قابو رکھنا چاہئے۔

۵۰۰۰ ...... ہمیں خبر دی ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو یحییٰ بن سعید نے یہ کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کہا بے شک تم ایسے زمانے میں ہو۔ جس کے قراء قلیل ہیں اس کے فقہاء کثیر ہیں قرآن سمجھنے والا جس میں قرآن کی حدود کی حفاظت کی جا رہی۔ اور اس کے الفاظ کی طرف توجہ کم دی جا رہی ہے۔ جس

(۴۹۹۶) ...... (۱) فی الأصل (موسی)

(۴۹۹۷) ...... (۱) فی (ا) أبو عبدالرحمن (۲) ...... فی (ب) أمرا

زمانے میں سائل کم ہیں اور دینے والے زیادہ ہیں۔ اس زمانے میں لوگ نماز کو لمبا کرتے ہیں اور خطبے اور تقریر کو چھوٹا کرتے ہیں۔
اس زمانے میں لوگ اپنی خواہشات سے پہلے اپنے اعمال کو سامنے لاتے ہیں۔ اور عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ جس کے قراء کثیر ہوں گے مگر فقہاء یعنی قرآن سمجھنے والے قلیل ہوں گے۔ اس دور میں قرآن کے حروف کی حفاظت کی جائے گی اور قرآن کی حدود ضائع کی جائیں گی۔ مانگنے والے کثیر اور دینے والے قلیل ہوں گے۔ اس دور میں لوگ خطبے اور تقریر لمبی کریں گے اور اس میں نماز کو چھوٹا کریں گے لوگ اپنے اعمال کو سامنے کرنے سے پہلے اپنی خواہشات کو آگے لائیں گے۔

بحث اور جھگڑے سے متعلق ایک اہم حدیث:

۵۰۰۱ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو اسماعیل بن عبد الکریم صنعانی۔ ان کو ابراہیم بن عقیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو وہب بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس مسجد الحرام میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہب بن منبہ ان کے ساتھ تھے۔ پس ابن عباس اٹھے اور عطاء بن ابو رباح اور عکرمہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلا ئے گئے۔ جب مسجد کے دروازے کے قریب پہنچے۔ اچانک وہ کھڑے ہو گئے باہم جھگڑنے اور بحث کرنے لگ گئے ان کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ حضرت ابن عباس ان کے پاس کھڑے ہو گئے۔ اور عکرمہ سے کہا ابن منبہ کو میرے پاس بلاؤ انہوں نے ان کو بلا لیا حضرت ابن عباس نے اسے کہا کہ ان لوگوں کو نوجوان والی حدیث سنائیے ذرا انہوں نے کہا ٹھیک ہے وہب بن منبہ نے کہا کہ جب حضرت ایوب اور ان کے ساتھیوں کے درمیان جھگڑا سخت ہو گیا تو ایک نوجوان نے کہا جو ان کے ساتھ تھا۔ حضرت ایوب کے اصحاب سے جدال کے بارے میں سخت قول اور سخت بات کی پھر حضرت ایوب کی طرف آیا اور کہنے لگا۔ اور آپ اے ایوب تحقیق ہے اللہ کی عظمت میں اور اللہ کے جلال میں اور موت کے یاد کرنے میں وہ چیز جو تیری زبان کو شل کر دے اور تیرے دل کو توڑ دے اور تیری حجت کو کاٹ دے۔ کیا آپ جانتے نہیں اے ایوب۔ کہ کچھ اللہ کے بندے ایسے ہیں جن کو بات کرنے سے اللہ کے خوف نے خاموش کر رکھا ہے بغیر کسی بیماری کے اور گونگے پن کے۔ بے شک ان میں فصحاء بھی ہیں آزاد ہیں صاحب عقل بھی عالم ہیں اللہ کے بارے میں۔ اور اللہ کی آیات کے بارے میں۔ لیکن وہ جب اللہ کی عظمت کو دیکھتے ہیں تو ان کی زبانیں کٹ جاتی ہیں اور ان کے دل ٹوٹ جاتے ہیں اور ان کے حوصلے اور ان کے عقل اللہ کے خوف سے اور اس کی ہیبت سے اڑ جاتے ہیں۔ پھر جس وقت اس خاص کیفیت سے واپس ہوش میں آتے ہیں تو پھر وہ دوبارہ اللہ کی طرف لپکتے ہیں پاکیزہ اعمال کے ساتھ اور سچی نیت کے ساتھ۔
وہ اپنے نفسوں کو ظالموں میں شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ نیک ہیں برائی سے بری ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو تباہی کرنے والوں تعلق ختم کرنے والوں میں شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ عقلمند اور دانا ہیں اور متقی و پرہیزگار ہیں۔ لیکن وہ اللہ کے لئے کثیر عمل کو کثیر نہیں سمجھتے اور اس کے لئے قلیل پر راضی نہیں ہوتے۔ اور وہ اس کے لئے ہونے والے اعمال کو نہیں بتاتے۔ اور تم ان کو جہاں بھی پاؤ سخت کوشش کرنے والے۔ ڈرنے والے خوف کھانے والے نادم ہوتے ہیں۔

انسان پر لازم ہے کہ اپنی زبان پاک رکھے:

۵۰۰۲ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ابو نعیم نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو عبد اللہ بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر سے کہتے تھے۔ بے شک یہ حق ہے لازم ہے کہ انسان اپنی زبان کو پاک رکھے۔

(۵۰۰۱) ۔۔۔ (۱) سقط من (ب) ۔۔۔ (۲) ۔۔۔ سقط من (ا) ۔۔۔ (۳) ۔۔۔ فی (ب) علیہ
(۵۰۰۲) ۔۔۔ (۱) سقط من (ا)

۵۰۱۵: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو حسن بن مثنی بن معاذ عنبری نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے کہ بنو انس رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے کسی نے ان سے کہا کہ کیا آپ ہمیں حدیث بیان نہیں کرتے جیسے آپ غریب لوگوں کو حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس نے کہا اے بیٹے بے شک حال یہ ہے کہ جو شخص زیادہ باتیں کرتا ہے۔ چھوڑا جاتا ہے۔

۵۰۱۶: ہمیں خبر دی ابومحمد سوسلی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابومحمد فراء نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو عمرو بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے کہ دھرتی پر کوئی دو ایسے مسلمان نہیں ہیں مگر ان کے درمیان اللہ کی طرف پردہ ہے جب دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو کہتا ہے دور ہٹ جاؤ یا چھوڑ جاؤ تو وہ اللہ کے پردے کو چاک کر جاتا ہے اور اس کی عزت کی ہتک کرتا ہے۔

۵۰۱۷: اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوجعفر احمد بن احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو حسین بن علی نے ان کو زائدہ نے ان کو یزید بن ابو زیاد نے ان کو عمرو بن سلمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دو مسلمان ایسے نہیں ہیں مگر دونوں کے درمیان اللہ کی طرف ایک پردہ ہے۔ جب ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے سے جدائی کا کلمہ کہتا ہے وہ اللہ کے پردہ عزت کو پھاڑ ڈالتا ہے۔

ابوجعفر نے کہا۔ اور ہمیں خبر دی دوسری بار بطور موقوف روایت کے۔

شیخ احمد نے کہا کہ صحیح اور درست موقوف ہی ہے جیسے اعمش نے اس کو روایت کیا ہے؟

غیر مقصود کے درپے نہیں ہونا چاہئے:

۵۰۱۸: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابراہیم بن نصر نے ان کو ابوعلی فزاری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ہبیرہ بن عبدالرحمٰن نے کہ مجھے حضرت ابن عباس نے وصیت فرمائی تھی بعض کلمات کے ساتھ۔ البتہ وہ خوبصورت ہیں سرخ و سفید اونٹوں سے۔

اور مجھ سے کہا کہ اے ہبیرہ درپے ہو تو اس چیز کے جو تیرے لئے مقصود نہیں ہے یہ بات افضل ہے۔ اور نہ بے فکر رہ تو اپنے اوپر بوجھ سے۔ اور چھوڑ دے تو زیادہ تر کو اس میں سے جو تیرے لئے مقصود ہو یا ضروری ہو۔ یہاں تک کہ دیکھ تو موقع محل اس کے لئے بھی۔ بہت سے تکلف کرنے والے ہوتے ہیں صاف ستھرے حق کے ساتھ تحقیق کلام کیا انہوں نے معاملے میں جیسے غیر محل میں لہذا اختلاف کئے اور جھگڑا کر نام بردبار کے ساتھ نہ ہی بے وقوف کے ساتھ۔ اس لئے کہ بردبار دل میں تیرے ساتھ بغض رکھے گا اور بے وقوف تجھے ہلاک کر دے۔ اور یاد کر تو اپنے بھائی کو وہ جب تم سے چھپ جائے ہر اس طریقے کے ساتھ جو تجھے پسند ہو کہ وہ تجھے اس کے ساتھ یاد کرے جب تو اس سے چھپ جائے۔

اور چھوڑ تو اس کو ہر اس چیز سے جو تو پسند کرے کہ وہ تجھ کو چھوڑ دے اس سے اور عمل کر تو اس آدمی کی طرح جو یہ جانتا ہے کہ اس کو نیکیوں پر جزا ملے گی اور گناہوں پر پکڑ ہوگی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عجیب و غریب حکمت کی بات:

۵۰۱۹: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالطیب طاہر بن احمد تمیمی نے کہا اور نے میرے ماموں فضل بن محمد شعرانی نے ان کو عبید

(۵۰۱۷) (۱) سقط من (ا)　(۲) قط من (ا)

(۵۰۱۸) (۱) سقط من (ا)　(۲) سقط من (ا)

چیز کے بارے میں جس کے ساتھ فائدہ اٹھایا جائے خواہ وہ نصیحت ہو یا تنبیہ ہو تخویف ہو یا تذکیر ہو۔

۵۰۲۵: ہمیں اس کی خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم نے ان کو شیبان نے ان کو یونس نے ان کو ابوالعلم نے کہتے ہیں کہ حضرت لقمان سے کہا گیا۔ کہ آپ کی دانائی کیا ہے۔ فرمایا کہ جس چیز سے مجھے کفایت کی گئی ہو اس کے بارے میں میں سوال نہیں کرتا۔ اور جو میری ضرورت ہو اس کے پوچھنے میں تکلف نہیں کرتا یا میرے مطلب کی نہ ہو باوجود کہ نہیں پوچھتا۔

خاموشی حکمت و دانائی ہے:

۵۰۲۶: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو اسحاق بن حسن بن میمون نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے کہ لقمان حکیم حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس موجود تھے اور وہ زرہ بنا رہے تھے انہوں نے اپنے ہاتھ سے بنانا شروع کر دیا اور حضرت لقمان اسے دیکھ کر تعجب کرنے لگے۔ اور ان سے سوال کرنے کا ارادہ کیا مگر ان کی حکمت اور عقلمندی مانع ہوئی کہ وہ سوال کریں وہ جب اسے بنا کر فارغ ہو گئے تو ان کو اپنے نفس سے ملایا اور کہنے لگے کہ ہاں جنگ کی زرہ یہی ہے۔

لہٰذا حضرت لقمان نے کہا کہ خاموشی بھی حکمت و دانائی میں سے ہے مگر اس پر عمل کرنے والے کم ہوتے ہیں میں نے آپ سے پوچھنے کا ارادہ کیا تھا مگر میں پھر خاموش ہو گیا یہاں تک کہ آپ نے مجھے (سوال کرنے سے) کفایت کر دی یہ روایت صحیح ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت لقمان نے کہا تھا کہ خاموشی حکمت ہے مگر اس پر عمل کرنے والے کم ہیں۔

۵۰۲۷: تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوسعد زنجی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ساجی نے ان کو ابراہیم بن حسان نے ان کو ابوعاصم نے ان کو عثمان بن سعید کاتب نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاموشی حکمت ہے اور اس کے کرنے والے کم ہیں۔

اس میں عثمان بن سعید نے غلطی کی ہے اور صحیح جو ہے وہ ثابت کی روایت ہے۔

۵۰۲۸: ہمیں ابوزکریا بن ابواسحاق نے خبر دی ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن مسیب نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن خبیق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن اسباط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن اسباط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت حسن بصری نے تیس سال تک اسی طرح رہ کے دیکھے کہ ایک بار بھی نہیں ہنسے تھے اور پچیس سال تک کوئی مذاق نہیں کی۔

۵۰۲۹: کہتے ہیں کہ حسن بصری نے کہا کہ میں نے کئی ایسے لوگ پائے ہیں کہ میں ان کے نزدیک گویا چپ ہوں مگر بولتا ہوں۔

۵۰۳۰: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو ابوہلال نے ان کو حسن نے۔ انہوں نے کہا ہم لوگ ان لوگوں میں رہتے تھے۔ جو اپنے دلوں کو خرچ کرتے تھے اور اپنی زبانوں کی حفاظت کرتے تھے۔ اور بے شک ہم لوگ اب ایسے لوگوں میں باقی رہ گئے ہیں جو اپنی زبانوں کو چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے دلوں پر پیچھے گز ادا کرکے رکھتے ہیں۔

۵۰۳۱: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو معلی بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہا مورق عجلی نے۔ ایک ایسا امر ہے جس کی طلب میں میں بیس سال سے لگا ہوا ہوں۔ مگر اس پر قادر نہیں ہو سکا۔ اور میں اس کی طلب بھی ترک نہیں کروں گا۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کیا ہے اے ابومعتمر! فرمایا کہ خاموشی ہر اس چیز سے جس سے میرا مطلب نہیں ہے۔

۵۰۳۲: ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن عمرو بن بحیر رزی نے ان کو ابوبکر محمد بن عبدالوہاب نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن قرشی نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے ان کو ابوحیان تیمی نے کہتے ہیں کہ پہلے زمانے میں کہا جاتا تھا۔ عقل مند کے لئے مناسب ہے کہ وہ جس

(۵۰۲۵): (۱) فی (أ) (احمد) وهو خطأ (۲) سقط من (أ)

(۵۰۲۸): (۱) سقط من (أ) (۵۰۳۲): (۱) سقط من (أ)

نے ابوحیان تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے سنا تھا ربیع بن خثیم سے کہ کسی دنیوی معاملے کا ذکر کرتے ہوں مگر یہ کہ انہوں نے ایک دن کہا تھا کہ خو تیم میں کتنی مسجد یں ہیں۔

۵۰۳۹:... ہمیں خبر دی محمد بن حسین بن محمد بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عیسیٰ بن عمر نے انہوں نے کہا کہ گویا کہ انہوں نے ربیع بن خثیم کے سامنے کوئی شے ذکر کی لوگوں کے معاملے میں سے تو ربیع نے فرمایا اللہ کا ذکر بہتر ہے بہ نسبت دوسروں کے ذکر کے۔

۵۰۴۰: کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن مبارک نے ان کو یونس بن ابو اسحاق نے ان کو بکر بن ماعز نے یہ کہ ربیع بن خثیم کے پاس ان کی بچی آئی اور کہنے لگی اے میرے ابا جان میں کھیلنے جاؤں؟ جب اس نے کثرت کے ساتھ بار بار کہا تو بعض اہل مجلس نے ان سے کہا۔ اگر آپ اس بچی کو اجازت دے دیتے تو یہ بھی چلی جاتی۔

فرمایا کہ انشاء اللہ آج کے دن یہ نہیں لکھا جائے گا کہ ربیع نے اس کو حکم دیا تھا کہ وہ کھیلے۔

۵۰۴۱:... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو عثمان بن ابو شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدہ بن سلیمان کلابی سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں بیس سال تک حسن بن صالح بن محمد کی صحبت میں رہا میں نے کبھی ان سے کوئی ایسا کلمہ نہیں سنا جس کے بارے میں گمان کر سکوں کہ اس میں کوئی گناہ بھی ہے۔

۵۰۴۲: اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو ابراہیم بن رستم نے ان کو خارجہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں پچیس سال تک حضرت ابن عون کی صحبت میں رہا میں نے ان سے کبھی کوئی ایسا کلمہ نہیں سنا جس کے بارے میں گمان کر سکوں کہ اس میں گناہ ہے۔

۵۰۴۳:... ہمیں خبر دی ابو الحسن احمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد منیب نے ان کو حدیث بیان کی خالد بن محمد بن خلاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبید قاسم بن سلام سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عون نے لوگوں پر سرداری نہیں کی اگر چہ وہ سب لوگوں میں زاہد ترین تھے۔

اور البتہ تحقیق حضرت سلیمان تیمی ان سے بھی بڑے متبرک الصد یا تھے۔ ان کو گھر گھیر لیا تھا انہوں نے ان کو وہ پابجس اشیاء کی کہ استعمال کرتے۔

لیکن ابن عون نے لوگوں کی سیادت کی مگر زبان پر مکمل کنٹرول کر کے۔

۵۰۴۴: ... ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابو علی صواف نے ان کو احمد بن مغلس نے انہوں نے سنا احمد بن حنبل سے وہ کہتے ہیں کہ شعیب بن حرب کہتے ہیں کہ میں پانچ سو سے زائد مجالس میں حضرت عبدالعزیز بن ابو رواد کے ساتھ بیٹھا ہوں میں یہ گمان بھی نہیں کرتا کہ لکھنے والے فرشتے نے ان کے خلاف کچھ لکھا ہوگا۔ اور یہی بات ابو علی صواف نے بھی شعیب بن حرب سے روایت کیا ہے۔

۵۰۴۵: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے یحییٰ بن سعید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عبداللہ بن ابو جعفر نے ان کو ابو جلدہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو پایا تھا کہ وہ عمل کے لوگ تھے قول کے نہیں تھے۔ اور آج کے لوگ قول کے لوگ ہیں عمل کے نہیں ہے۔

۵۰۴۶: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید تعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھا۔ بے شک ان کو خبر پہنچی ہے کہ قاسم بن محمد سے فرمایا کرتے تھے میں نے لوگوں کو اس حال میں پایا تھا کہ وہ قول سے خوش نہیں ہوتے

(۵۰۴۶) (۱) ساقط من (ا)

سعید عبدالملک بن ابو عثمان زاہد سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا علی بن حسن فقیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ حضرت شبلی سے کہا گیا تھا کہ اے ابوبکر مجھے وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تیرا کلام تیرا اعمال نامہ ہے تیرے رب کی طرف لہٰذا تو سوچ لے کہ تو اس میں کیا لکھوا رہا ہے۔

۵۰۵۶:... میں نے سنا ابو عبدالرحمن سلمی سے انہوں نے سنا ابو نصر سے عبداللہ بن علی سے انہوں نے سنا احمد بن عطا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حسن سے وہ کہتے ہیں کہ سہل بن عبداللہ نے کہا جو شخص گمان کرتا ہے وہ یقین سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص لایعنی کلام کرتا ہے وہ صداقت سے محروم ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنے اعضاء کو اللہ کے حکم کے خلاف استعمال کرتا ہے وہ تقویٰ سے محروم ہو جاتا ہے۔

۵۰۵۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن علی نسوی سے وہ کہتے تھے کہ۔ انسان کا لایعنی کلام کرنا اس کے لایعنی عمل کروانے کا سبب بنتا ہے۔ اور انسان کا لایعنی عمل کرنا اس کو بامقصد عمل کے درجات سے گرا دیتا ہے۔

بے مقصد کلام کرنا اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے:

۵۰۵۸:... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابو العباس سراج سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا اسماعیل بن حارث سے انہوں نے سنا یعقوب بن اخی معروف سے وہ کہتے تھے کہ کہا تھا حضرت معروف کرخی نے کہ بندے کا لایعنی اور بے مقصد کلام کرنا اس کے لئے اللہ کی طرف سے رسوائی ہے۔

۵۰۵۹:... ہمیں حدیث بیان کی ابو سعد احمد بن محمد بن خلیل مالینی نے ان کو ابو الحسین اسماعیل بن عمر بن کامل نے ان کو احمد بن مروان نے یہ کہا کہ ہارون نے ان کو احمد بن خالد اجری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معروف کرخی سے وہ کہتے تھے کہ آدمی کا لایعنی اور بے مقصد کلام کرنا اللہ کی طرف سے ناراضگی ہے۔

۵۰۶۰:... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے انہوں نے سنا محمد ابن جعفر بن مطر سے انہوں نے محمد بن جعفر بن رمیس سے انہوں نے سنا محمد بن شجاع ثلجی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی نے مجھ سے کہا تھا لوگوں کی تعریف کرنے سے اپنی زبان کی اس طرح حفاظت کر جیسے تو برائی کرنے سے حفاظت کرتا ہے۔

۵۰۶۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو القاسم نصر آبادی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی سے مصر میں انہوں نے سنا محمد بن ابو عمران سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا معروف کرخی نے کہ تم اپنی زبان کی لوگوں کی تعریف سے ایسے حفاظت کرو جیسے تم ان کی برائی کرنے سے حفاظت کرتے ہو۔

۵۰۶۲:... ہمیں خبر دی ابو سعد سعید بن محمد شعیثی نے ان کو جعفر بن محمد بن حارث نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو یونس نے ان کو اسحٰق بن ابو اسرائیل نے ان کو معن بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک راہب سے کہا تھا۔ تمہیں کیا ہوا تم بات نہیں کرتے؟ اس نے کہا کہ میری زبان درندہ ہے اگر میں نے اسے چھوڑ دیا تو وہ مجھے کھا جائے گی۔

۵۰۶۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو علی بن عیاش نے ان کو یمان بن عدی نے وہ کہتے ہیں۔ کہ عبداللہ بن ابو زکریا ملک شام کے ایک عابد مخدوم کہتے تھے کہ۔

میں نے خاموشی سے زیادہ بہتر علاج سخت علاج کسی شئی کا عبادت میں سے نہیں کیا۔

۵۰۶۴ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن علی فقیہ نے امام شاشی سے ان کو ابوبکر بن ابوداؤد نے ان کو خیر بن عبید نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ارطاۃ بن منذر نے انہوں نے کہا کہ تکلف کرنے والے کی تین نشانیاں ہیں۔ جس بات کو نہیں جانتا اس کے بارے بولتا ہے اپنے سے اوپر والے سے جھگڑتا ہے۔ اور وہ چیز ہاتھ میں پکڑنے کی بات کرتا ہے جس کو پا نہیں سکتا۔

چار بادشاہوں کے چار کلمات:

۵۰۶۵ ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ محمد بن منصور بن ادیب جنگی نے ان کو امام ابو سہل محمد بن سلیمان نے ان کو ابو محمد دستوفی نے ان کو ابو العباس محمد بن یزید نے ان کو حدیث بیان کی یوسف بن تمیم نے ان کو صلت بن مسعود حجازی نے ان کو احمد بن موسیٰ نے ان کو سلیمان ابو اسحاق نے ابن مبارک سے ان کو ابوبکر بن عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ چار بادشاہ متفق ہیں ایک روم کا بادشاہ دوم فارس کا تیسرا چین کا چوتھا ہندوستان کا انہوں نے چار کلمات ایسے کہے جیسے انہوں نے ایک ہی کمان سے چار تیر نکالے ہیں۔ روم کے بادشاہ نے کہا۔
جب میں کوئی بات کہہ دوں تو وہ کلمہ میرا مالک ہوتا ہے اور جب میں نہ کہوں جب تک میں اس کا مالک ہوتا ہوں۔ فارس کے بادشاہ نے کہا۔ جو بات نہیں کہی میں اس پر زیادہ قادر ہوں اس بات سے جو میں کہہ چکا ہوں۔ چین کے بادشاہ نے کہا کہ جو بات میں نے نہیں کہی میں اس پر جو میں نے کہہ دی ہو اس کو جو بات میں کہہ چکا اس پر بادشاہ دوم ہوا ہندوستان کے بادشاہ نے کہا۔ میں حیران ہوتا ہوں اس شخص پر جو ایسا کلمہ بولتا ہے کہ اگر میں اس پر آگاہ ہو جاؤں تو اس کا نقصان ہوتا ہے اور میں اس سے درگذر کر لوں تو درگذر کرنا اس کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

۵۰۶۶ ہمیں خبر دی ابو القاسم طلحہ بن علی بن صقر نے بغداد میں ان کو شاکر بن عبداللہ مصیصی نے ان کو عمران بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن حسن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اصمعی سے وہ یہ شعر کہتے تھے اگر تجھے خاموشی اچھی لگتی ہے کوئی اچھی بات نہیں وہ تجھ سے قبل تمام اچھے لوگوں کو اچھی لگتی تھی۔ اور اگر تجھے تیری خاموشی پر ایک مرتبہ ندامت ہو بھی جائے تو کوئی بات نہیں۔ تم کلام کرنے پر کئی بار نادم ہو چکے ہو۔ بے شک خاموشی سلامتی ہے لیکن بسا اوقات کلام کرنا عداوت اور نقصان کا بیج بوتی ہے۔ جب ایک خسارے کا دوسرے خسارے سے بیج بو جائے تو اس کے ساتھ خسارہ وتباہی میں اضافہ ہوتا ہے۔

۵۰۶۷ میں نے سنا ابو عبدالرحمن سلمی سے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ شاذان سے۔ سنا انہوں نے سنا جعفر بن محمد خواص سے۔ سنا انہوں نے سنا جنید بغدادی سے وہ کہتے تھے کہ خاموشی کی مشقت اٹھانا حق بات کہنے سے زیادہ بہتر ہے۔ مجرد اور اکیلا رہنے کی مشقت وتکلیف آسان ہے جس طول نہ ارادہ سے شہوات پر صبر کر لینا زیادہ آسان ہے۔

نیک لوگوں کے دلوں پر ان کو طلب کرنے کے مقابلے میں۔

۵۰۶۸ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے اور ابو ہشیم نے بن حمزہ نے ان کو ابن ابی جملہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن ابو زکریا سے وہ کہتے تھے کہ میں نے بیس سال تک صبر کا اختیار کیا زبان کی اس سے قبل کہ میں قادر ہوں اس پر جو میں ارادہ کرتا ہوں۔

۵۰۶۹ فرمایا کہ مجلس میں کسی کی غیبت نہیں کی جاسکتی تھی۔ وہ فرماتے تھے اگر تم اللہ کا ذکر کرو گے تو وہ تمہیں محفوظ کر دے گا اور اگر تم لوگوں کا تذکرہ کرو گے تو تمہیں چھوڑ دے گا۔

لمبی فکر وسوچ جامع عمل ہے۔

۵۰۷۰ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان حناط نے ان کو علی بن عیسیٰ بزاز نے ان

فصل: ...اشعار سے اپنی زبان کی حفاظت کرنا

مسلمان آدمی کو چاہئے کہ وہ اشعار سے اپنی زبان کی حفاظت کرے خصوصاً ایسے اشعار جن میں کسی کی برائی بیان کی گئی ہو یا فحش اور بے حیائی کی باتیں ہوں یا جھوٹ ہو۔ بہر حال وہ شعر جس میں ان مذکورہ قبیح چیزوں میں سے کوئی شئی نہ ہو اس کی حیثیت اور حکم عام کلام والا ہے۔ مستحب ہے آدمی کے لئے کہ اس کی کثرت کرنے سے بچے تاکہ وہ اس میں مشغول ہو کر اس کو ترک نہ کر بیٹھے جو آدمی اسے جیسے قرآن مجید کی تلاوت سے ذکر اللہ سے۔

۵۰۸۶:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر انسان کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرے۔ اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں ابو کریب سے اس نے ابو معاویہ سے اس نے ابو سعید اشج سے اس نے وکیع سے اس نے اعمش سے اس نے اس میں یہ لفظ اضافہ کیا ہے قیحا یریہ اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۵۰۸۸:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو زکریا ساجی نے ان کو حارثی نے ان کو ابو ہلال راسبی نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اسلام میں (آنے کے بعد) شعر کہے اس حال میں کہ فحش گوئی کرنے والا ہو یا ہجو گو اس کی زبان ضائع اور بے کار ہے۔

۵۰۸۹:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو قزعہ بن سوید باہلی نے ان کو عاصم بن مخلد نے ان کو ابو الاشعث صنعانی نے ان کو شداد بن اوس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شعر گوئی کرے عشاء کے بعد اس رات اس کی نماز قبول نہیں ہو گی۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبد القدوس بن حبیب نے ابو الاشعث سے۔

اور ہم نے روایت کی ہے سیدہ عائشہ سے کہ وہ فرماتی ہیں کہ شعر گوئی (جو مذکورہ قبائح سے پر ہو) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ابغض الحدیث تھے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے سخت نفرت تھی۔)

۵۰۹۰:... ہم نے احادیث روایت کی ہیں ان اشعار کے بارے میں جو مباح اور جائز ہیں اور بعض کو ہم نے ان روایات کے مطابق جو ہمارے پاس پہنچی ہیں۔ ہم نے ان کو کتاب الشہادات کی میں۔ ساتویں جز میں روایت کیا ہے کتاب السنن میں سے جو شخص ان پر مطلع ہونا چاہے ان شاء اللہ وہ اس کی طرف رجوع کرے۔

۵۰۹۱:... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں جب ابلیس کو زمین پر اتارا گیا تھا تو اس نے پوچھا تھا۔ میرا عمل کیا ہوگا؟ فرمایا سحر اور جادو۔ اس نے پوچھا کہ میرا قرآن کیا ہوگا؟ فرمایا کہ شعر۔ اس نے پوچھا کہ میری کتاب کیا ہوگی؟ فرمایا کہ جسم کو گودنا اس میں نیل وغیرہ رنگ بھرنا۔ اس نے کہا کہ اس کا طعام کیا ہوگا؟ فرمایا کہ ہر مردار اور وہ جس پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا جائے۔ اس نے پوچھا کہ اس کا پینا کیا ہوگا؟ فرمایا ہر نشہ آور چیز۔

اس نے پوچھا کہ اس کا ٹھکانہ کیا ہوگا؟ فرمایا کہ بیت الخلاء۔ اس نے پوچھا کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا کیا ہوگا؟ فرمایا کہ بازار۔ اس نے پوچھا کہ اس کی آواز کیا ہوگی؟ فرمایا کہ بانسری اور راگ باجا۔ اس نے پوچھا کہ اس کا شکار کیا ہوگا؟ فرمایا کہ عورتیں ہوں گی۔

۵۰۹۲ اپنی اسناد کے ساتھ اس نے کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے عمر نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ سب سے بڑا ربا اور سود عزت کی گالی دینا ہے اور سب سے زیادہ سخت گالی ہجو اور برائی کرنا ہے وہ اس کو نقل کرنے والا دو گالی دینے والوں میں سے ایک ہے

۵۰۹۳ اپنی اسناد کے ساتھ اس نے کہا ہے کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو قتادہ نے کہ ایک آدمی نے ایک قوم کی ہجو اور اشعار میں برائی کی تھی حضرت عمر بن خطاب کے زمانے میں وہ آدمی آیا اور حضرت عمر نے اس پر اجازت طلب کی۔ لہذا حضرات عمر نے فرمایا کہ۔

پس حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کی زبان یا کلام تمہارے واسطے ہے۔ اس کے بعد اس آدمی کو بلایا۔ اور فرمایا کہ بچاؤ تم اپنے آپ کو اس بات سے کہ پیش کرو تم اس کے لئے وہ جو میں نے کہا ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں نے کہا ہے تیرے لئے لوگوں کے سامنے تم کہ دوبارہ پھر ہجو کا ارتکاب کرے۔

۵۰۹۴ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو شعبہ نے ان کو عون نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو جعفر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان اپنے عہد میں اشعار میں کسی کی برائی بیان کرنے والے کو سزا دیتے تھے۔

۵۰۹۵ ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی حامد بن محمد رفاء نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان بن عبدالرحمن نے ان کو اعمش نے عمرو بن مرہ سے ان کو یوسف بن ماہک نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے بڑا مجرم وہ ہے جو کسی کی ہجو اور برائی اشعار میں کہے کیونکہ وہ اس طرح کر کے پورے قبیلے کو برا بنا دیتا ہے۔ اور کسی کو اس کے باپ سے نفی کر دیتا ہے۔ کسی کی ماں پر تہمت لگا دیتا ہے۔

گانا گانے والے کی شہادت:

۵۱۱۳ــــ ہم نے روایت کی ہے صحابہ کی جماعت سے سر کے ساتھ انکا اشعار کہنا۔
یہ وہ اشعار ہوتے تھے جو انشاد (معنوی طور پر غلط میں حرام نہیں ہوتے تھے) بلکہ حلال ہوتے تھے۔ اور ان کے ساتھ سر لگانا یا ترنم کے ساتھ پڑھنا بعض اوقات میں ہوتا تھا۔ بعض اوقات میں نہیں ہوتا تھا۔ اگر ان کے ساتھ گانا گایا ہوتا تو (اسلام میں) گانے کو ایک صنعت کے طور پر لیا گیا ہوتا۔ جس کو اپنایا جاتا۔ اور اس پر عمل ہوتا۔ اور ان میں ہر صحابی کی طرف کوئی گانا منسوب ہوتا اور اسی کے نام سے مشہور ہوتا۔
پس تحقیق فرمایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ گانا گانے والے کی شہادت جائز نہیں ہے۔ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ گانا مکروہ کھیل ہے جو کہ باطل کے مشابہ ہے۔ اور بے شک جس شخص نے بھی یہ کام کیا وہ حماقت و بے وقوفی کی طرف منسوب ہوا۔ اور مروت اور اخلاق گراوٹ کی طرف منسوب ہوا اور جس نے اس پیشے کو اپنے لئے پسند کیا بے عزت ہوا۔ اگرچہ واضح تحریم کے ساتھ حرام نہ بھی ہو۔
شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اگر اس طرح اشعار گانے کو ہمیشہ نہ کرے مگر اس پر اوتار پیٹے (ڈھولک دف وغیرہ آلات موسیقی استعمال کرے) تو یہ کسی حال میں بھی درست نہیں ہے۔ ناجائز ہے۔ کیونکہ گانے کے بغیر بھی یہ آلات بجانا ناجائز ہے۔

۵۱۱۴ــــ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو حاتم نے ان کو مالک بن ابومریم نے ان کو عبدالرحمن بن غنم اشعری نے ان کو رسول اللہ نے کہ انہوں نے فرمایا۔ البتہ ضرور کچھ لوگ میری امت میں سے شراب پئیں گے۔
اس کو اس نام کے علاوہ کوئی نام دیں گے اور ان کے سروں پر گانے بجانے کے آلات پیٹے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دیں گے اور ان میں بعض کو بندر اور بعض کو سور بنا دے گا۔

۵۱۱۵ــــ ہم نے روایت کی ہے اس معنی میں عطیہ بن قیس سے ان کو عبدالرحمن بن غنم نے ان کو ابو عامر نے ان کو ابو مالک نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ ضرور ہوں گے میری امت میں وہ لوگ جو حلال سمجھیں گے ریشم کو اور شراب کو اور گانے بجانے کے آلات کو۔ اس کے بعد وہ ذکر کیا جو ان کے بعض پر ہوگا غضب اللہ کی ناراضگی۔ اور بعض پر شکلیں بدل جائیں۔ اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے بخاری نے صحیح میں۔

۵۱۱۶ــــ پس ہم نے روایت کی ہے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا۔
بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے اوپر حرام کر دیا ہے شراب کو اور جوئے کو اور الکوبہ کو یہ طبل اور ڈھولک ہے۔ یا بڑا ڈھول۔

۵۱۱۷ــــ اور یہ حدیث روایت کی گئی ہے عبداللہ بن عمرو کی حدیث سے اس میں مقن اور عود کا اضافہ کیا ہے۔ ابن اعرابی نے کہا ہے کہ مقنین کہتے ہیں مقنین پینا جس کو حبشی زبان میں طنبورہ کہتے ہیں۔ (ان سب سے مراد بجانے کے آلات ہیں۔)

۵۱۱۸ــــ اور ہم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن عمر سے ان کا قول۔ کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے حق کو نازل کیا تاکہ وہ اس کے ذریعے باطل کو ختم کرے اور اس کے ساتھ کھیل کو اور مستر کو اور "زمارات" مزامیر۔ اور "کنارات" کو باطل کر دے اور مزامر یا مزاہر ان لکڑیوں کو کہتے ہیں جس کے ساتھ ڈھول بجایا جاتا ہے۔ اور کنارات کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ دف ہیں یعنی ڈھولک یعنی چھوٹا ڈھول۔

۵۱۱۹ــــ اور ابن اعرابی نے کہا ہے کہ "کوبہ" کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ طبل اور ڈھول ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوبہ "نرد" ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ "بربط" ہے یہ وہ ہے جو میں نے کتاب الغریبین میں پڑھا ہے۔

۵۱۲۰ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو مسلم عبدالرحمن بن مہران حافظ زاہد نے ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن حسن بن قتیبہ نے

ان کو اسماعیل بن اسرائیل صاحب اللؤلؤ نے ان کو عمرو بن ابو عثمان سوتی نے ان کو ابو الشیخ حسن بن عمر نے ان کو میمون بن مہران نے بیان کیا نافع نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عمر کے ساتھ تھا ایک سفر میں۔ انہوں نے کہیں سے زمارہ بجانے کی آواز سنی یا موسیقی کی آواز سنی تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ لئے اور علیحدہ ہو گئے ایک طرف جہاں اس کی آواز نہ آئے۔ اور انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے جب اس کی مثل آواز سن لیتے تھے۔ عبداللہ بن جعفر اس روایت کی متابعت روایت لائے ہیں۔

جعفر رقی روایت کرتے ہیں ابو الملیح سے۔ مجرم نے روایت کی ہے حدیث سلیمان بن موسیٰ سے اور مطعم بن مقدام سے وہ نافع سے اور حضرت نافع نے کہا کہ ہم نے نکاح کے لئے دف بجانے کی رخصت دی ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دف یا ڈھول بے شمار مقاصد کے لئے ہوتا ہے ایک تو بجانا گانے کے لئے (جس کا مقصد کھیل اور لہو ہے) یہ ناجائز ہے۔ اور دوسرا دف یا ڈھول بجایا جاتا ہے نکاح کے لئے یعنی نکاح کے اعلان کے لئے اور اس کی تشہیر کے لئے یہ بھی جائز ہے (لیکن واضح رہے کہ اس موجودہ دور میں شادی یا نکاح کے موقع پر جو ڈھول یا دف بجائے جاتے ہیں اس بجانے کا مقصد اعلان نکاح یا تشہیر نکاح ہرگز نہیں ہوتا بلکہ وہ تو دیگر ذرائع سے ہو چکا ہوتا ہے یہ محض کھیل تماشے کے لئے ہوتا ہے اس لئے یہ ناجائز ہے خلاف سنت ہے یہ حرام ہے۔ مترجم)

اسی طرح ڈھول بجانا کسی مجاہدوں اور غازیوں کو رخصت کرنے کی اطلاع دینے کے لئے ہوتا ہے۔ یہ حجاج کی روانگی کی اطلاع کے لئے یا ان کے آنے کی اطلاع کے لئے۔ یا عید وغیرہ کی اطلاع کے لئے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب لہو ولعب کے لئے اور کھیل تماشے کے لئے نہیں ہے لہذا ممنوع نہیں ہے۔ اور جہاں یہ آلات بجانا محض کھیل تماشے کے لئے ہو گا وہ ممنوع ہو گا۔

شیخ حلیمی نے فرمایا خبردار بے شک ڈھول بجانا جب حلال ہے تو مردوں کے لئے حلال ہے۔ اور دف اور ڈھولک بجانا صرف عورتوں کے لئے حلال ہے۔ اس لئے کہ اصل میں یہ عورتوں کے کاموں میں سے ہے۔

۵۱۲۱: تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے عورتوں کے ساتھ مشابہت بنانے والے مردوں پر۔

۵۱۲۲: فرمایا کہ بہر حال تصفیق کرنا (تالی بجانا) وہ مکروہ ہے مردوں کے لئے اس لئے کہ وہ ان چیزوں میں سے ہے جس کے ساتھ عورتوں کو مخصوص کیا گیا ہے۔ اور مردوں کو منع کر دیا گیا ہے۔ عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے جیسے مردوں کو ریشم پہننے سے منع کر دیا گیا ہے اور زعفران رنگ کے کپڑے پہننے سے منع کر دیا گیا ہے۔

۵۱۲۳: ... بہر حال رقص کرنا (ناچنا) اگر اس میں تکسر نہ ہو تخنث نہ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تکسر کا مطلب ہے ٹوٹ جانا) اور تخنث کا مطلب ہے ہیجڑا بن جانا عورتوں کی طرح باتیں کرنا۔ اگر یہ کیفیات نہ ہوں تو جائز ہے۔ (مترجم) (اس بارے میں روایت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمایا تھا تو ہمارا مولیٰ ہے تو انہوں نے حجل کی حجل وہ یہ ہوتی ہے کہ ایک پیر اٹھا کر دوسرے کے قریب لانا یا اوپر رکھنا فرح اور سرور کی وجہ سے۔

اور آپ نے جعفر سے فرمایا تھا تم صورت میں میری طرح ہو لہذا تم حجل کرو۔

اور حضرت علی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں لہذا تم حجل کرو۔

(حجل کا مطلب ہوتا ہے ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پاؤں پر چلنا یا اچھلنا) اور رقص کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے۔ مترجم)

گانا وغیرہ امور کہاں حلال ہیں؟ کہاں حرام ہیں؟ اور دیگر متعلقات کی تحقیق

بہر حال الحدی یہ گانے کا استعمال، وہ محض وزن شعری کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور کوئی نغمہ یا مستقیم کرنے کی طرف فقط۔ اس کا استعمال

راگ یا گانے سے نہیں ہوتا اور نہ ہی غافل کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اکیلے اور انفرادی طور پر وہ ان چیزوں میں سے نہیں ہے جس کے ساتھ کانوں کو اور سماعت کو لذت حاصل ہو۔ اور نہ ہی سماعت کو ان میں رغبت ہوتی ہے۔ مگر موسیقی کی اور مزہ کی اور بجانے کے آلے کی آواز ایسی نہیں ہوتی بلکہ وہ اس سے مختلف ہوتی ہے کیونکہ اس سے مقصود راگ ہوتا ہے آواز کو اچھا کرنا ہوتا ہے۔ اور خوشی و سرور میں لانا ہوتا ہے۔ اور مقصود غفلت و مشغولیت ہوتا ہے۔ اور سماعتیں اس کے ساتھ لطف اندوز ہوتی ہیں۔ اگرچہ اس کے ساتھ قول اور الفاظ بھی ہوں۔ جب کہ چوگان کے ساتھ ضرب اس کے سیدھے حصے پر ہوتی ہے یہ ضرب اور ٹھوڑی کے ساتھ پلیٹ یا تھالی پر ضرب برابر ہیں۔

شیخ حلیمی اور گانے کی حلت و حرمت کی تحقیق

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ہر گانا خواہ وہ حلال ہو یا حرام وہ باطل ہے

یعنی ایسی چیز ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف قربت نہیں ہے۔ اور اس شے میں یہ صلاحیت بھی نہیں ہے کہ اس کے ساتھ اللہ کے قرب کا ذریعہ ہو سکے۔ گانے کی یہی صفت ہے بس یہ بات ضروری نہیں ہے کہ جس چیز کو باطل کا نام دیا جائے وہ حرام ہو۔ مثال کے طور پر چوگان کھیلنا بلے وغیرہ کے ساتھ کھیلنا باطل ہے۔ مگر مکروہ یا حرام نہیں ہے اسی طرح کشتی لڑنا اور لڑ کر ایک دوسرے کو زمین پر پچھاڑنا مکروہ یا حرام نہیں ہے۔ اس بارے میں شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل سے کلام کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اگر صوت حسن جو گانے کے ساتھ کوئی صحیح غرض شامل ہو جائے تو اس وقت وہ گانا باطل نہیں رہے گا مثال کے طور پر کسی آدمی کو وحشت اور خوف اور زرد کی بیماری ہے۔ یا کوئی ایسی بیماری جو انسان کی فکر اور سوچ کو لاحق ہو جاتی ہے۔ اور کوئی حکیم حاذق اور ماہر ڈاکٹر یہ مشورہ دیتا ہے کہ اس کا علاج اور سکون و دوری اور خوشی کو دور کرتا ہے یہ گانا گانے تا کہ اس کو فرحت و سرور حاصل ہو اس کے ذریعے تو اس کا سینہ کھل جائے گا۔ ایسی صورت میں اس سے باطل کا نام اٹھ جائے گا اس حالت میں اس سے بلکہ اس کے ساتھ حق کا نام اولی ہوگا۔ فرمایا اس کی مثال ایسی ہے کہ کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ حدار بھی غنا اور گانے کی ایک قسم ہے۔ اور یہ راگ گانے اور سر کے ساتھ اونٹوں کو ہانکنا اور چلانا۔ (مترجم)

لیکن جب اس میں معقول فائدہ تھا اور وہ اونٹوں کو قوی کرنا اور مسافت والا سفر کرنے کے لئے تو اس سے باطل کا نام زائل ہو گیا لہذا اسی طرح جس چیز کے ساتھ نفس انسانی کی اور فکر انسانی کی اصلاح مقصود ہوگی بطریق اولیٰ اس سے باطل کا نام زائل ہو کر ختم ہو جائے گا۔

شیخ احمد کا قول:

شیخ احمد نے فرمایا: اس مذکورہ تحقیق و توضیح کی بنیاد پر اگر کوئی آدمی اہل نسک میں سے ہو اہل عبادت ہو اس پر ان کے احوال میں سے کوئی حال اس پر غالب آجائے۔ جیسے خوف ہے۔ امید ہے۔ محبت ہے۔ شوق ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو وہ گانا گاتا ہے۔ جیسے کہا گیا ہے اس کے حال کی مثال میں بعض اوقات میں۔ اس کے ساتھ وہ جس حال میں کیفیت لگا ہوا ہے خوف وغیرہ سے جس میں برے خاتمے یا برے انجام کا خوف ہے جیسے پیچھے گزر چکا ہے۔ یا حزن و غم ہے اس کے سابقہ اور گذشتہ یا ماضی ہو سے یا شوق ہے ان چیزوں کی طرف جو اللہ نے آخرت میں اپنے بندوں کے لئے تیار کر رکھی ہیں۔ یا خوش ہوتا ہے ان چیزوں سے جو نصوص سے جو اس بارے میں کی گئی ہیں۔ ان بعض کے مقابلے میں جو اس کے مشابہ و مقابل میں خوف اور حزن ہے۔ (تو اس کا کوئی ایسا علاج کرنا جس سے) اس کا حال معتدل ہو جائے خوف سے اور امید سے۔ غم سے اور خوشی سے جس سے اس کو وہ کیفیت حاصل ہو جائے جس سے اس کو اطاعت کی توفیق میسر ہو۔ اور وہ محفوظ ہو جائے اس برے انجام سے جس کا خوف رہتا ہو۔ یا غم سے کم ہی سے عبادت میں جو اس سے کوتاہی واقع ہوتی ہے۔ لہذا اس امت کے سلف کی ایک جماعت نے (ایسا علاج) کیا ہے۔ اور نہیں مکروہ قرار دیا انہوں نے مگر اس شخص کے لئے جو ان مذکورہ مقاصد سے خارج ہو اور ان وجوہ سے جو اس کے مفہوم میں داخل کی گئی ہیں۔

۵۱۲۴: کہا ہے شیخ نے۔ اور اس میں جو میں نے پڑھا ہے ابو عبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی رحمہ اللہ کے سامنے۔ انھوں نے کہا۔ میں نے پوچھا تھا امام ابو سہل محمد بن سلیمان سے سماع کے بارے میں۔ انھوں نے فرمایا کہ سماع اہل حقائق کے لئے مستحب ہے۔ اور اہل ورع و تقویٰ کے لئے مباح ہے۔ اور فاسقوں کے لئے اور جو اس کا انداز مجبور ہنستے ہیں ان کے لئے مکروہ ہے

۵۱۲۵: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابو حفص مستملی عمر بن حفص سدوسی نے ان کو ابو کریب نے ان کو محمد نے یحییٰ بن اسحاق نے ان کو عبداللہ نے یعنی ابن مثنی بن انس بن مالک نے ان کو ان کے چچا ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا انس بن مالک سے وہ فرماتے تھے۔ براء بن مالک خوبصورت آواز والا جوان تھا بعض سفروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رجز پڑھتا تھا۔ (خاص قسم کے اشعار) ایک مرتبہ وہ رجز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اچانک وہ عورتوں کے قریب سے گزرا یا قریب ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچنا تم اپنے آپ کو شیشے کے برتنوں سے۔ دو مرتبہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ رک گیا محمد بن اسحٰق نے کہا کہ مکروہ ہے کہ عورتوں کو ایسی آواز سنائی جائے ابو حفص نے کہا کہ یہ بڑی جلیل القدر حدیث ہے۔

چیز راوی بھول گیا ہے سفیان نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ بارش طلب کرتا ہے ستاروں کے طلوع و غروب سے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں علی مدینی سے اس نے سفیان سے۔

چار چیزیں جاہلیت کے امور میں سے ہیں:

۵۱۲۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو ابو عامر عقدی نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن یزید ریاحی نے ان کو ابو عامر نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابو سلام نے وہ کہتے ہیں کہ ابو مالک اشعری نے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ بے شک میری امت میں چار چیزیں جاہلیت کے امور میں سے وہ جنہیں چھوڑنے والے نہیں ہیں حسب نسب میں فخر کرنا۔ نسبوں میں طعن کرنا۔ ستاروں کے ساتھ بارش طلب کرنا۔ میت پر بین کرنا بین کرنے والی عورت اگر موت سے پہلے پہلے توبہ نہ کرلے تو وہ قیامت کے دن جب اٹھے گی تو اس پر کرتا ہوگا پاجامہ پگھلائے ہوئے تانبے سے۔ لب اس پگھلے ہوئے تانبے کے پاجامے ہوں گے اس کے بعد اس پر زرہیں لپالی جائیں گی آگ کے شعلے سے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابان کی حدیث سے اس نے یحییٰ بن ابو کثیر سے۔

اگر اس کا معارضہ کیا جائے حدیث رسول کے ساتھ جو بنی ہاشم کے منتخب کئے جانے کے بارے میں ہے۔ تو تحقیق شیخ حلیمی نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد فخر نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ان کے مراتب و منازل ہیں۔ جیسے مثال کے طور پر ایک آدمی کہتا ہے کہ میرا باپ فقیہ تھا تو اس کی مراد فخر نہیں ہوتی بلکہ یہ کہ وہ اس کے حال کی تعریف بتاتا ہے اور اس کی کیفیت بتایا ہے اس کے ماسوا اس کا اور کوئی مطلب مراد نہیں ہوتا۔ اور کبھی اس کی مراد و سمجھے سے اللہ کی نعمت کی طرف اشارہ ہوتا ہے جو اس کی اپنی ذات پر اور اس کے باپ دادے پر ہوتی ہے یہ بطور شکر کے کرتا ہے اس میں اس کی طرف سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور نہ ہی اس میں اس کی طرف سے کوئی فخر ہوتا ہے۔

۵۱۲۳:...... ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے اور مسعودی نے ان کو علقمہ بن مرثد حضرمی نے ان کو ابو الربیع نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چار کام امور جاہلیت میں سے لوگ ان کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے نسبوں میں طعن کرنا۔ میت پر رونا بین کرکے ستاروں کی تاثیر کا قائل ہونا۔ خارش والے اونٹ کی خارش متعدی کرنا (یعنی بیماریوں کا ایک سے دوسرے کو لگنے کا عقیدہ رکھنا۔) کہ ایک کو خارش ہو ایک سو کو وہ لگا دیتا ہے (یہ خیال رکھنا مگر یہ تو بتائیں کہ) پہلے والے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ جعفر بن عون نے مسعر سے اس نے علقمہ سے اس کو موقوف کیا ہے۔

عاقبت برباد کرنے والی پانچ چیزیں:

۵۱۲۴:...... ہمیں خبر دی ابو الفتح محمد بن احمد بن ابو الفوارس حافظ نے بغداد میں ان کو محمد بن جعفر انباری نے ان کو محمد بن احمد بن ابو العوام ریاحی نے ان کو ان کے والد نے ان کو حارث بن نعمان نے ان کو ابو زرعہ حجری نے ان کو سعید بن ایوب نے ان کو ابن عجلان نے۔ ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ چیزیں۔ قوام الظہر میں سے ہیں (ان امور میں سے جو کمر توڑ دیتے ہیں مراد ہے کہ عاقبت برباد کر دیتے ہیں۔)

(۵۱۲۲)...... (۱) فی (ب) غروبها

(۵۱۲۳)...... (۱) فی ب (مزید) وهو خطأ

والحدیث أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۳۹۵)

شیخ احمد نے کہا: بعض ان روایات میں سے جو اس باب میں داخل ہیں۔ (یہ ہیں۔)

٥١٤٩: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو احمد بن یونس نے ''الآثار'' اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن شریک کوفی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو حسن بن عمرو فقیمی نے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن یزید نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کامل مومن نہ تو طعنہ زنی کرنے والا ہوتا ہے نہ ہی لعنت کرنے والا نہ فحش گو ہوتا ہے نہ ہی بیہودہ گو بد زبان ہوتا ہے۔

اور قتادہ کی ایک روایت میں ہے نہ فحش گوئی کرنے والا اور بیہودہ گوئی کرنے والا ہوتا ہے۔

لعنت کرنے کی مذمت:

٥١٥٠: ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابو معروف نے ان کو ابو سہل اسفرائنی نے ان کو ابو جعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومن لعن طعن کرنے والا گالی اور بیہودہ گوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔

٥١٥١: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن یوسف اور ابوالحسین بن ابوعلی سقا نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو علاء بن عبدالرحمن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیق کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ہارون بن سعید سے اس نے ابن وہب سے اور کہا محمد بن جعفر علائی نے اس حدیث میں کہ مومن کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔

٥١٥٢: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے انہوں نے کہا کہ خلیفہ عبدالملک بن مروان بی بی ام درداء کے پاس آدمی بھیجتے تھے وہ آکر ان کی عورتوں کے پاس رات گزارتی تھیں اور وہ خود بھی ان سے (دینی مسائل پوچھتے تھے) ایک مرتبہ وہ رات کو اٹھے اور خادم کو بلایا اس نے دیر کر دی لہذا عبدالملک نے اسکو لعنت کی بی بی ام درداء نے سنا تو فرمایا کہ لعنت نہ کر بے شک ابودرداء نے مجھے حدیث بیان کی تھی کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بے شک لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ تو سفارشی ہوں گے نہ ہی گواہ ہوں گے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے اس نے عبدالرزاق سے۔

٥١٥٣: ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ثابت بن ضحاک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان جس چیز کا مالک نہیں ہے اس کی نذر ماننا بھی نہیں ہے اور مومن کو لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی مثل ہے اور جو شخص دنیا میں اپنے آپ کو قتل کرے (خودکشی کرلے) قیامت میں اسی چیز کا عذاب دیا جائے گا۔ اور جو شخص اسلام کے علاوہ غیر اسلامی ملت کے ساتھ قسم کھائے جھوٹی قسم۔ وہ ایسے ہے جیسے اس نے کہا۔ اور جس نے مومن سے کہا اے کافر وہ اس کو قتل کرنے کی مثل ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے ذکر کیا معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ثابت بن ضحاک نے مرفوع کیا ہے نبی کریم تک پھر اس نے اسی کا معنی ذکر کیا ہے علاوہ اس کے کہ اس نے نذر کا ذکر نہیں کیا۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ایوب سے اور یحییٰ بن ابوکثیر سے۔

(٥١٤٩) (١) في ب: مرفوعا وهو خطأ (٢) سقط من ا أخرجه الحاكم (١/ ٤٢) من طريق الأسود

لعنت بعض صورتوں میں لعنت کرنے والے شخص کی طرف لوٹ جاتی ہے:

۵۱۶۲ ...... ہمیں خبر دی ابو علی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد و احمد بن صالح نے ان کو یحییٰ بن حسان نے ان کو ولید بن رباح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نمران سے وہ ذکر کرتے تھے ام درداء سے وہ کہتی تھیں کہ میں نے سنا ہے ابودرداء سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ بندہ جب کسی شئی کو لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے اس کے بعد دائیں بائیں گھومتی ہے۔ پس جس وقت اس کو کوئی راستہ نہیں ملتا تو پھر وہ اس کی طرف جاتی ہے جس کے لئے لعنت کی گئی تھی اگر وہ اس کا اہل ہوتا ہے تو ٹھیک ورنہ وہ کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے۔

کہا ابوداؤد نے اور کہا مروان بن محمد نے یعنی رباح بن ولید نے انہوں نے ان سے سنا اور یہ ذکر کیا کہ یحییٰ بن حسان بھی ان میں ہیں۔ اور اسی مفہوم میں ابوالعالیہ کی حدیث بھی ہے۔ اور وہ مروی ہے اور یہ مذکور ہے ہوا کو گالی دینے کی فصل میں۔

۵۱۶۳ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو حسین جعفی نے عمر بن ذر نے ان کو عیزار بن جرول حضرمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی تھا اسے ابو عمیر کہتے تھے اس نے عبداللہ کے ساتھ بھائی بندی کر رکھی تھی۔ حضرت عبداللہ کا اس کے گھر میں آنا جانا تھا۔ ایک مرتبہ حسب عادت اس کے گھر میں آئے تو وہ گھر میں نہیں تھے۔ لہٰذا وہ ان کی اہلیہ کے پاس رک گئے۔ ابھی وہ اسی کے پاس ہی رکے ہوئے تھے کہ اتنے میں اس عورت نے اپنی خادمہ کو کسی کام سے بھیجا مگر اس نے دیر کردی۔ لہٰذا مالکن نے کہا اللہ اس کو لعنت کرے اس نے دیر کردی ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمر نے اس عورت کے پاس بیٹھنا پسند نہ کیا فوراً گھر سے باہر نکل کر دروازے پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں ابو عمیر بھی آ گئے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ سے پوچھا کیا آپ اپنے بھائی کے گھر والوں میں اور بیوی میں اندر نہیں گئے۔ انہوں نے بتایا کہ میں اندر گیا تھا مگر انہوں نے خادم کو کسی کام سے بھیجا تھا اس نے دیر کردی اور انہوں نے اس کو لعنت کردی ہے جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا ہے کہ جب لعنت۔ لعنت کرنے والے کے منہ سے نکل جاتی ہے تو وہ راستہ دیکھتی ہے اگر وہ اس طرف راستہ پاتی ہے جس کی طرف متوجہ کی گئی تھی۔ تو ٹھیک ورنہ وہ لوٹ آتی اس کی طرف جس سے نکلی تھی۔ بے شک میں نے پسند نہیں کیا کہ میں ہو جاؤں مشغل راستے لعنت کے۔ (کہ کہیں لعنت مجھ سے گذر کر ہی نہ جائے۔)

ایک عورت کے سواری پر لعنت بھیجنے کا واقعہ:

۵۱۶۴ ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور عارم نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابن مہلب نے ان کو عمران بن حصین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ نے لعنت کی آواز سنی تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ فلاں عورت ہے۔ اس نے اپنی سواری کو لعنت کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ چھینک دو اس کو سواری سے یہ خود ملعون ہے راوی کہتا ہے کہ (ایسے لگ رہا ہے) جیسے کہ میں اس کی طرف دیکھ رہا ہوں تیز رفتار اونٹنی تھی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو ربیع سے اس نے حماد سے اور اس کو روایت کیا ہے ثقفی وغیرہ نے ایوب سے وہ کہتے ہیں کہ پھر اس کو کوئی جگہ نہیں دیتا تھا۔

اور ابوبرزہ اسلمی کی روایت میں نبی کریم سے روایت ہے اس قصے میں کہ تمہارے ساتھ ہم سفر نہ رہے وہ اونٹنی جس پر اللہ کی لعنت ہے۔ یا

(۵۱۶۲) ...... (۱) فی الأصل قال وهو خطأ — أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۹۰۵)

(۵۱۶۳) ...... (۱) فی أ: وحدل وهو خطأ — (۲) فی ب: فيها

گدھے کو بددعا دینے کا حکم:

٥١٨٢: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو جعفر احمد بن سلمان الفقیہ نے ان کو محمد بن ہیثم بن حماد نے ان کو محمد بن کثیر نے اوزاعی سے اس نے حسان سے کہ ایک آدمی گدھے پر سوار تھا گدھے نے پھسل کر اسے گرا دیا اس نے گدھے سے کہا کہ تو ہلاک و برباد ہو جائے تو دائیں طرف والے فرشتے نے بائیں طرف والے سے کہا کہ یہ نیکی نہیں ہے لہٰذا تو اس کو لکھ لے۔ اور بائیں طرف والے نے دائیں طرف والے سے کہا کہ یہ بدی نہیں ہے لہٰذا تو اس کو لکھ لے لہٰذا وحی کی گئی کہا گیا کہ آواز دی گئی کہ جس چیز کو دائیں طرف والا چھوڑ دے تم اسے لکھ لو۔

٥١٨٣: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو عاصم نے ان کو ابو تمیمہ ہجیمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہونے والے سے۔ کہ بے شک وہ ایک مرتبہ گدھے کی سواری پر رسول اللہ کے پیچھے سوار تھا گدھا پھسلا۔ اس نے کہا مر جائے ذلیل و رسوا ہو جائے شیطان (یعنی گدھے کے بارے میں کہا تھا) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کہو کہ شیطان ہلاک ہو جائے ذلیل و خوار ہو۔ بے شک تو جب یہ کہے گا تو شیطان پھول جائے گا اور خوش ہوگا اور کہے گا کہ میں نے اپنے سامنے اس کو گرا دیا ہے۔ بلکہ تم یوں کہو بسم اللہ۔ تو وہ اس سے چھوٹا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ مکھی سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔

٥١٨٤: اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو باغندی نے ابن ابو خلف نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم نے احول نے ان کو ابو تمیمہ نے ان کو ردیف نبی نے کہ اس کا گدھا پھسلا تو انہوں نے کہا تھا۔ برباد ہو شیطان۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ برباد ہو شیطان۔ یا ہلاک ہو شیطان۔ بے شک وہ بڑا ہو کر پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنی طاقت کے ساتھ اس کو گرا دیا ہے اور جب کوئی کہتا ہے۔ بسم اللہ تو شیطان چھوٹا ہو جاتا ہے ذلیل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ مکھی کی مثل ہو جاتا ہے۔

٥١٨٥: اور روایت کیا ہے اس کو معمر بن راشد نے ان کو عاصم نے ان کو ابو تمیمہ ہجیمی نے اس آدمی نے جو نبی کریم کے پیچھے سوار تھے۔ کہتے ہیں میں حضور کے پیچھے سواری پر تھا گدھے پر گدھے نے ٹھوکر کھائی تو میں نے کہا کہ ذلیل ہو جائے شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ ذلیل ہو جائے شیطان۔ جب اسے کہتے ہو تو وہ اپنے دل میں اتراتا اور بڑا ہو کر رہتا ہے۔ اور وہ کہتا کہ میں نے اپنے غلبے اور طاقت سے اس کو گرا دیا ہے اور جب کوئی کہتا ہے۔ بسم اللہ تو اس کا نفس چھوٹا اور ذلیل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک چھوٹا مثل مکھی کے ہو جاتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔

٥١٨٦: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے کہا جاتا تھا کہ کوئی ایک ایسا نہیں ہے جو کسی شئی کو گالی دیتا ہے دنیا میں سے جانور وغیرہ کو اور یوں کہتا ہے کہ اللہ تجھے ذلیل کرے برا کرے۔ اللہ تجھے لعنت کرے۔ مگر وہ جانور وغیرہ چیز کہتی ہے کہ اللہ اس کو رسوا کرے جو ہم سے زیادہ اللہ کا نافرمان ہے۔

(٥١٨٢) (١) سقط من (ل) (٥١٨٣) (١) سقط من (ن)

(٥١٨٥) ابو تمیمۃ الھجیمی: ھو طریف بن مجالد

فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ حالانکہ ابن آدم بڑا نافرمان ہے اور بڑا ظالم ہے۔

۵۱۸۷:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو ابو بکر بن ابو مریم نے ان کو مہاجر بن حبیب نے ان کو ابو درداء نے وہ کہتے ہیں کہ نہیں لعنت کرتا زمین کو کوئی ایک شخص مگر وہ کہتی ہے اللہ لعنت کرے تم میں سے زیادہ نافرمان پر (یعنی انسان پر)۔

۵۱۸۸:... ہمیں خبر دی ابو القاسم علی بن علی بن متفر بغدادی نے بغداد میں ان کو محمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عاصم بن خالد نے ان کو سلیمان بن عتبہ نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبس نے ان کو ابو ادریس خولانی نے ان کو ابو درداء نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہیں بخش دیا گیا جو کچھ تم جانوروں کے ساتھ زیادتی کا سلوک کرتے ہو تو تمہارے لئے بہت بڑا بخش دے گا۔

۵۱۸۹:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن محمد بن حیان قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو سیف بن واضح نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ تحقیق سواریاں ہیں جو اپنے سوار سے اچھی ہیں اللہ تعالیٰ کی زیادہ اطاعت شعار ہیں ذکر اللہ زیادہ کرتی ہیں۔

ایک کیڑے کے بولنے کا واقعہ:

۵۱۹۰:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن فضل بن نظیف نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو بکر احمد بن ابراہیم بن احمد تمیمی نے بطور املاء کے جب وہ ہمارے پاس آئے تھے۔ ان کو حسین بن عمر و عقاء نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابو رواد نے ان کو ان کے والد نے ان کو صدقہ بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام اپنے عبادت خانے میں تھے کہ وہاں انہوں نے ایک چھوٹا سا کیڑا دیکھا جس کی تخلیق ہو گئی کہ انہیں تعجب ہوا چنانچہ اللہ نے اس کو بولنے کی طاقت عطا کی اور وہ بولا اے داؤد کیا آپ اس صغر اور چھوٹے ہونے کے باوجود اور تیرے بڑے ہونے کے باوجود میں تجھ سے زیادہ اطاعت شعار ہوں۔

۵۱۹۱:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدیٰ۔

بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں واضح دلائل کو اور ہدایت کو اللہ نے جو اتاری ہے۔

ابن عطاء نے کہا کہ سعید بن جبیر کے سنا وہ کہتے تھے کہ اس سے مراد یہود ہیں۔ اور کہا کہ جو شخص کسی شی کو لعنت کرتا ہے جو شی لعنت کا اہل نہیں ہوتی۔ تو وہ لعنت کسی یہودی کی طرف منسوب کر لیتا ہے یعنی مراد ہے اس قول سے کہ۔

ویلعنھم اللاعنون

اور لعنت کرتے ہیں ان کو لعنت کرنے والے۔

شیخ احمد نے کہا ہے کہ یہ جو کچھ مذکور ہوا ہے اگر یہ اس کا بیان ہے اس نے ہمیں خبر دی اور وہ ثابت ہے۔ تو ہم امید کرتے ہیں آدمی کے لئے رخصت ہے جس کی زبان سے جلدی ادا ہو جاتا ہے لعنت کے ساتھ یہود اور ہر کسی ایسے پر جو اس کا اہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا ہمارے لئے ہماری خطا میں اپنی رحمت سے۔

(۵۱۸۶) (۱) فی ب (والسهاهم)

۵۱۹۲:... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن بن محمود دھان نے ان کو حسین بن محمد بن ہارون نے ان کو احمد بن محمد بن نصر لباد نے ان کو یوسف بن بلال نے ان کو محمد بن مروان نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے کلبی نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابن مسعود نے یعنی اس آیت میں دوسری حدیث کے ساتھ وہ کہتے ہیں۔ کہا عبداللہ بن مسعود نے وہ آدمی ہے جو اپنے ساتھی پر لعنت کرتا ہے کسی ایسے امر میں جس کے بارے میں وہ سمجھتا ہے کہ اس نے اس چیز کا ارتکاب کیا ہے پھر وہ اس کو لعنت کرتا ہے لہذا وہ لعنت آسمان کی طرف جلدی جلدی بلند ہوتی ہے مگر لعنت اس کو نہیں پا سکتی جس کی طرف متوجہ کی گئی تھی لہذا وہ اس کی طرف لوٹتی ہے جس نے اس کو بولا تھا اگر اس کو بھی اہل نہیں پاتی تو وہ بھی باقی ہے اور وہ یہودیوں پر پڑتی ہے یہی مراد ہے اس آیت سے کہ:

وبلعنهم اللاعنون

اور لعنت کرتے ہیں ان کو لعنت کرنے والے۔

جو شخص ان میں سے توبہ کر لیتا ہے تو لعنت ان سے ختم ہو جاتی ہے اور ان میں باقی رہتی ہے جو باقی ہیں یہود سے یہی مراد ہے اس آیت سے الا الذین تابوا. مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی۔

(۵۱۹۲) (۱) سقط من (ن) (۲) سقط من (ل) (۳) فی ب (عنه)

فصل:..... جن امور سے زبان کی حفاظت لازمی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان اپنے باپ کی قسم کھائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

لا تحلفوا بآبائکم ولا بالطواغیت.

نہ قسم کھایا کرو تم اپنے باپ دادوں کی اور نہ قسم کھایا کرو تم بتوں کی۔

دوسری روایت میں ہے۔ اور نہ قسم کھایا کرو اپنی ماؤں کی اور نہ تو شریکوں (بتوں کی) نہ قسم کھایا کرو مگر صرف اللہ کی۔ اور نہ قسم کھایا کرو مگر یہ کہ تم سچ بولنے والے ہو۔

اور تحقیق ہم نے اس بارے میں احادیث کتاب السنن میں ذکر کی ہیں۔

۵۱۹۳:... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے اور ابو طاہر فقیہ نے بطور قراءت کے ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن حسن قطان نے ان کو ابوالازہر احمد بن ازہر نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو شعبہ نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ قریش اپنے باپ دادوں کی قسمیں کھاتے تھے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم اٹھائے وہ نہ قسم کھائے مگر اللہ تعالیٰ کی۔

بخاری مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن دینار کی حدیث سے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابن مسیب کی ابوہریرہ سے روایت ہیں۔

۵۲۱۵:۔ ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق مزکی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو لیث نے ان کو جعفر بن ربیعہ نے ان کو عبدالرحمن اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی آدمی۔ بالکل نہ کہے انگور کے بارے میں کہ یہ الکرم ہے (سخی و عزت۔ پاکیزہ ترین) کیونکہ وہ مرد مسلم ہوتا ہے تحقیق یوں کہو انگوروں کے باغ۔

۵۲۱۶:۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد دقاق نے اور ابو العباس محمد بن یعقوب اصم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حسن بن مکرم مقری نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو علقمہ بن وائل نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم نہ کہو الکرم۔ بلکہ یوں کہو عنب (انگور) اجبال وغیرہ وغیرہ۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے عثمان بن عمر سے

کھیتی کی کاشت کو اپنی طرف منسوب کرنا:

۵۲۱۷:۔ ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسین محمد بن علی بن مخلد منیہ نے بغداد میں ان کو ابو حفص عمر بن محمد بن علی بن زیات نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن ابو یعقوب بیرونی نے ان کو مسلم بن ابو مسلم جرمی نے ان کو مخلد بن حسین نے ان کو ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی ایک تم میں سے ہرگز یہ نہ کہے زراعت کی میں نے کھیتی کاشت کی بلکہ یہ کہے کہ حرث میں نے بیج بو دیا ہے مٹی میں بیج ڈالا ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں۔

أأنتم تزرعونه ام نحن الزارعون

کیا تم اس کو کھیت بناتے ہو یا ہم کھیت بنانے والے ہیں۔

گویا اللہ تعالیٰ نے لفظ زرع کی نسبت بندوں سے ہٹا کر اپنی طرف کی ہے بندوں کی طرف لفظ حرث نسبت کی ہے۔ فرمایا افرأیتم ما تحرثون بتاؤ بھلا جو تم زمین میں بیج پھینک کرتے ہو۔

۵۲۱۸:۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو خلف بن عمرو بن عکبری نے ان کو ابو القاسم نے ان کو مسلم بن ابو مسلم جرمی نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسی کی اسناد کے ساتھ۔

اپنے سردار یا اپنے غلام کو کن الفاظ کے ساتھ پکارنا چاہیے!؟

۵۲۱۹:۔ ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے حبیب بن شہید نے اور ہشام نے ان کو محمد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے تم میں سے کوئی آدمی میرا بندہ اور میری بندی اور ہرگز نہ کہے کوئی غلام اپنے مالک کو ربی یا ربتی۔ میرا رب۔ میری رب۔ بلکہ یوں کہے۔ مالک میرا مملوک ہے یہ میرا نوکر ہے یہ جوان لڑکا ہے لڑکی ہے۔ کہے میرا سردار۔ میری سیدہ مالکن۔ اس لئے کہ تم سب کے سب مملوک اور غلام ہو اور رب صرف اللہ ہے

بخاری میں منقول ہے ہمام بن منبہ سے اور ابو صالح سے اور ابوہریرہ سے۔

(۵۲۱۶) (۱) سقط من (ن) (۵۲۱۹) أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۴۹۷۵)

۵۲۳۶: ..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے مراد کو اس نے ذکر کیا ہے اور اس نے کہا کہ ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی سے ہوا نے چادر چھین لی تھی رسول اللہ کے عہد میں اس نے اس کو لعنت کی تھی۔ پھر راوی نے حدیث کو مرسل ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۷: ..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس بن عکیال نے ان کو عبدان حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ نمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہشام بن سعد بن ربیعہ نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ زمانے کو گالی نہ دو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دھر ہوں یعنی خالق دھر ہوں زمانے کا خالق ہوں۔ جس میں دن بھی ہیں تو راتیں بھی ہیں جن کو میں ہی بناتا ہوں اور ان کو میں ہی نیا اور پرانا کرتا ہوں اور میں ہی بادشاہوں کے بعد دوسرے بادشاہ لاتا ہوں۔

فصل: ..... مذاق کرنا یا خوش طبعی کرنا

۵۲۳۸: ..... تحقیق ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا تھا کہ آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں حق اور سچ کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بچے کے ساتھ خوش طبعی کا واقعہ:

۵۲۳۹: ..... ہم نے آپ کی خوش طبعی کے حوالے سے بچے کے بارے میں آپ کی بات روایت کی ہے۔ آپ نے بچے سے پوچھا۔ اے ابوعمیر کیا کیا نغیر نے؟ (عمیر بچہ تھا اس نے ایک چڑیا پال رکھی تھی وہ اڑ گئی تھی جس پر وہ افسردہ تھا آپ نے از راہ خوش طبعی اس سے پوچھا تھا۔)

۵۲۴۰: ..... اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے ذوالاذنین۔ دو کانوں والے۔

۵۲۴۱: ..... حضور کا زاہر کے ساتھ بات کرنا۔ جب اس کو خاص کیا تھا۔ خلق سے اس عبد کو کون خریدتا ہے۔

۵۲۴۲: ..... اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس آدمی کو یہ فرمانا۔ جس نے آپ سے سوار کرنے کی درخواست کی تھی۔ آپ نے فرمایا ہم تجھے سوار کریں گے اونٹنی کے بچے پر۔ اس نے کہا میں اونٹنی کا بچہ کا کیا کروں گا؟؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اونٹوں کو اونٹنیاں ہی جنتی ہیں۔

ہم نے اس طرح کی تمام روایات کتاب السنن میں کتاب الشہادات کے آخر میں ذکر کر دی ہیں۔

جھوٹی مذاق:

بہر حال وہ مذاق جو حق نہ ہو سچ نہ ہو۔ (اس کے بارے میں مندرجہ ذیل روایات آئی ہیں۔)

۵۲۴۳: ..... تحقیق ہم نے روایت کی ہے ابوامامہ سے اس بارے میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جنت کے وسط گھر والے کا ضامن ہوں اس آدمی کے لئے جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگر چہ مذاق میں ہی کیوں نہ ہو۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عثمان دمشقی نے ان کو ابوکعب ایوب بن محمد سعدی نے ان کو سلیمان بن حبیب محاربی نے ان کو ابوامامہ نے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۵۲۴۴: ..... اور روایت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دونوں میں ایک نے کہا کوئی بندہ ایمان کی

(۵۲۳۶) ..... اخرجه المصنف من طريق ابی داود (۴۹۰۸) واخرجه الترمذی فی البر وقال غريب.

(۵۲۳۸) ..... مكرر (۱) فی ب (وفيق)

حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے جھگڑا کرنا اگرچہ وہ حق پر ہو اور یہاں تک کہ وہ جھوٹ کو ترک کر دے یا ہنسی مذاق کرنے میں اگر چہ بہت غالب آ گئے۔

۵۲۴۵۔ اور دوسرے نے کہا۔ کوئی بندہ ایمان کی حقیقت نہیں چکھ سکتا حتیٰ کہ وہ جھوٹ کو ترک کر دے مذاق میں بھی۔ اور یہاں تک کہ چھوڑ دے جھگڑا کرنے کو اگرچہ وہ حق پر ہو جاننا ہو کہ اس میں چاہے۔ راوی نے دونوں کے ساتھ ان دونوں کے سوا بھی ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۶۔ ہم نے روایت کی عمر بن خطاب سے کہ جس کی زیادہ مذاق کرنے کی عادت ہو جائے اس کی عزت ختم ہو جاتی ہے۔

۵۲۴۷۔ اور ہم نے روایت کی ہے ابو الحسین بن بشران سے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو [illegible] نے وہ کہتے ہیں کہ میری امی نے مجھ سے کہا بچوں سے مذاق نہ کیا کرو ان کے سامنے ہلکا پڑ جائے گا (یعنی بچوں کے سامنے تیری عزت، وقار اور رعب ختم ہو جائے گا)

۵۲۴۸۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو عبداللہ محمد بن یعقوب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے وہ کہتے ہیں "سنا"

مسعر بن کدام کی اپنے بیٹے کو عجیب و غریب نصیحت:

۵۲۴۸۔ مکرر ہے۔ اور ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن عون سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مسعر بن کدام سے وہ اپنے بیٹے کدام سے کہتے ہیں۔ شعر جن کا مطلب ہے۔

اے بیٹے میں نے اپنی نصیحت تیرے لئے عطیہ کی۔ چاہیے تم اپنے شفیق باپ کی بات غور سے سنو بہرحال تم مذاق ہو یا جھگڑا ان دونوں کو چھوڑ دو یہ دونوں ایسی صفات ہیں کہ میں دونوں کو اپنے کسی ولی دوست کے لئے پسند نہیں کرتا ہوں۔ میں نے ان دونوں کو جانچا ہے میں ان دونوں کو اچھا نہیں سمجھتا ایک پڑوسی کی طرف سے ہمارے پڑوسی کے لئے ہو یا ایک دوست کی طرف سے دوسرے دوست کے لئے جہالت دنادانی پناہ لیتی ہے آدمی کے ساتھ اس کی قوم میں اور رنگ ریشے اس کے لوگوں میں ہوتے ہیں جو گی ہوں۔

۵۲۴۹۔ ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو [illegible] نے ان کو یحییٰ بن ابو الخصیب نے ان کو عیسیٰ بن عبدالعزیز نے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے انہوں نے لکھا عدی بن ارطاۃ کی طرف کہ آپ اپنی طرف سے مذاق کرنے سے منع کریں یہ مروّت کو ختم کرتی ہے اور سینے میں بغض اور حسد پیدا کرتی ہے۔

۵۲۵۰۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد مقری نے ان کو ابو عیسیٰ ترمذی نے ان کو احمد بن ابراہیم دورقی نے ان کو محمد بن عبداللہ اسدی نے ان کو عبدالعزیز بن ابو رواد نے کہ جب شب کچھ لوگ عمر بن عبدالعزیز کے مصاحب بنے تو انہوں نے ان کو وصیت فرمائی تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اس کو لازم پکڑو وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بچاؤ تم اپنے آپ کو مذاق کرنے سے بیشک وہ دلوں کو زنگ آلود کر دیتی ہے اور کینہ اور بغض پیدا کرتی ہے قرآن مجید کے ساتھ تم نشست اختیار رکھو اور اسی کے ساتھ [illegible] کرتے رہو اگر تمہارے اوپر مشکل ہو تو پھر کوئی اچھی بات کرو لوگوں کی باتوں میں سے اچھی بھی ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ چلتے رہو۔

۵۲۵۱۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن ابو دارم نے ان کو محمد بن حسین بن حبیب نے ان کو عون بن [illegible] نے [illegible] عابد نبہان کو جعفر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ۔

بچاؤ تم اپنے آپ کو مذاق سے بیشک وہ آدمی کی تازگی اور رونق کو ختم کر دیتا ہے اور اس کے نور کو بجھا دیتی ہے۔

شعب الایمان کا پینتیسواں شعبہ

امانتیں اور ان کو ان کے اہل کے سپرد کرنے کا واجب ہونا

(۱)... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا.

بے شک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے تمہیں یہ کہ پہنچا دو تم امانتیں اہل امانت کے پاس۔

(۲)... فان امن بعضکم بعضاً فلیؤد الذی اؤتمن امانتہ

اگر بعض تمہارا بعض کو امانت دے تو جس کے پاس امانت رکھی جائے وہ امانت پہنچا دینی چاہئے جس کی امانت ہے۔

(۳) انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا

بے شک ہم نے (قرآن والی امانت) پیش کی تھی آسمانوں اور زمین پر اور پہاڑوں پر ان سب نے اس کو اٹھانے سے انکار کر دیا تھا۔

واللہ اعلم

شاید یہی مراد ہے کہ ان مذکورہ چیزوں میں امانت کے بار گراں کو اٹھانے کی سکت نہیں تھی اور ساکنین کے لئے اس میں تحمل نہیں تھا اس لئے کہ وہ عقل اور حیات والی نعمتوں سے خالی تھے۔ اور انسان نے اس کو اٹھالیا اس میں اس چیز کی سکت تھی یا تحمل تھا اس لئے کہ اس میں حیات اور عقل دونوں مرتب موجود تھے۔

پھر ارشاد فرمایا:

(۴) انہ کان ظلوماً جھولا

بے شک وہ بڑا زیادتی کرنے والا اور بڑا ہی نا شکرا تھا۔

یہ ابتدا کلام ہے یعنی وہ باوجود تحمل کے کبھی اپنے مقام سے بھی بے خبر ہوتا ہے لہٰذا اپنے اوپر ظلم کر لیتا ہے اور حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے اور نہی کا ارتکاب کر لیتا ہے اور یہ اس کی عجیب و حیرت ناک حالت ہے۔

(۵)... اور ارشاد باری ہے:

لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم، وانتم تعلمون،

اے ایمان والو نہ خیانت کرو اللہ کی اور رسول کی اور نہ ہی خیانت کرو تم آپس کی امانتوں میں جان بوجھ کر۔

۵۱۵۲:... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو طلق بن غنام نخعی نے ان کو شریک نے اور قیس نے ان کو ابوحصین نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

امانت اس کے پاس پہنچا دیجئے جو تیرے پاس امانت رکھے اور خیانت نہ کیجئے اس کی بھی جو تیرے ساتھ خیانت کرے۔

ابوالفضل نے کہا کہ میں نے طلق سے کہا شریک سے روایت لکھیے اور قیس کو چھوڑ دیجئے اس نے کہا کہ تم زیادہ جانتے ہو۔

امانت میں خیانت منافق کی علامت ہے۔

۵۱۵۳... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو خبر دی علی بن

عبدالعزیز نے ان کو حازم نے ان کو حماد بن سلمہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن بشر بن مطر نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے اور ابونصر تمار نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں پائی جائیں وہ پکا منافق ہے اگرچہ روزے رکھے اور نمازیں پڑھے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب امانت رکھوایا جائے تو خیانت کرے۔ اور عازم نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابونصر تمار سے اور عبدالاعلیٰ بن حماد سے ۔ اور بخاری مسلم نے اس کو روایت کیا ہے مالک بن عامر کی حدیث سے اس نے ابوہریرہ سے۔

۵۲۵۴:... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو بکر محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے ان کو قاسم بن مالک جرمی مزنی نے ان کو اعمش نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو ثوبان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

اس کا کوئی ایمان نہیں ہے جس کی امانت نہیں ہے اور اس کی کوئی نماز نہیں ہے جس کا وضو نہیں ہے۔

۵۲۵۵: ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے۔ پھر اسی حدیث کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ۔

چھ چیزوں کی ضمانت پر جنت کی ضمانت:

۵۲۵۶:... ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن زیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابن ابو یعقوب بن عبدالرحمن نے ان کو عمرو بن ابو عمرو نے ان کو مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے ان کو عبادہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم لوگ چھ چیزوں کی اپنے نفسوں کے بارے مجھے ضمانت دے دو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب تم امانت رکھوائے جاؤ تو امانت پہنچاؤ۔ اور جب تم عہد کرو تو اس کو پورا کرو۔ اور جب تم بات کرو تو سچ بولو۔ اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو (پاک دامن رہو) اور اپنی نظروں کو نیچے رکھو۔ اور اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو۔

چار اہم صفات:

۵۲۵۷:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو شعیب بن یحییٰ نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

چار صفات جب وہ تم میں آجائیں تو دنیا میں جو چیز بھی تمہیں نہ ملے تجھے پرواہ نہیں ہے۔

وہ چار صفات یہ ہیں۔

(۵۲۵۴) ... فی ب (المعرفی) وھو خطأ

امانت کی حفاظت کرنا۔ بات کی سچائی۔ حسن خلق۔ اور پاک کمائی حلال کھانا۔

۵۲۵۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن دینار نے ان کو ابراہیم بن حسین کرابیسی نے وہ نیسا پوری ہیں۔ ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبداللہ بن لہیعہ نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو ابن حجیرہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

چار صفات جس میں وہ موجود ہوں تیرے اوپر کوئی فکر نہیں ہے دنیا سے کچھ بھی اگر تمہیں نہ ملے وہ چار یہ ہیں۔ امانت کی حفاظت۔ بات کی سچائی۔ حسن خلق۔ پاک کمانا یا سناد مکمل ہے اور زیادہ صحیح ہے۔

۵۲۵۹:..... اور تحقیق ہم نے روایت کیا ہے حسن خلق کے باب میں دوسرے طریقے سے عبداللہ بن عمر سے۔

۵۲۶۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسین بن ایوب طوسی نے ان کو ابو خالد عقیلی نے مکہ میں۔ ان کو معاذ بن اسد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک ایمان کی اصل اور اس کی فرع اور اس کا داخل اور خارج توحید باری کی شہادت کے بعد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغ کر دینے کی شہادت کے بعد اور فرائض کی ادائیگی کے بعد (جو چیز لازمی ہے وہ ہے) بات کی سچائی۔ امانت کی حفاظت۔ ترک خیانت۔ عہد کو پورا کرنا۔ صلہ رحمی کرنا اور تمام مسلمانوں کے لئے خیر خواہی کرنا۔

معاذ نے کہا کہ میں نے کہا اے ابوعلی یہ آپ اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں یا آپ نے اس کو سنا ہے اس نے کہا کہ نہیں بلکہ ہم نے اس کو سنا ہے اور اس کو ہم نے اپنے اصحاب سے سیکھا ہے۔ اور اگر میں نے اس کو اہل ثقہ سے نہ پایا اور اہل فضل سے تو میں اس کے ساتھ کلام نہ کرتا یعنی اس کو بیان نہ کرتا معاذ نے کہا کہ یہ سات باتیں تھیں ایک میں بھول گیا ہوں۔

ایمان کے حوالے سے اسی باب میں وہ تمام باتیں بھی داخل ہیں۔ جن کو مومن لازم کر لیتا ہے اپنے ایمان کے ساتھ ساتھ عبادات۔ اور احکام۔ اور وہ تمام امور جو اس پر لازم ہیں مثلاً اپنے نفس کے حقوق کی رعایت کرنا بیوی کے حقوق اولاد کے حقوق والد کے حقوق اپنے مسلم بھائی کے حقوق کی رعایت کرنا۔

معاونت کے ساتھ۔ اور خیر خواہی ابتدائی طور پر اور بطور بدلے کے۔ اور خیر خواہی کرنا جب اس سے مسلمان بھائی اپنے امور میں مشورہ چاہے اور اس کے پاس کوئی شئی امانت رکھوائے یا یتیم کے مال میں ولی مقرر کیا جائے۔ یا مجبور و محبوس شخص کا ہو۔ اور غلاموں کے حقوق میں۔

یا آقا کے حقوق اگر یہ خود غلام ہو۔ اور خیر خواہی ان امور میں جو ایک والی نے اپنے اوپر لازم کر لئے ہیں مثلاً رعایا کے حقوق۔ اور جو کچھ رعایا اپنے اوپر لازم کر لیتے ہیں والی کے حقوق ان تمام کے اندر ادا امانت مشروع ہے۔

حدیث ”تم میں سے ہر شخص نگران ہے“ کی تفصیل:

۵۲۶۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو حارث بن ابو سامہ نے ان کو ابوالنضر نے ”ح“۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالولید نے ان کو موسیٰ بن سہل نے ان کو محمد بن رمح نے ”ح“ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ شیبانی نے۔ اور یہ الفاظ اس کے ہیں۔ ان کو حدیث بیان کی محمد بن شاذان نے اور احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی لیث بن سعد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔

خبر دار ہر ایک تمہارا نگران ہے اور ہر ایک سے تمہاری اپنی ذمہ داری سے متعلق پوچھا جائے گا وہ امیر جو لوگوں پر نگران مقرر ہے اس سے اس کی نگرانی کی بابت سوال ہوگا۔ اور مرد نگران ہے اپنے اہل خانہ پر اس سے ان کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران

اور ذمہ دار ہے اور شوہر کے بچوں کی ذمہ دار ہے ان سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور ایک غلام اپنے مالک کے مال پر نگران ہے جس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا۔ خبردار ہر ایک تم میں سے ذمہ دار ہے اور ہر ایک تم میں سے اپنی ذمہ داری کے متعلق جواب دہ ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح سے۔

۵۲۶۲ ۔۔۔ بیں ہم نے اس کو روایت کیا ہے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفات میں اپنے خطبے میں۔ اللہ سے ڈرو عورتوں کے بارے میں بے شک وہ قیدی ہیں تمہارے پاس (یا معاون ہیں۔)

تم نے ان کو لیا ہے اللہ کی امانت کے ساتھ۔ تم نے ان کی شرمگاہوں کو حلال سمجھا ہے اللہ کے کلمے کے ساتھ اور احتمال ہے کہ اس کا معنی اس طرح ہو۔ تم نے انہیں حاصل کیا ہے اللہ کی شرط پر اور وہ ارشاد الٰہی ہے۔

فامساک بمعروف او تسریح باحسان

(طلاق کے بعد) یا ان کو روک رکھنا ہے اچھے طریقے کے ساتھ یا چھوڑ دینا ہے نیکی کے ساتھ۔

یتیم کی تعلیم و تربیت کا انداز:

۵۲۶۳ ۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے اور طلحہ بن مسرف نے اور ان کو معلی بن مہدی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابراہیم بن علی عمری نے ان کو معلی بن مہدی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ابو عامر خزار نے عمرو بن دینار نے ان کو جابر نے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں کس چیز کے بارے میں ماروں اپنے یتیم کو۔ فرمایا جس چیز کے بارے میں تو اپنے بیٹے کو مارتا ہے۔ بیشک نہ کر کہ اس کے مال کے ذریعے اپنے مال کو بچائے۔ مصنف نے زیادہ کیا ہے۔ کہ میری جھ کی قسم یتیم کے مال میں سے بچے بن اور اصل مال کو بڑھانے والا نہ ہو۔

دین ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا نام ہے:

۵۲۶۴ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو ابونعیم ملائی نے ان کو سفیان نے ان کو زیاد بن علاقہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جریر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کے ہاتھ پر بیعت کی آپ نے مجھ پر شرط رکھی کہ ہر مسلم کے ساتھ خیر خواہی کرنا۔ بخاری نے صحیح میں اس کو روایت کیا ہے ابونعیم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابن عیینہ کی زیادہ حدیث سے۔

۵۲۶۵ ۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا تھا سفیان نے سہیل بن ابوصالح سے اس نے عطاء بن یزید لیثی سے اس نے تمیم داری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوائے اس کے نہیں کہ دین خیر خواہی ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ دین خیر خواہی ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ دین خیر خواہی ہے۔ پوچھا گیا کہ کس کے لئے خیر خواہی ہے یا رسول اللہ؟

حضور نے فرمایا۔ اللہ کے لئے اور قرآن کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ اور مسلمان حکمرانوں کے لئے اور مسلم عوام کے لئے۔ (اللہ کے لئے اس کی کتاب کے لئے اس کے رسول کے لئے مسلم آئمہ کے لئے اور عوام کے لئے)۔

مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے عبدالرحمن مہدی کی حدیث سے اس نے سفیان ثوری سے۔

۵۲۶۵) (۱) مسلم ص (۱)

قیامت کے دن امانت میں خیانت کی سزا:

۵۲۶۶:... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے۔ ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معمر نے ان کو سلیمان رقی نے ان کو عبداللہ بن بشر نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن سائب نے ان کو زاذان نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے انہوں نے فرمایا اللہ کی راہ میں قتل ہونا تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ سوائے امانت کے۔ فرمایا کہ قیامت کے روز ایک بندے کو لایا جائے گا۔

اگرچہ وہ اللہ کی راہ میں قتل بھی ہوا ہو۔ اور اس سے کہا جائے گا کہ تم امانت ادا کرو۔ وہ کہے گا اے میرے رب میں کیسے ادا اور کہاں سے ادا کروں؟ دنیا تو ختم ہو چکی فرمایا کہ اس کے لئے کہا جائے گا کہ لے جاؤ اس کو جہنم کی وادی ھاویہ میں اس کو ھاویہ کی طرف لے جایا جائے گا۔ اتنے میں وہ امانت اس کے مماثل اور ہم شکل بنا دی جائے گی جو دنیا میں اس کی صورت تھی۔ چنانچہ وہ اس کو دیکھے گا اور اس کو پہچانے گا وہ اس صورت پر ہو گی جو اس کو دنیا میں دیتے وقت تھی۔ وہ اس کی طرف جھکے گا اور اس کو اٹھا کر اپنے کندھے پر لاد لے گا۔ پھر وہ جب گمان کیا جائے گا کہ وہ یہاں سے باہر نکلنے والا ہے وہ ان کے کندھوں سے گر جائے گی پھر وہ اس کو اٹھائے گا اور کندھوں پر لادے گا ابد الآباد تک اس کے ساتھ یہی کچھ ہوتا رہے گا۔ اس کے بعد ابن مسعود نے فرمایا کہ نماز امانت ہے۔ وضو امانت ہے تولنا امانت ہے۔ بھرنا امانت ہے اور بہت سی چیزوں کو انہوں نے شمار کیا اور ان سب سے بڑی وہ امانت ہے جو امانت رکھوائی گئی تھی۔ پھر میں حضرت براء بن عازب کے پاس آیا میں نے کہا کہ کیا آپ دیکھتے نہیں جو کچھ کہا ہے ابن مسعود نے انہوں نے فرمایا ایسے کہا ہے ایسے کہا ہے۔ انہوں نے سچ کہا ہے کیا آپ نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ان اللہ یامر کم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا

بے شک اللہ حکم دیتا ہے تم کو یہ کہ امانتیں تم ادا کرو والی امانت کی طرف۔

۵۲۶۷:... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو احمد بن زکریا جوہری نے ان کو شریح بن نعمان نے ان کو سعید بن زربی نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو عبداللہ بن ابو اوفی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ مومن ہر خصلت پر پیدا کیا گیا ہے سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔

سعید بن زربی ضعفاء میں سے ہے

مکر اور دھوکہ جہنم میں ہوگا:

۵۲۶۸:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن بشر نے جو کہ قطاب کے بھائی ہیں۔ ان کو ہیثم بن خارجہ نے ان کو جراح بن ملیح بہرانی نے ان کو ابو رافع نے ان کو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ مکر اور دھوکہ جہنم میں ہوگا۔ تو میں اس امت کا سب سے بڑا مکار ہوتا۔

۵۲۶۹:... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابن مثنیٰ نے ان کو یحییٰ بن ابو بکیر نے ان کو شیبان نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔

۵۲۷۰:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد رقاشی نے ان کو ابو ولید نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے ان کو سفیان اعمش نے ان کو ابو وائل نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی

(۵۲۶۹) اخرجہ المصنف من طریق ابی داؤد (۵۱۲۸)

۵۲۷۵: ... اور تحقیق روایت کی گئی ہے ایک اور طریق سے حضرت ثابت سے اس نے حضرت انس سے مرفوعاً۔

۵۲۷۶: ... اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو ہشام نے علی ور محمد بن احمد عودی نے ان کو کثیر بن یحییٰ نے ان کو قزعہ نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایلہ میں ایک شیخ سے ملا اس نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ سے سنا ہے فرمارہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک پہلی چیز اس امت میں سے جو اٹھائی جائے گی وہ حیاء ہے اور امانت ہے اپنے اللہ سے وہ دونوں چیزیں مانگو۔

۵۲۷۷: ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبدالرحمن محمد بن عبداللہ تاجر نے ان کو ابو یوم محمد بن ادریس رازی نے ان کو ابو جعفر مسندی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبدالعزیز بن اسماعیل بن عبیداللہ نے ان کو سلیمان بن حبیب نے ان کو ابو امامہ باہلی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

البتہ توڑی جائیں گی اسلام کی کڑیاں ایک ایک کر کے جب بھی ایک کڑی ٹوٹے گی لوگ اس کے بعد والی کڑی کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے ٹوٹنے کے اعتبار سے پہلی کڑی حکم اور فیصلہ ہوگی اور آخری کڑی نماز ہوگی۔

۵۲۷۸: ... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم حربی نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے اور یونس بن عبید نے ان کو نافع نے کہ ابن عمر نے فرمایا: مت دیکھو کسی کی نماز کو اور نہ ہی اس کے روزے کو بلکہ دیکھو اس کی بات کی سچائی کو جب وہ بات کرے اور دیکھو اس کی امانت کو جب کسی کو امانت دی جائے اور اس کے تقوے کو یعنی پرہیزگاری کو دیکھو جب وہ (ناجائز کے) کنارے پر ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ جب وہ نگرانی کر رہا ہو۔

۵۲۷۹: ... ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن احمد بن عمر بن حفص بن حمام مقری نے بغداد میں ان کو ابو محمد اسماعیل بن علی خطبی نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن سکن نے ان کو حارث بن منصور نے ان کو ابن شہاب حناط نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے۔ فرماتی ہیں کہ جو شخص چاہے روزہ رکھے اور نماز پڑھے اس شخص کا کوئی دین نہیں جس کی امانت داری نہیں۔ اسی طرح جابر جدائی نے سیدہ عائشہ سے اور بھی ان سے محفوظ ہے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے باپ سے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے کہا (مخاطب) تجھے کسی آدمی کی نماز اور روزہ دھوکے میں نہ ڈال دے جو شخص چاہے روزہ رکھے اور جو شخص چاہے نماز پڑھے مگر اس شخص کا کوئی دین نہیں جس میں امانت داری نہیں ہے۔ (یا امانت کی رعایت نہیں کرتا خیانت کرتا ہے۔)

۵۲۸۰: ... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہشام نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۱: ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن مسلم مقدسی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حانی نے نحوی نیشاپوری نے کہ میں ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو خبر دی عمر بن شعیب نے ان کو ان کے چچا بلال بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ تم لوگوں کو ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے نماز اور نہ ہی روزہ بلکہ جب (انسان) بات کرے تو سچ بولے۔ جب امانت سپرد کیا جائے تو واپس لوٹائے اور جب نگران بنے تو پرہیزگاری کرے۔

۵۲۸۲: ... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو جامع بن

ابو زاہد نے ان کو میمون بن مہران نے وہ کہتے ہیں تین چیزیں ہیں یا تین کام ہیں جو کہ نیک اور بد کی طرف ادا کئے جانے چاہئیں ایک تو رحم یعنی قرابت اور رشتہ جو پہلے سے موجود ہے اللہ نے بنا دیا ہے وہ جڑا رہنا چاہئے اسے توڑنا نہیں چاہئے دوسرے امانت جس کی امانت ہو نیک کی ہو خواہ بدی کی وہ ادا ہونی چاہئے تیسری چیز عہد ہے جب عہد باندھا جائے تو وہ پورا کیا جانا چاہئے خواہ نیک کے ساتھ ہو یا بد کے ساتھ اسے نہیں توڑنا چاہئے۔

۵۲۸۳ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خواص نے ان کو ابراہیم بن نصر نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن ادھم سے وہ کہتے تھے جب تم کسی شئی کو اس کی فضیلت اور خوبی سمیت پہچاننا چاہو تو تم اس کو اس کی ضد یعنی اس کی مخالف شئی کے ساتھ بدل کر دیکھو اسی وقت تمہیں اس کی فضیلت وخوبی معلوم ہو جائے گی۔

۵۲۸۴ ...... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حفص دینوری نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن عمران نے ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ فرماتے ہیں۔ جس کے پاس راس المال (اصل مال) نہ ہو اس کو چاہئے کہ وہ امانت کو راس المال بنا لے۔

۵۲۸۵ ...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو الحسین علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے ان کو عبید نے ان کو حضرت انس نے وہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں خیانت ہوتی ہے اس میں برکت نہیں ہوتی۔ اسی طرح آئی ہے یہ روایت موقوف۔

ناپ تول میں کمی پر وعید:

۵۲۸۶ ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو القاسم بن قاسم سیاری نے مقام مرو میں ان کو محمد بن حاتم شامی نے۔ ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو یزید نحوی نے یہ کہ حضرت عکرمہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو لوگ ناپ تول میں نہایت بڑے دھوکہ باز تھے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ویل للمطففین. بڑی ہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے۔ لہذا لوگوں نے اس کے بعد ناپ تول کو درست کر لیا تھا۔

۵۲۸۷ ...... ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی ابن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو سالم بن ابو الجعد نے ان کو کریب نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ اے عجمیوں کی جماعتو! تم دو ایسی باتوں میں مبتلا ہو گئے ہو جن کی وجہ سے تم سے پہلے لوگوں کی بستیاں ہلاک ہو گئی تھیں وہ ہے ناپ تول (میں کمی کرنا۔)

۵۲۸۸ ...... اس کو روایت کیا ہے ابو علی رحبی نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے تاجروں کی جماعت تم ایک ایسی امر کی ذمہ داری لئے ہوئے ہو جس میں ایک پوری سابقہ امت ہلاک ہو گئی تھی وہ ہے ناپ تول[1] (اس میں کمی کرنا ہلاکت کا باعث ہوا تھا۔)

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے اور احمد بن سلیمان نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابو علی رحبی نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔

(۵۲۸۸) ...... (۱) فی ب (السالفة)

گھروں میں جھانکنا خیانت ہے:

۵۲۸۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو حسین بن محمد بن حاتم نے ان کو ابن حمید رازی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبدالوہاب بن ورد نے ان کو محارب نے انکو ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں۔ کہ گھروں میں جھانکنا اور دیکھنا اور ممنوعہ علاقے یا ممنوعہ چیز کو دیکھنے کی کوشش کرنا امانت کو ضائع کرنے کے قبیل سے ہے۔

امانت کی ادائیگی سے متعلق ایک اور دلچسپ واقعہ:

۵۲۹۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن ابراہیم بن بابویہ مزکی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے دونوں نے کہا کہ ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے زمین خریدی جس نے خریدی تھی اس کو اس زمین کے اندر سے سونے کا ایک مٹکا ملا چنانچہ اس نے فروخت کرنے والے کے پاس جا کر بتایا کہ تیری زمین کے اندر سے سونا ملا ہے آپ یہ اپنا سونا لے لیجئے مجھ سے اس لئے کہ میں نے آپ سے زمین خریدی تھی سونا نہیں خریدا تھا۔ جس نے زمین فروخت کی تھی اس نے کہا اللہ کے بندے میں نے تو تجھے زمین بیچ دی اب اس کے اندر جو کچھ تھا وہ تیرا ہے مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں ہے (لہٰذا اب دونوں اس سونے کو ایک دوسرے کا حق سمجھ کر نہیں لے رہے تھے) دونوں اس بات کا فیصلہ ایک عقل مند آدمی کے پاس لے کر گئے۔ (اس نے دونوں کی بات سننے کے بعد) پوچھا کہ تم دونوں کی اولاد ہے؟ ایک نے کہا کہ میرا ایک بیٹا ہے دوسرے نے کہا کہ میری ایک بیٹی ہے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ دونوں باہم رشتہ کر لو اور تم لوگ مل کر یہ اپنے اوپر خرچ کر لو اور صدقہ بھی کرو۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے اسحاق سے اور اس کو روایت کیا مسلم نے محمد بن رافع سے دونوں نے عبدالرزاق سے اور حدیث سے مذکورہ سے مقصود ان دونوں شخصوں کی امانت داری کا بیان ہے۔ اور دونوں نے زبردستی اپنی طرف سے ایسی چیز کا دعویٰ نہیں کیا کہ جو ان کی نہیں تھی۔

اس کے بعد ہماری شریعت میں رجوع ہوتا ہے اس کی طرف جو ہمیشہ سے دار اور گھر کا مالک ہوتا ہے ہمیشہ سے یہاں تک کہ اس کا مالک ظاہر ہو جائے۔

ایک چرواہے کی دیانت کا عجیب وغریب واقعہ:

۵۲۹۱:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابواحمد حافظ نے ان کو ابوالعباس ثقفی نے ان کو قتیبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی خمیسی نے یعنی محمد بن یزید بن خنیس نے ان کو عبدالعزیز بن ابی رواد نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ کسی کام سے مدینے کی نواحی بستیوں اور پہاڑوں میں نکل گئے تھے کھانے کا وقت ہوا تو ان کے احباب نے ان کے لئے دسترخوان بچھایا اتنے میں ایک چرواہا جو بکری چرا رہا تھا وہاں آ گیا اس نے سلام کیا حضرت ابن عمر نے فرمایا آئیے آئیے چرواہے بھائی دسترخوان سے آپ بھی اپنا نصیب لے لیجئے چرواہے نے کہا کہ میرا روزہ ہے حضرت ابن عمر نے حیران ہو کر پوچھا کہ تم اس شدید گرمی کے دن اور اس شدید گرم لو میں روزہ رکھے ہوئے ہو جب کہ تم ان تپتے ہوئے پہاڑوں میں بکریاں بھی چرا رہے ہو۔ چرواہے نے کہا کہ جی ہاں میں سب کچھ اس لئے کر رہا ہوں کہ زندگی گذرے ہوئے ایام کی تلافی کر لوں۔ حضرت ابن عمر نے سوچا کہ یہ تو البتہ نیک دل انسان لگتا ہے اس کے تقویٰ کو آزمانا چاہئے۔ چنانچہ

(۵۲۹۰)......(۱) فی ب (شمر)

(۵۲۹۱)......(۱) فی (الحسن) (۲)......فی ب (حسن)

حضرت واثلہ کا عیب دار اونٹنی بیچنے کا واقعہ:

۵۲۹۵: ...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر اسماعیل بن محمد بن اسماعیل فقیہ نے مقام رے میں ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو ابو نضر ہاشم بن قاسم نے ان کو ابو جعفر رازی نے ان کو یزید بن ابو مالک نے ان کو ابو سباع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے واثلہ بن اسقع سے ایک اونٹنی خریدی تھی۔ جب میں وہ اونٹنی لے کر نکلا تو مجھے حضرت واثلہ ملے وہ اپنی چادر قبہ بند گھسیٹتے ہوئے آرہے تھے۔ وہ بولے اے ابو عبد اللہ۔ آپ نے کوئی اونٹنی خریدی ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں خریدی ہے۔ فرمایا کہ اس میں جو عیب پایا گیا ہے وہ آپ کو بتادیا گیا ہے؟ میں نے کہا کہ اس میں کیا ہے موٹی تازی ہے ظاہری طور پر تو صحت مند ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم اس پر سوار ہو کر سفر کرنا چاہتے ہو یا اس کا گوشت چاہتے ہو۔ میں نے کہا کہ میں تو اس پر سوار ہو کر سفر حج کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کے پیر میں کھر کے پیچھے زخم ہے۔ اس کے مالک نے کہا میں نے اس کی طرف توجہ نہیں دی اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی دے آپ میری بات خراب کر رہے ہیں۔ حضرت واثلہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے۔

کسی کے لئے یہ حلال نہیں ہے جو کوئی شئی فروخت کرے مگر اس میں جو کمی ہے اس کو واضح کر دے اور اس شخص کے لئے بھی حلال نہیں ہے جو اس عیب یا کمی کو جانتا مگر اس کو چاہیے کہ وہ اس کو بیان کر دے۔

۵۲۹۶: ... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی خلف بن محمد کرابیسی نے بخارا میں ان کو ابو عمر احمد بن نصر بن نیسابوری نے ان کو نصر بن علی جہضمی نے ان کو زیاد بن ربیع یحمدی نے اپنے گھر والوں کے اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ محمد بن واسع اپنا گدھا بیچ رہے تھے بازار میں ایک مرتبہ ان سے ایک آدمی پوچھا کہ اے ابو عبد اللہ کیا آپ اس کو میرے لئے پسند کریں گے فرمانے لگے اگر میں اس کو پسند کرتا تو میں نہ بیچتا۔

خریدار کا کم قیمت پر کپڑا نہ خریدنے کا واقعہ:

۵۲۹۷: ... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو غسان بن مفضل نے ان کو ابو معاویہ غلابی نے ان کو بشر بن مفضل نے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نقش و نگار والی ایک ریشمی چادر لے کر فروخت کرنے کے لئے یونس بن عبید کے پاس آئی دیکھنے کے لئے یونس کو دی انہوں نے دیکھنے کے بعد اس سے کہا کہ کتنے میں بیچو گی؟ اس نے کہا کہ ایک سو ساٹھ درہم کے بدلے میں کہتے ہیں کہ انہوں نے وہ چادر اپنے ایک پڑوسی کی طرف پھینک کر فرمایا کہ آپ اس کو میرے لئے کتنے میں مناسب سمجھتے ہیں کہا ایک سو میں میں گے ہے۔ اس نے کہا کہ یہی اس کی قیمت ہوتی یا اس کی مثل۔ یونس بن عبید نے اس عورت سے کہا کہ آپ چلی جائیں اور جا کر اپنے گھر والوں سے مشورہ کریں کہ ایک سو پچیس میں فروخت کر لی ہے؟ اس عورت نے کہا مجھے گھر والوں نے اجازت دی ہے اور کہا ہے ایک سو ساٹھ درہم کے بدلے میں۔ انہوں نے فرمایا پھر بھی جا کر ان سے مشورہ کر لیں۔

۵۲۹۸: ... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے میرا گمان ہے کہ ابو بشر سے اس نے ربیع قزاز سے وہ کہتے ہیں کہ شوذب کی بیوی ایک ریشمی کپڑا لے کر آئی اور اس کو یونس کے آگے پھینک کر کہنے لگی آپ اس کو خرید لیجئے اس نے پوچھا کہ کتنے میں؟ وہ بولی ایک سو میں۔ وہ کہنے لگے کہ آپ کا کپڑا اس سے بہتر ہے وہ بولی کہ دو سو میں۔ پھر انہوں نے کہا کہ تیرا کپڑا اس سے بھی بہتر ہے۔ بولی کہ اچھا تین سو میں او ہو سے تیرا کپڑا اس سے بھی قیمتی ہے۔ وہ کہنے لگی کہ پھر چار سو میں۔ ابو بشر کہتے ہیں

(۵۲۹۵) (۱) فی ب (الصهلابی) وهو خطأ

کہ مجھے شک ہے کہ انہوں نے بات پوری سنی یا پوری طرح سمجھی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ کپڑا ہمارے پاس رکھا ہے۔ اگر کوئی
خریدے گا تو۔ (بیچ دیں گے۔)

یہاں تک کہ ان کے پاس مشرق کا طالب آئے اور اس کو لے جائے۔ اس عورت نے ان سے کہا کہ آپ اس کو لے لیجئے۔

راوی کہتے ہیں کہ جب وہ عورت چلی گئی تو ان سے دوستوں نے کہا اے ابو عبداللہ اگر آپ اس کو ایک سو کے بدلے میں لے لیتے تو آپ کے
اوپر کوئی گناہ تو نہیں تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ کوئی بات نہ ہوتی مگر میں نے یہ خیال کیا کہ وہ فریب خوردہ ہے اور کمزور ہے لہذا میں نے یہ پسند کیا
کہ میں اس کے ساتھ خیر خواہی کروں۔

۵۲۹۹: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو محمد بن ابو خلف نے ان کو اسحاق بن منصور نے
ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو محمد بن جحادہ نے کہ زبید یامی کپڑے فروخت کرتے تھے جب ان کے پاس کوئی آدمی آتا اس کو اگر وہ صحیح آدمی نہ سمجھتے
تو اس کے ساتھ ایک ہی قیمت بتاتے یعنی بس واحد کلام کرتے تھے۔

حضرت مسعر نے بکری بیچتے وقت بتا دیا کہ اس کے دودھ میں نمکینی ہے:

۵۳۰۰: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ
کہتے ہیں کہ کہا مسعر نے کہ مجھے ایک بکری بازار میں فروخت کرنے کے لئے لے گزرا اور بتا دیا کہ میرا خیال ہے کہ اس کے دودھ میں ملوحت ہے
تھوڑی نمکینی یعنی کھارا پن ہے۔

۵۳۰۱: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو الحسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے
ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے کہ تاجر کے اندر خیر کی تین علامات ہیں۔ خریدتے وقت چیز کی برائی اور عیب نہ نکالے۔ اور بیچتے وقت چیز کی
تعریف نہ کرے اس خوف سے کہ کہیں جھوٹ نہ بن جائے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کو پیش نظر رکھے اسی خوف سے خیانت کا ارتکاب نہ ہو جائے
اور وزن پورا تول کر دے اس خوف سے کہ کہیں ویل للمطففین کا مصداق نہ ہو جائے۔ اور سب کمائی میں خیر کی نشانیاں بھی تین ہیں زبان کی
حفاظت کرنا۔ وعدے کو پورا کرنا۔ قلیل کو کثیر کرنا۔

۵۳۰۲: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد
نے ان کو شعیب بن حبحاب نے کہ کل بات چیت جو میرے اور ابو العالیہ کے درمیان ہوئی وہ اس طرح تھی کہ وہ میرے بازار میں کپڑا خریدنے کے لئے
آئے اور میرے پاس پہنچ گئے میں نے ان کے لئے اچھا کپڑا نکالا کہ بیچیں کہا اور میں نے اس کی قیمت لے لی اور وہ چلے گئے۔ میرا خیال ہے کہ
کسی نے ان کو یہ کہہ دیا کہ یہ کپڑا آپ کے لئے اتنے درہم سے زیادہ قیمتی ہے۔ پس پھر وہ واپس آ گئے کہنے لگے کہ ہمارے درہم واپس کر
دیجئے اللہ تعالیٰ تیرے مال بازار میں برکت دے چنانچہ میں نے درہم واپس کر دیے۔ اور اپنا کپڑا واپس لے لیا۔

۵۳۰۳: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابو اسامہ حلبی نے ان کو
ضمرہ نے ان کو سری بن صالح نے کہ حضرت ابن محیریز ایک چیز لینے کسی دکان میں داخل ہوئے وہ کپڑا خریدنا چاہتے تھے کسی نے دکاندار کو
بتا دیا کہ یہ صاحب ابن محیریز ہیں اس نے قیمت کم کی مگر ابن محیریز ناراض ہو کر دکان سے نکل گئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے مالوں کے ساتھ
خریداری کرتے ہیں۔ ہم اپنے دین کے بدلے میں خریداری نہیں کرتے۔

(۵۳۰۰) اخرجہ المصنف من طریق ابن عدی (۳/ ۱۰۹) (۱) ... (مصری)

۵۳۰۴:...... اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن ابو اسامہ نے ان کو معتمر نے ان کو سلم بن علاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ابن محیریز ایک پیسہ لے کر کھڑے ہیں انہوں نے سنا کہ ایک آدمی کسی چیز کی قیمت بتا رہا ہے اور یوں کہہ رہا ہے، نہیں اللہ کی قسم۔ ہاں اللہ کی قسم۔ ابن محیریز نے کہا کہ اے کمبخت آدمی تیرے نزدیک اللہ تعالیٰ تیرے سامان سے بھی زیادہ ہلکا ہے۔

۵۳۰۵:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال بزار نے ان کو یحییٰ بن ربیع مکی نے ان کو سفیان نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو غلہ بیچ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیسے بیچ رہے ہو اس نے آپ کو بتا دیا اتنے میں آپ کے پاس وحی آگئی کہ اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈالئے آپ نے داخل کیا دیکھا تو ہاتھ تر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں نہیں ہے جو ہم سے دھوکہ اور کھوٹ کرے۔

۵۳۰۶:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر نے ان کو ابو حامد نے ان کو یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو ابو حیان نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے قریب سے گذرے جو غلہ بیچ رہا تھا آپ نے پوچھا کہ تم کیسے بیچ رہے ہو۔ اتنے میں جبرائیل نے مجھے وحی کی کہ اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈال کر دیکھئے آپ نے فرمایا کہ میں آپ کو نہیں دیکھ پا مگر یہ کہ تیرے دین میں خیانت اور مسلمانوں کیلئے کھوٹ جمع ہو گئے ہیں۔

ایک شخص کا شراب میں پانی ملا کر بیچنے کا دلچسپ واقعہ:

۵۳۰۷:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن بکیر نے ان کو عبد الاعلیٰ بن حماد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حمید نے حسن سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک آدمی اپنی کشتی میں شراب فروخت کرتا تھا اس کے پاس کشتی میں ایک بندر بھی تھا اور وہ شراب پانی کے ساتھ ملا کر بیچتا تھا۔ اس بندر نے ایک دن رقم کی تھیلی اٹھائی اور کشتی کے بادبان پر چڑھ بیٹھا اور تھیلی کھول لی اور ایک دینار کشتی میں اور ایک دینار دریا میں پھینکنے لگا یہاں تک کہ اس نے اس کو آدھا آدھا کر دیا۔

بیچنے کے لئے دودھ میں پانی ملانے کی ممانعت:

۵۳۰۸:...... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسن بن عبد اللہ قطان نے ان کو عامر بن سیار نے ان کو سلیمان بن ارقم نے ان کو حسن نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیچنے کے لئے دودھ میں پانی نہ ملایا کرو۔ اس کے بعد آپ نے حدیث مختلف ذکر کی اس کے حدیث کے ساتھ متصل یہ فرمایا۔ خبردار تم سے پہلے لوگوں میں ایک بستی میں شراب بیچنے کے لئے لے کر گیا اور اس نے اس میں پانی ملا دیا۔ لہذا شراب کی کئی گنا زیادہ ہو گئی۔ اس نے ایک بندر خریدا وہ بھی دریا میں ساتھ ساتھ سفر کر رہا تھا جب وہ دریا کی موجوں میں پہنچا تو اللہ نے اس بندر کے دل میں یہ بات ڈال دی اس نے دراہم و دینار کی بھری ہوئی تھیلی یا ہمیانی اٹھائی اور وہ کشتی کے بادبان پر چڑھ گیا اور اس نے ہمیانی کھول لی مالک اس کو دیکھتا رہ گیا وہ ایک دینار اٹھائے اور دریا میں پھینک دے دوسرا اٹھائے اور کشتی میں یہاں تک کہ اس نے برابر آدھا آدھا کر دیا۔

شیخ احمد نے کہا کہ سلیمان بن ارقم ضعیف ہے۔

۵۳۰۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن محمد غضائری نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ملاعب بن حیان نے ان

(۵۳۰۸)...... (۱) سقط من (أ) أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۳/۱۱۰۳)

کو صالح بن اسحق نے ان کو یحییٰ بن کثیر کاہلی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا صالح نے اور وہ ثقہ آدمی تھا۔ اور اس کے بارے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ (یعنی اس کی روایت لینے کے لئے) ان کو حدیث بیان کی ہشام نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا وہ شراب بیچتا تھا مگر وہ ہر مشک میں اس کا آدھا پانی ملا دیتا تھا۔ اس کے بعد وہ اس کو بیچتا تھا جب اس نے رقم جمع کر لی تو ایک لومڑی آئی اس نے رقم کی تھیلی اٹھائی اور بادبان پر چڑھ گئی اور ایک دینار کشتی میں ڈالنا شروع کیا اور دوسرا دریا میں حتیٰ اس نے تھیلی خالی کر دی۔

۵۳۱۰:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی لیث وغیرہ نے عبداللہ بن ابوجعفر سے کہ ان کو خبر دی ہے صفوان بن سلیم نے اس نے خبر دی ہے کہ حضرت ابوہریرہ ایک آدمی کے پاس گذرے جس نے فروخت کرنے کے لئے دودھ اٹھار کھا تھا اس میں اس نے پانی ملا رکھا تھا حضرت ابوہریرہ نے اسکے فرمایا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب قیامت کے دن تجھے کہا جائے گا کہ پانی کو دودھ سے علیحدہ کر۔

ایک شخص کا غلہ میں بھوسی ملانے کا سبق آموز واقعہ:

۵۳۱۱:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر نے ان کو حسن بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو واصل نے ان کو عمرو بن ہرم نے ان کو عبدالحمید بن محمود نے اور وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عباس کے پاس تھا اتنے میں ان کے پاس ایک آدمی آ گیا ہم لوگ حج کرنے آئے ہیں حتیٰ کہ جب ہم مقام صفاح پر پہنچے ہیں تو ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہم اس کے لئے قبر کھودی ہے جیسے کھود کر مکمل کی تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا اژدھا کالا ناگ قبر میں بیٹھا ہے جس نے اس کی قبر کو بھر رکھا ہے۔ پھر ہم نے دوسری قبر کھودی ہے پھر کیا دیکھتے ہیں پھر کالے ناگ نے اس کی لحد کو بھر رکھا ہے جس سے پوری لحد بھر چکی ہے ہم نے اس کو اسی حال پر چھوڑ دیا ہے اور آپ کے پاس پوچھنے کے لئے آئے ہیں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ اس کا عمل ہے جو وہ عمل کیا کرتا تھا۔ جاؤ اس کو اسی قبر کے بعض حصے میں دفن کر دو۔ اللہ کی قسم اگر تم لوگ اس کے لئے پوری زمین بھی کھود ڈالو گے تو تم یہی کچھ پاؤ گے۔

وہ آدمی کہتا ہے کہ پھر ہم نے اس کو اسی قبر میں ڈال دیا۔ وہ کہتے ہیں جب ہم نے یہ سفر پورا کر دیا تو ہم لوگ اس کی بیوی کے پاس گئے ہم نے اس سے اس کے عمل کے بارے میں پوچھا تو اس نے ہمیں بتایا کہ یہ کھانے کا سامان بیچا کرتا تھا غلہ وغیرہ اور روزانہ وہ اپنے گھر والوں کے لئے ضرورت کی روزی پہلے نکال لیتا تھا۔ اس کے آٹے کی مقدار میں جتنی نکالتا جو کی بھوسی وغیرہ کاٹ کر ملا دیتا تھا لوگوں کے کھانے کے سامان میں اور خود اس میں سے کھاتا تھا جو پہلے نکال لیتا تھا۔

۵۳۱۲:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو بشر بن سری نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہاں آ جاؤ بلندی پر ابوحفص نے کہا یعنی مطین نے یعنی قریب ہو جاؤ اس کی طرف۔

بے شک نبی کریم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی روزی کو عمل کرے تو یقین کے ساتھ کرے۔

۵۳۱۳:۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابودارم نے حافظ نے کوفہ میں ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن مستنیم نے ان کو مصعب بن عبداللہ بن مصعب زبیری نے ان کو مالک بن انس نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں

(۵۰۳۹) ۔۔۔ فی ب (الباطلی) وھو خطأ (۵۳۱۳) ۔۔۔ (۱) فی ب (مسلم)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی عمل کرے تو یقین کے ساتھ کرے۔

۵۳۱۴: ۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق صغانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن مقسم عطار مقری نے ان کو ادریس بن عبدالکریم نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کو بشر بن سری نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ عزوجل پسند کرتے ہیں۔ جب کوئی ایک تم میں سے عمل کرے تو اس کو درست کرے۔

شیخ احمد نے کہا کہ۔ یہ زیادہ صحیح ہے اور اس میں، اس کے لئے کوئی اصل نہیں ہے واللہ اعلم اور اس کو ابوالازہر نے بھی روایت کیا ہے بشر بن سری سے۔

۵۳۱۵: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن علی بن حسن مقری نے ان کو ابوامیہ محمد بن ابراہیم طرسوسی نے ان کو قطبہ بن علاء بن منصور غنوی نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا محمد بن سوقہ نے تم ہمیں ساتھ لے چلو اس آدمی کے پاس جس کے پاس علم و فضل ہے۔ لہذا میں چلا عاصم بن کلیب جرمی کی طرف تو انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی اس میں یہ بات بھی تھی کہ اس نے کہا تھا کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد کلیب نے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ کسی جنازے میں شریک ہوئے تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے میں اس وقت لڑکا تھا مگر میں عقل و فہم رکھتا تھا۔ جنازہ قبر پر پہنچ گیا مگر دفن ممکن نہیں تھا (شاید اس لئے کہ قبر چھوٹی پڑ گئی تھی) کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہدایات دینے لگے۔ وہ فرما رہے تھے۔ سیدھا کرو۔ برابر کرو اس لحد کو حتیٰ کہ لوگوں نے یہ سمجھا کہ یہ سنت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ بہر حال بے شک یہ کام میت کو کوئی نفع نہیں دیتا اور نہ ہی اس کو کوئی نقصان دیتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتے ہیں عمل کرنے والے سے کہ جب وہ کوئی عمل کرے عمدہ کام کرنے والا جب کوئی کام کرے تو اس کو اچھا کر کے کرے۔

(۵۳۱۵) ہذا حدیث مرسل انظر السلسلۃ الصحیحۃ (۲/۱۰۴) رقم ۱۱۱۳

ایمان کے شعبوں میں سے چھتیسواں شعبہ

نفسوں کی حرمت اور ان پر زیادتیاں، اور گناہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱) ۔۔۔ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذابا عظیما

جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ رہے گا وہ اس میں۔ اور اس پر اللہ کا غضب ہوگا اور اس کی لعنت اور اللہ نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار رکھا ہے۔

نیز ارشاد ہے:

(۲) ۔۔۔ ولا تقتلوا انفسکم

تم لوگ اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو۔ یعنی بعض تمہارا بعض کو قتل نہ کرے۔

نیز ارشاد فرمایا:

(۳) ۔۔۔ ان اللہ کان بکم رحیما

بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ مہربان ہے۔

یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے کہ بعض تمہارا بعض کو قتل نہ کرے تو یہ اس کی طرف سے تمہارے ساتھ رحمت ہے مہربانی ہے۔ کیونکہ اس میں تمہاری بقاء ہے اس میں تمہاری زندگی ہے (اس طرح وہ تمہیں باقی رکھنا چاہتے ہیں اور زندہ رکھنا چاہتے ہیں) تاکہ تم دنیوی زندگانی کی نعمتوں سے بہرہ مند ہو اور اس زندگی میں رہ کر خیر اور بھلائی کماؤ جو تمہیں دائمی نعمتوں تک پہنچادے۔ نیز ارشاد فرمایا۔

(۴) ۔۔۔ ومن یفعل ذالک عدوانا وظلما فسوف نصلیہ نارا وکان ذالک علی اللہ یسیرا

جو شخص اس کام کو سرکشی اور ظلم کے ساتھ کرے پس عنقریب ہم اس کو آگ میں داخل کریں گے اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے۔

جس نفس کو قتل کرنا حرام ہے اللہ نے اس کے قتل کو شرک کے ساتھ ملا دیا ہے

(۵) ۔۔۔ والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذالک یلق اثاما یضاعف لہ العذاب یوم القیمۃ ویخلد فیہ مہانا الا من تاب

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور الٰہ نہیں مانتے اور نہ پکارتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ نے محترم بنادیا ہے۔ مگر حق کے ساتھ۔ اور وہ لوگ زنا نہیں کرتے (وہی عباد الرحمٰن ہیں اللہ والے ہیں) اور جو شخص یہ کام کرے وہ بہت بڑے گناہ میں پڑا۔ وہ گناہ ہوگا اس کے لئے عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ پڑا رہے گا وہ اس میں ذلیل ہو کر مگر وہ شخص جو توبہ کرے۔

نیز ارشاد فرمایا:

(۶) ۔۔۔ ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا

نہ مارڈالو اس جان کو جس کو مارنا حرام کر دیا ہے اللہ نے مگر حق کے ساتھ۔ اور جس شخص کو مارا گیا ظلم سے ہم نے اس کے وارث کو زور دیا ہے۔ پس نہ حد سے نکل جائے وہ قتل کرنے میں بے شک اس کو مدد ملتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں قتل کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اس کو ظلم قرار دیا ہے اور ظلم قبیح اور حرام ہوتا ہے۔ اور اسی کی مثل حدیث میں بھی آیا ہے

۵۳۱۶:... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو عثمان بن محمد بن ابو شیبہ نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو ابو وائل نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تم اس کے ساتھ شریک کو پکارو حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ پھر کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنا بیٹا اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔ فرمایا کہ یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔ اس کی تصدیق اللہ نے اپنی کتاب میں اتاری ہے۔

والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اٰخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما

(رحمٰن کے بندے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسرے الٰہ کو نہیں پکارتے اور اس نفس کو قتل نہیں کرتے جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہیں بدکاری کرتے اور جو شخص یہ کام کرے وہ گناہوں کو پائے گا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں عثمان بن ابو شیبہ سے۔

قتل کبیرہ گناہ:

۵۳۱۷:... تحقیق گزر چکی ہے حدیث انس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ان سے پوچھا گیا کبیرہ گناہوں کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ کسی کو قتل کرنا۔ اور جھوٹی بات کرنا۔

۵۳۱۸:... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں حتیٰ کہ وہ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جب یہ کلمہ پڑھ لیں انہوں نے مجھ سے اپنے خون بچا لئے اپنے مال بچا لئے۔ باقی ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا صحیح میں اعمش کی حدیث سے۔

۵۳۱۹:... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابو ظبیان نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا حرقات کی طرف۔ ہم لوگ وہاں اترے وہ شکست کھا گئے ہم نے ان میں سے ایک آدمی کو پکڑا مگر اس نے جلدی سے کلمہ شہادت پڑھ لیا مگر میں نے اس کو مار کر قتل کر دیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے ہم نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ نے فرمایا تیری کون حفاظت کرے گا اور تجھے کون بچائے گا لا الٰہ الا اللہ سے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے تو صرف قتل سے بچنے کے لئے پڑھا تھا۔ حضور نے پھر فرمایا۔ تجھے کون بچائے گا۔ لا الٰہ الا اللہ سے قیامت کے دن؟ آپ بڑی دیر تک یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال آیا کاش کہ میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔ (اور میرے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہ ہوتا۔)

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں اعمش کی حدیث سے اور کہا ہے خالد احمر کی حدیث میں اعمش سے۔ کیا تم نے اس کا دل چیر کر نہیں دیکھا۔ اس کے دل کو حق کر تو جان لیتا کہ اس نے دل سے کہا ہے یا نہیں۔

(۵۳۱۹) ... (۱): کتاب المخطوطہ والصواب ... (۲): ... [illegible]

۵۳۲۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ فرمایا جو شخص ظلم سے قتل ہو جائے اللہ تعالیٰ اس سے ہر گناہ مٹا دیں گے اور یہ بات قرآن میں موجود ہے۔ انی ارید ان تبوء باثمی واثمک میں ارادہ کرتا ہوں کہ تو رجوع کرے میرے گناہ اور اپنے گناہ کے ساتھ۔

قیامت کے دن سب سے پہلے خون کے بارے میں فیصلہ ہوگا:

۵۳۲۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عوف نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے "ح" اور خبر دی ہے ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو الحسین بن ہانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو عبد اللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

پہلی چیز جس کا لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوگا قیامت کے دن وہ خون کے بارے میں ہوگا۔ (یعنی قصاصوں کے بارے میں ہوگا۔) اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبید اللہ بن موسیٰ سے۔ اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے حدیث شعبہ سے اس نے اعمش سے۔

۵۳۲۶:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابو وائل نے ان کو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں لوگوں کے درمیان سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ ہوگا وہ خون ہوں گے۔

ابو وائل نے کہا کہ عمرو بن شرحبیل نے کہا کہ پہلی چیز جس کا لوگوں کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ ہوگا وہ خون ہوں گے۔ ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لے آئے گا اور کہے گا اے میرے رب اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کس چیز کے بارے میں اس کو تم نے قتل کیا تھا۔ اس نے کہا پھر ذکر کیا حدیث کو۔

۵۳۲۷:...... اعمش نے کہا۔ کہا ابراہیم نے کہا عبد اللہ نے۔ کہ ہمیشہ رہتا ہے آدمی کشادگی میں اپنے دین میں سے جب تک اس کا ہاتھ صاف رہے خون سے جب وہ اپنے ہاتھ کو حرام اور ناحق خون میں ڈبو لیتا ہے اس کا حیا چھین لیا جاتا ہے۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو وکیع نے اور اس کو روایت کیا ہے عبد الصمد بن زید نے ان کو اعمش نے۔ اسنادوں میں درج کرتے ہوئے۔ سوائے روایت ابراہیم کے اور اس میں عمرو بن شرحبیل کا ذکر نہیں ہے۔

اور یحییٰ نے اس کو روایت کیا اعمش سے بطور موصول روایت کے بطور مسند روایت کے۔

۵۳۲۸:...... ہمیں خبر دی عمر بن عبد العزیز بن عمر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن بن عبدار نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو عبید بن عبیدہ بن مروتمار بصری نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو سلیمان اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے ان کو عبد اللہ بن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کسی آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لے آئے گا۔ کہے گا اے رب اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم نے اس کو کیوں قتل کیا تھا۔ راوی نے کہا۔ وہ آدمی کہے گا تاکہ عزت تیرے لئے ہو۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ عزت تو ہے ہی میرے لئے۔ اور ایک آدمی کسی کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور کہے گا اے میرے رب مجھے اس نے قتل کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمائیں گے کہ تم نے اس کو کیوں قتل کیا تھا۔ وہ کہے گا کہ میں نے اس کو اس لئے قتل کیا تھا تاکہ عزت فلاں کے لئے ہو۔ فرمایا کہ وہ کہے گا کہ بے شک نہیں ہوگا اس کے لئے رجوع کرتا اس کے گناہ کے ساتھ۔

(۵۳۲۸)...... (۱) سقط من (ا)

۵۳۲۹: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن بن عبدہ نے ان کو ابو عبد اللہ بوشنجی نے ان کو ابو صالح فراء محبوب بن موسیٰ نے ان کو ابو اسحاق فزاری نے ان کو اعمش نے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ام الدرداء نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا ابو الدرداء سے وہ کہتے تھے کہ مقتول قیامت کے دن بیٹھا ہوگا۔ جب اس کا قاتل گذرے گا تو کھڑا ہوگا اور اس کو پکڑ لے گا اور اس کو لے جائے گا۔ اور کہے گا اے رب اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تم نے اسکو کیوں قتل کیا تھا۔ وہ کہے گا مجھے فلاں نے کہا تھا لہٰذا قاتل کو عذاب دیا جائے گا اور کہنے والے کو بھی۔ میں نے اس کو موقوف پایا تھا۔

۵۳۳۰: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبد اللہ رقی نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کے لئے ہلاکت ہے اس شر سے جو قریب آ چکا ہے وہ کامیاب ہو گیا جس نے اپنے ہاتھ کو روک لیا اسے بڑی فراخ قریب ہو جاؤ تم اللہ کے ذکر کے اللہ کی قسم ہے بے شک البتہ تم میں سے اپنے مرد ہوں گے اگر علم ثریا ستاروں سے لٹکا ہوگا تو بھی وہ اس کو ضرور پالیں گے۔

۵۳۳۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر بن عبد اللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابو بکر بن ابو شیبہ نے ان کو حفص بن غیاث وغیرہ نے ان کو اعمش نے ان کو عبد اللہ بن مرہ نے ان کو مسروق نے ان کو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسے مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں ہے جو شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ مگر تین باتوں میں سے کسی ایک بات کی وجہ سے (کسی کا خون حلال ہوگا۔)

شادی شدہ زانی اور جان کے بدلے میں جان۔ اپنے دین کو چھوڑنے والا مسلمان جماعت سے جدا ہونے والا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عمر بن حفص سے اس نے اپنے باپ سے۔

۵۳۳۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو ابراہیم بن اسحاق زہری نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو عبد الرحمن بن عائذ نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو بھی بندہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں کرتا ہوگا اور ناجائز قتل اور حرام خون میں ملوث نہیں ہوگا مگر وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

خطبہ حجۃ الوداع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے عہد

۵۳۳۳: ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب شیبانی حافظ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو احمد بن عمران واصل نے ان کو فضیل بن سلیمان نے ان کو عائذ بن ربیعہ بن قیس نے ان کو قرہ بن دعموص نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا حجۃ الوداع میں ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم سے کس چیز کا عہد لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ میں تم سے عہد لیتا ہوں کہ تم نماز قائم کرنا۔ تم زکوٰۃ ادا کرنا۔ اور تم بیت الحرام کا حج کرنا اور تم لوگ رمضان کے روزے رکھنا۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔

مسلمان پر ہتھیار اٹھانے کی ممانعت

اور مسلمان کے خون کو محترم سمجھنا اور اس کے مال کو اور معاہدوں کو محترم قرار دینا مگر اس کے حق کے ساتھ اور چمٹ جانا اللہ کے ساتھ اور

(۵۳۳۱) (۱) فی ب [illegible]

اطاعت کے ساتھ۔

۵۳۳۴: ــــ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ حدیث ہے جس کی خبر ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایک بھی تم میں سے ہتھیار وغیرہ کے ساتھ اپنے کسی مسلم بھائی کی طرف اشارہ نہ کرے تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ ہلا دے (اور وہ اس کو لگ جائے اور اس کی جان چلی جائے) تو یہ (اشارہ کرنے والا) آگ کے گڑھے میں گر جائے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد سے جو عبدالرزاق کی طرف منسوب نہیں ہے۔

۵۳۳۵: ــــ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابو احمد عبداللہ بن محمد بن حسن عدل نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابن عون نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے تمہارے اس آدمی کو لعنت کرتے ہیں جو اپنے بھائی کی طرف لوہے کے ساتھ اشارہ کرتا ہے اگرچہ اس کا بھائی ماں باپ کی طرف سے سگا بھائی ہو۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوبکر ابن ابوشیبہ سے اس نے یزید بن ہارون سے۔

۵۳۳۶: ــــ ہمیں خبر دی اور ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو برید نے ان کو ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک بھی جب ہماری مسجد یا ہمارے بازار (مسلمانوں کے) سے گذرے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے ہتھیاروں کے سنبھالے بند کرلیا کرے تاکہ کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچائے۔

۵۳۳۷: ــــ اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابوموسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ہم لوگوں پر (یعنی مسلمانوں پر) ہتھیار اٹھائے (حملہ کرنے کے لئے) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

بخاری مسلم نے دونوں کو نقل کیا ہے صحیح میں ابواسامہ کی حدیث سے۔

۵۳۳۸: ــــ ہمیں خبر دی ابوالحسن بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمن بن ماتی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو محمد بن کناسہ نے ان کو اسحاق بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک مسلمان آدمی اپنے دین کے معاملے میں بڑی کشادگی میں رہتا ہے جبتک کہ وہ خون حرام کو نہ پہنچے۔ (یعنی جب تک ناحق قتل نہ کرے۔)

اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے علی بن ابوہاشم سے اس نے اسحق سے۔

۵۳۳۹: ــــ ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن مھرویہ بن عباس بن سنان رازی نے ان کو ابوحاتم رازی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشیش مقری نے ان کو ابواسحق بن ابوالفنائم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوعزرہ نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو احمد بن سلمان نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی چیز جس کے بارے میں قیامت کے دن فیصلہ ہوگا وہ لوگوں کے خون اور قصاص ہوں گے۔

حافظ نے اپنی روایت میں فرمایا۔ (یعنی قیامت کے دن) اور ابوزکریا کی ایک روایت میں ہے۔ (قیامت کے دن خون کے بارے میں)

(۵۳۳۶) ــــ متفق علیہ انظر تحفۃ الاشراف (۹/۳۳۶) (۵۳۳۹) ــــ (۱) فی الأصل (محمد بن سلیمان)

اور انہوں نے اپنی اسناد میں کہا ہے۔ (راوی) عروة بن وائل سے مروی ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن موسیٰ سے۔

۵۳۳۰: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبداللہ بن یزید نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اس روایت میں جو اعمش جانتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ پہلی چیز جس میں لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوگا وہ خون ہوں گے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں کئی وجوہ سے شعبہ سے۔

۵۳۳۱: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن بن عبدوس نے ان کو ابو عبداللہ بوشنجی نے ان کو تمیم بن موسیٰ نے ان کو یحییٰ نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابراہیم بن مہاجر نے ان کو اسماعیل مولیٰ ابن عوف نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ایک مومن کا قتل اللہ کے نزدیک پوری دنیا کی تباہی سے بڑا نقصان ہے۔

اللہ کے ہاں مومن کا قتل پوری دنیا کے زوال سے بھی بڑا حادثہ ہے:

۵۳۳۲: ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن عبدالملک نے ان کو ساتھ بن اسماعیل نے ان کو بشیر نے یحییٰ ابن مہاجر نے ان کو ابوبریدہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ایک مومن کا قتل بہت بڑا ہے اللہ کے نزدیک پوری دنیا کے زوال سے۔

۵۳۳۳: ہمیں خبر دی ابو القاسم بن حبیب نے اپنی اصل سے ان کو حدیث بیان کی محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو عبدان بن محمد بن عیسیٰ مروزی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو روح بن جناح نے ابن مجاہد سے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

البتہ دنیا کا مٹ جانا آسان ہے زیادہ ہلکا ہے اللہ کے نزدیک کسی مسلمان کا ناحق خون بہانے سے۔

۵۳۳۴: اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبدالصمد بن عبداللہ دمشقی نے ان کو ہشام نے مجھ سے۔ انہوں نے ذکر کیا ہے ابو احمد نے کہ اسی طرح ہمیں حدیث بیان کی عبدالصمد نے پھر کہا روح نے کہ مروی ہے مجاہد سے اس نے براء سے سوائے اس کے۔ تیجیبی کی روایت کیا ہے روح نے ابو حکم جوزجانی سے کہ حضرت براء بن عازب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

البتہ ساری دنیا کا مٹ جانا آسان اور ہلکا ہے اللہ پر اس خون سے جو ناحق بہایا جائے۔

۵۳۳۵: ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن محمد بن حسین سلمی نے بطور املاء کے ان کو ابو الحسن محمد بن حسین بن منصور نے ان کو یحییٰ بن ابراہیم بن ابوحسان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو روح بن جناح نے ان کو ابو الحکم نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

البتہ دنیا کا ختم ہو جانا آسان اور ہلکا ہے اللہ پر کسی مسلمان کے ناحق خون بہنے سے

اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن عامر وغیرہ نے ولید بن مسلم سے۔

۵۳۳۶: ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر احمد بن حسین دمشقی نے ان کو ابو احمد عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ بن صقر سکری نے ان کو احمد بن ابراہیم دورقی نے ان کو عبیداللہ بن حفص بن شروان نے ان کو مسعر بن عمار نے ابو مسلم فزاری نے ان کو اوزاعی نے ابن ورباح نے

(۵۳۳۲)۔ اخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۲/۲۵۰)

(۵۳۳۵)۔ (۱) في ب ولید مسلم وهو خطأ — اخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۳/۱۰۰۴)

ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص کسی مسلمان کے قتل میں مدد کرے (اگرچہ) آدھے کلمے کے ساتھ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان قیامت کے دن لکھا جائے گا اللہ کی رحمت سے "مایوس اور محروم"۔

۵۳۳۷:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے جو کہ زہری کے بھائی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں اہل مدینہ کی ایک جماعت کے ساتھ سالم بن عبداللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک آدمی نے کہا۔ کہ امیر نے ایک آدمی کو چابک مارے ہیں جس سے وہ مر گیا ہے۔ لہذا حضرت سالم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر ایک کافر کے قتل کرنے پر عیب اور اعتراض فرمایا تھا۔

۵۳۳۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو علی حسین بن علی حافظ نے ان کو ابو یعلی موصلی نے ان کو واصل بن عبدالاعلیٰ نے اور عبداللہ بن عمر نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے کہ اے اہل عراق میں تمہیں پوچھتا تم لوگوں سے کسی چھوٹے گناہ کے بارے میں اور نہیں سوار کرتا میں تم لوگوں کو کسی بڑے گناہ پر میں نے تو ابو عبداللہ بن عمر سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ بے شک فتنہ اس طرف سے آئے گا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا جہاں شیطان کے سینگ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور تم لوگ وہ ہو کہ بعض تمہارا بعض کی گردنیں مارے گا۔ بے شک موسیٰ علیہ السلام نے قتل کیا تھا جس کو قتل کیا تھا وہ آل فرعون تھا بطور قتل خطاء کے (مگر اس کے باوجود) اللہ نے فرمایا تم نے ایک جان کو قتل کیا تھا سو ہم نے تجھے نجات عطا کی تھی غم سے اور ہم نے آزمایا تجھے آزمانا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن عمر بن ابان سے اور واصل سے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وصیت اور وعظ و نصیحت:

۵۳۳۹:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو علی بن ابراہیم واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو زیاد بن جصاص نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ جب جندب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آمد محسوس کی تو مدینہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے نکلے اور جندب ان کے پیچھے لگ گئے اور انہوں نے یہ کہنا شروع کیا۔

اے ابو عبداللہ ہمیں وصیت کیجئے اللہ مجھ پر رحم کرے انہوں نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو۔ اور قرآن کو پڑھو کیونکہ وہ اندھیری رات کی روشنی ہے۔ اور دن کی ہدایت ہے۔ مطابق اس کے جو ہے مشقت اور فاقہ سے۔ پس جس وقت مصیبت پیش آ جائے اپنے مالوں کو اپنے نفسوں کے آگے کر دو (یعنی مالوں کے ساتھ دفاع کرو) اور جس وقت مصیبت اتر پڑے پس کر دیا کرو اپنے نفسوں کو اپنے دین کے آگے (یعنی نفسوں کے ساتھ دین کا دفاع کرو) اور یہ اچھی طرح جان لو کہ ناکام وہ شخص ہے جس کے دین کا نقصان ہو گیا۔ اور ہلاک ہونے والا وہ شخص ہے جس کا دین ہلاک و تباہ ہو گیا۔ خبردار جنت کے حصول کے بعد کوئی فقر و تنگدستی نہیں اور جہنم میں داخلے کے بعد کوئی غنا نہیں ہے اس لئے کہ جہنم کا قیدی نہیں چھوٹے گا۔ اور اس کا نقصان اٹھانے والا تندرست نہیں ہوگا۔ اور اس میں جلنے والے کی آگ نہیں بجھے گی۔ اور بے شک جنت کے درمیان اور مسلمان کے درمیان جو چیز حائل ہوگی وہ چلو بھر خون ہوگا اس کے مسلمان بھائی کا جس کو اس نے بہایا ہوگا۔ وہ جب جنت کے کسی بھی دروازے سے داخل ہونے کے لئے جائے گا اسی کو بند پائے گا۔ اور اچھی طرح جان لیجئے کہ آدمی جب مر جاتا ہے اور دفن ہو جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا پیٹ خراب ہو کر بدبو چھوڑتا ہے لہذا تم لوگ بدبو کے ساتھ خبث و ناپاکی کا اضافہ نہ کرو۔

(۵۳۳۹)...... زیاد بن الجصاص هو : زیاد بن ابی زیاد. والحسن هو : البصری.

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث اوزاعی سے اور اس کو نقل کیا ہے اس نے کئی دیگر تعبیروں سے۔

۵۳۶۴: ...... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن ابراہیم صیدلانی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سعید بن مریم مصری نے ان کو نافع بن یزید نے ان کو ابن الہاد نے یہ کہ سعید بن ابوسعید مقبری نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا ابو ہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جس وقت آدمی زنا کرتا ہے اس سے ایمان نکل جاتا ہے پس ہوتا ہے اس کے اوپر مثل سائے بان کے جب اس فعل سے علیحدہ ہوتا ہے ایمان اس کی طرف واپس لوٹ آتا ہے۔

۵۳۶۵: ...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن محمد اشنانی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عوام نے اور وہ ابن حوشب ہے علی بن مدرک سے اس نے ابوزرعہ سے اس نے ابو ہریرہ سے انہوں نے فرمایا کہ ایمان پاک چیز ہے جو شخص بدکاری کرتا ہے ایمان اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ پس جو شخص اپنے نفس کو ملامت کرتا ہے اور گناہ سے رجوع کرتا ہے ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

۵۳۶۶: ...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو محمد بن عمرو رزاز نے "ح" ان کو خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوسہل احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد نے ان کو یحییٰ بن طالب نے ان کو عمرو بن عبدالغفار نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو علی بن مدرک نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ابو ہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ ایمان ایک قمیص ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اس کی قمیص پہناتا ہے جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے اس کی قمیص ایمان اتاری جاتی ہے اگر بندہ توبہ کرتا ہے تو اس پر وہ واپس کر لی جاتی ہے جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے اس کی قمیص ایمان اتاری جاتی ہے اگر بندہ توبہ کرتا ہے تو اس پر وہ واپس کر لی جاتی ہے۔

۵۳۶۷: ...... ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو حسین بن حسن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو خبر دی ابن عجلان نے ان کو قعقاع نے ان کو خبر دی ہے ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ نے۔ اور ان سے پوچھا تھا رسول اللہ کے قول کے بارے میں۔ نہیں زنا کرتا زانی اس حال میں کہ وہ مؤمن ہو لہٰذا ایمان اس سے کہاں ہوگا؟

ابو ہریرہ نے کہا کہ ایمان اس کے اوپر ایسے ہوگا اور اشارہ کیا اپنی ہتھیلی سے اپنے سر کے اوپر اگر توبہ کر لیتا ہے اور باز آ جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف واپس لوٹ آتا ہے۔

شیخ احمد نے کہا کہ اور سوائے اس کے نہیں کہ آپ نے ارادہ کیا تھا۔ اس اندازے کا جو زنا کے ساتھ اس کا ایمان کم ہوا تھا۔

۵۳۶۸: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر اشنانی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوشہاب نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے کہ وہ اپنے غلاموں کا نام عربوں کے نام کے ساتھ رکھا ہے۔ مثلاً عکرمہ۔ سمیع۔ کریب۔ اور بے شک اس نے کہا ان کو۔ شادی کرلو۔ بے شک بندہ جب زنا کرتا ہے اس سے ایمان کا نور کھینچ لیا جاتا ہے پھر اللہ اس کو اس بندے پر واپس لوٹا دیتے ہیں بعد میں یا اس کو روک لیتے ہیں۔

۵۳۶۹: ...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے وہ کہتے ہیں کہ کہا اسماعیل بن اسحاق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شداد بن سعید جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اے

(۵۳۶۵) ...... (۱) فی (ا لازم)

(۵۳۶۸) ...... فی الأصل أحمد بن یونس بن شہاب وھو خطأ والصحیح ما أثبتناہ وأبوشہاب ھو: عبدربہ بن نافع

قریش کے جوانوں اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔ نہ زنا کرو۔ خبردار اللہ جس کے لئے اس کی عزت کی حفاظت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا بہت بڑا جرم ہے:

۵۳۷۰ ـــ ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ابووائل نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے ان کو ابومیسرہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سا گناہ بڑا ہے انہوں نے فرمایا یہ کہ تم اللہ کا شریک بناؤ حالانکہ اسی نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ اس کے بعد پھر کون سا بڑا ہے؟ یہ کہ تو اپنے بیٹے کو قتل کرے اس خوف کے مارے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔ میں نے پوچھا کہ اس کے بعد پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو زنا کرے اپنے پڑوسی کی بیوی سے

۵۳۷۱ ـــ فرمایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کی مثل۔ فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل کی ہے۔

والذین لایدعون مع اللہ الھا اخر ولایقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولایزنون ومن یفعل ذالک یلق اثاما

رحمٰن کے بندے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسرے الٰہ کو نہیں پکارتے اس نفس کو نہیں مارتے جس کے قتل کو اس نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور وہ بدکاری نہیں کرتے جو شخص اس کام کو کرے گا وہ گناہ کو پائے گا۔

ان دونوں کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم اور عثمان سے اور دونوں کو نقل کیا ہے بخاری نے وہ روایت کی گئی ہے حدیث منصور عثمان بن ابوشیبہ سے ان کو جریر نے اور حدیث اعمش قتیبہ سے اس نے جریر سے۔

۵۳۷۲ ـــ ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن قوصیار نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن محمد رزین سلمی نے ان کو حفص بن عبدالرحمٰن نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

اور پوچھنے لگا کہ کون سا گناہ بڑا ہے۔ پھر حدیث کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا پھر ٹھہر جا۔ اور فرمایا اللہ نے اس کی تصدیق اتاری ہے اس آیت میں پھر ذکر کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چند لوگوں پر لعنت:

۵۳۷۳ ـــ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن عمرو نے ابوعمرو سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ لعنت کرے اس کو جو اپنی نسبت اپنے آقاؤں کے سوا کسی اور کی طرف کرے۔ رشتہ داری بتلائے غیر رشتہ داروں سے اور اللہ لعنت کرے اس کو جو زمین کی حدیں تبدیل کرے۔ اور اللہ لعنت کرے اس کو جو اندھے کو راستے سے بھٹکائے اور اللہ لعنت کرے اس کو جو اپنے والدین کو لعنت کرتا ہے۔ اللہ لعنت کرے اس کو جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے۔ اور اللہ لعنت کرے اس کو جو جانوروں چار پایوں کے ساتھ بدفعلی کرے۔ اور اللہ لعنت کرے اس پر جو قوم لوط والا کام کرے۔ تین بار فرمایا۔

(۵۳۶۹) (۱) فی الأصل (أبونصر) وھو خطأ والحدیث أخرجه الحاکم (۳۵۸/۳) من طریق مسلم بن إبراھیم به

(۵۳۷۰) (۱) سقط من (ب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے قوم لوط کے عمل میں مبتلا ہونے کا خوف:

۵۳۷۴: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر جشمی نے (ح) اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحق نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالوارث بن سعید نے ان کو قاسم بن عبدالواحد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک سب سے زیادہ خوف کی بات جس سے میں اپنی امت کے بارے میں ڈرتا ہوں یا اس امت کے بارے میں ڈرتا ہوں خبردار یقیناً وہ قوم لوط کا عمل ہے۔

یہ الفاظ ابن بشران کی حدیث کے ہیں۔ اور ابن عبدان کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ بے شک زیادہ شدید یہ فرمایا تھا کہ بے شک زیادہ ڈر۔ جو میں اپنی امت پر ڈرتا ہوں وہ قوم لوط کا عمل ہے۔

۵۳۷۵: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عاصم نے ان کو مسلم بن سلام نے ان کو عیسیٰ بن حطان نے ان کو علی بن طلق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ فرماتے تھے۔ جب تم میں سے کوئی آدمی ہوا خارج کرے اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے اور عورتوں کے ساتھ صحبت نہ کرے پاخانے کی جگہ سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا حق بات سے۔

۵۳۷۶: اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو محمد بن علی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو حارث بن مخلد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بیشک جو شخص اپنی بیوی کے پاس آتا ہے پاخانے کے راستے میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر شفقت نہیں فرمائے گا۔

۵۳۷۷: اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو ابن خثیم نے ان کو صفیہ بنت شیبہ نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتی ہے کہ مدینے میں جب مہاجر آئے تو انہوں نے چاہا کہ وہ اپنی عورتوں سے ان کی شرمگاہوں میں ان کے پیچھے کی طرف سے صحبت کریں ان کی عورتوں نے اس عمل سے انکار کیا اور اس کو ناپسند کیا لہٰذا انہوں نے سیدہ ام سلمہ کے پاس آ کر اس مسئلہ کو ذکر کیا لہٰذا سیدہ ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مسئلہ پوچھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تم لوگ اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ (مگر ایک ہی راستے سے)۔

۵۳۷۸: اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا۔ کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا تھا اس شخص کے بارے میں جو اپنی عورت کے پاس آتا ہے پیچھے کے راستے سے۔ انہوں نے فرمایا۔ یہ شخص مجھ سے کفر کے بارے میں پوچھتا ہے۔

اور اپنی اسناد کے ساتھ مروی ہے معمر سے اس نے روایت کیا اس سے جس نے سنا تھا عکرمہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایسے کام پر ایک آدمی کو پٹائی کی تھی۔

۵۳۷۹: اور اپنی اسناد کے ساتھ مروی ہے قتادہ سے اس نے ابوالدرداء سے کہ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تھا لہٰذا انہوں نے فرمایا کہ اس کام کو کافر ہی کر سکتا ہے (یعنی بیوی کے ساتھ غیر فطری عمل کو وہ پاخانے کے راستے صحبت کا فعل کوئی مسلمان تو نہیں کر سکتا)۔

۵۳۸۰: اور اپنی اسناد کے ساتھ معمر سے مروی ہے اس نے لیث سے اس نے مجاہد سے اس نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے

ایک آدمی کے پاس آیا جو میدان میں سرسبز زمین پر رہتے تھے وہ ایک لڑکے کی صورت میں بن کر آیا اس آدمی نے وہ بانسری اس طرح بجائی کہ اس کی آواز ایسی خوبصورت تھی جو لوگوں نے کبھی نہیں سنی تھی ایسی آواز۔ لوگوں نے اس دن کو عید کا دن بنا لیا لہذا ہر سال میں ایک بار وہ جمع ہوتے تھے۔ اور پہاڑی مردوں میں سے ایک آدمی ان پر اچانک گھس آیا جب وہ اپنی عید میں مشغول تھے اس نے میدانوں کی عورتوں کو اور ان کے حسن کو دیکھا تو اس نے اپنے پہاڑی مردوں کو ان کے حسن کی خبر دی لہذا وہ لوگ ان عورتوں کی طرف اتر آئے اور ان کے درپے ہو گئے۔ لہذا ان میں بے حیائی عام ہو گئی اسی بات کی طرف قرآن میں ارشاد ہے۔

ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى

جاہلیت اولیٰ والا بناؤ سنگھار نہ کریں۔

۵۴۵۲ ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو علی بن فضل بن محمد بن عقیل نے ان کو ابو شعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو سنا علی بن زید بن جدعان سے اس نے سنا سعید بن مسیب سے وہ فرماتے تھے کہ نہیں مایوس ہوا شیطان کسی شئی سے مگر وہ آیا اس پر عورتوں کی طرف سے۔ اس کے بعد سعید نے کہا کہ وہ چوراسی سال کے ہو گئے ہیں۔ اور ان کی ایک آنکھ بھی ضائع ہو چکی ہے۔ اور دوسری کے ساتھ دھندلا دیکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ میرے نزدیک عورتوں سے زیادہ خوفناک شئی کوئی نہیں ہے

۵۴۵۲ مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس سیاری نے ان کو عبد اللہ بن علی غزالی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو سعید بن مسیب نے پھر مذکورہ بالا مذکورہ کو روایت کیا ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا اور دوسری آنکھ سے دیکھتا ہے۔

۵۴۵۳ ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابو عمرو نے ان کو محمد بن قطن نے ان کو ... نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو بیان کیا حماد بن سلمہ نے ان کو یونس بن عبید نے انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ ہرگز کسی کے پاس تنہا ...... صاحب اقتدار کے پاس اور کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھا کرو۔

۵۴۵۴ ہم نے روایت کی ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے مقام جابیہ میں اپنے خطبے میں فرمایا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہ ہرگز نہ خلوت میں بیٹھے کوئی ایک تم میں سے کسی عورت کے ساتھ بے شک ان دو کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

۵۴۵۵ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسقاطی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ابن ابو شداد نے ان کو ابو العلاء ریاحی نے ان کو ابن ابی حلال نے ان کو معقل بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ اگر کسی آدمی کے سر پر لوہے کی کنگھی رکھ دی جائے جس کو کھینچنے سے ہڈیوں تک گوشت اتار دے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ اس کو کوئی عورت ہاتھ لگائے جو اس کی محرم نہ ہو یعنی غیر عورت۔

۵۴۵۶ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الولید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابو شیبہ نے ان کو زید بن حباب نے ان کو ضحاک بن عثمان نے ان کو خبر دی زید بن اسلم نے ان کو عبد الرحمن بن ابو سعید نے ان کو ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی کی شرمگاہ نہ دیکھے اور کوئی عورت دوسری عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں ایک دوسرے سے جسم نہ ملائے۔ اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں جسم نہ ملائے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو شیبہ سے

۵۳۵۷:.... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان نے اور ابوالحسین محمد بن حسین قطان نے اور ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو ولید بن بکیر نے ان کو ابوخباب نے ان کو عبداللہ بن محمد عدوی نے ان کو ابوسفیان البصری نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو زر بن حبیش نے ان کو ابی بن کعب نے انہوں نے ہمیں فرمایا کہ اس امت کے آخری دور میں قیامت کے قریب کچھ چیزیں ہوں گی ان میں سے ایک یہ ہے آدمی اپنی بیوی یا لونڈی کے ساتھ پاخانے کی جگہ سے صحبت کرے گا۔ حالانکہ وہ فعل قبیح اور حرام ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اور اس پر اللہ اور اللہ کا رسول سخت ناراض ہوتے ہیں۔ اور دوسری چیز ان میں سے کہ آدمی آدمی سے یعنی مرد مرد سے صحبت کرے گا حالانکہ یہ ان چیزوں میں سے ہے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اس فعل کرنے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سخت ناراض ہوتے ہیں۔ اور تیسری چیز ان میں سے یہ ہے کہ عورت عورت کے ساتھ صحبت یعنی جنسی تسکین کرے گی حالانکہ یہ وہ فعل قبیح ہے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اس پر اللہ اور اس کا رسول سخت ناراض ہوتے ہیں۔

ایسے لوگوں کی کوئی نماز قبول نہیں ہے جب تک وہ اسی حالت پر قائم رہیں گے حتیٰ کہ وہ اللہ کی طرف توبہ کریں۔ خالص توبہ کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب سے کہا کہ یہ خالص توبہ کیسی ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ گناہ پر ندامت اختیار کرنا ہے جو ہو جائے۔ جب آپ سے زیادتی ہو جائے۔ پھر آپ اپنی ندامت کے پیچھے میں اللہ سے استغفار کریں اور اس کے بعد دوبارہ کبھی نہ کریں اس کی سند ضعیف ہے۔

مرد کا مرد سے یا عورت کا عورت سے جنسی تسکین حاصل کرنا زنا ہے:

۵۳۵۸:.... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابو بدر نے ان کو محمد بن عبدالرحمن نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی دوسرے آدمی کو آتا ہے یعنی اس کے ساتھ غیر جنسی فعل کرتا ہے تو وہ دونوں زانی ہوتے ہیں اور جب دو عورتیں ایک دوسری سے جنسی تسکین کرتی ہیں وہ دونوں زانیہ ہوتی ہیں۔

۵۳۵۹:.... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو حسین بن علی عجلی نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو محمد بن ابوذئب نے ان کو ابوجمرہ نے وہ کہتے ہیں۔ کہ قوم لوط کے لوگ یعنی لواطت کرنے والے (غیر جنسی فعل کرنے والے) یہ فعل لواطت مردوں میں کرنے سے پہلے چالیس سال تک اپنی عورتوں کے ساتھ کرتے رہے تھے۔

۵۳۶۰:.... اور ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حسین بن علی نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو اعمش نے ان کو ابوظبیان نے ان کو حذیفہ نے انہوں نے فرمایا کہ قوم لوط پر عذاب الٰہی کا فیصلہ اس وقت ہوا تھا جب عورتیں عورتوں کے ساتھ مردوں سے مستغنی ہوگئی تھیں اور مرد مردوں کے ساتھ لگ کر عورتوں سے مستغنی ہو گئے تھے۔

۵۳۶۱:.... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو حسین نے ان کو محمد بن صلت نے ان کو بنوتمیم کے ایک شیخ نے ان کو عبید مکتب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے پوچھا تھا ان دونوں عورتوں کے بارے میں جو اپنی شرم گاہیں باہم رگڑتی ہوئی پائی گئیں۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ دونوں کو تعزیر کی سزا دی جائے لہٰذا ان کو سو سو درے بطور تعزیر مارے گئے۔

۵۳۶۲:.... اسی سند کے ساتھ بنوتمیم کے ایک شیخ سے روایت ہے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے کہ ان کے پاس سحاق کرنے والی دو عورتوں کو لایا گیا تو انہوں نے دونوں کو سو سو کوڑے مارے۔

۵۴۶۳:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو حفص نے ان کو ابوحفص نے ان کو جعفر بن محمد بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ اس کے پاس دو عورتیں آئیں جو قرآن مجید پڑھتی (اور سمجھ بچی) تھیں ان دونوں نے پوچھا کہ کیا آپ قرآن میں عورت کا عورت کے ساتھ سحاق کرنے کی اور غیر جنسی فعل کرنے کی حرمت پاتے ہیں؟ محمد بن علی نے ان کے جواب میں فرمایا۔ہاں یہ عورتیں ایک عہد کے تابع تھیں۔ اور وہ اس یعنی کنویں والیاں ہیں۔ اور ہر شیر اور ہر کنواں رس ہے۔ فرمایا کہ ایسی عورتوں کے لئے آگ کی اوڑھنی کاٹی جائے گی اور آگ کی قمیص اور آگ کا کمر پٹہ اور آگ کا تاج اور آگ کی جوتیاں۔ اور ان کے اوپر ہوگا موٹا کپڑا خشک۔ چھیلنا و کھرچنا آگ سے۔ جعفر نے کہا یہ بات (جو میں نے بیان کی ہے) اپنی عورتوں کو بتادو۔

کہا عبداللہ نے کہ میرے والد نے کہا تھا مجھے خبر ملی ہے عمرو بن ہاشم جنبی سے اس نے ابوحمزہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے محمد بن علی سے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو عورتوں کو ان کے مردوں کی بداعمالی کی وجہ سے عذاب دیا تھا۔ محمد بن علی نے جواب دیا کہ اللہ پاک اس بات سے زیادہ عدل و انصاف کرنے والا ہے۔ اس قوم کے مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ مستغنی ہو چکے تھے۔

۵۴۶۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو عمار بن نصر مروزی نے ان کو عثمان بن عبدالرحمٰن نے یعنی حرانی نے ان کو عنبسہ نے ان کو علاء بن کثول نے ان کو واثلہ بن اسقع نے اس نے اس کو مرفوع کیا ہے اس نے کہا کہ شرمگاہیں باہم رگڑنے والی عورتیں زانیہ ہیں۔ یا عورتوں کا باہم شرمگاہیں رگڑنا زنا ہے۔

۵۴۶۵:...... ہمیں خبر دی ابونصر احمد بن علی بن احمد قاضی نے ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام ریاحی نے ان کو سعید بن سلیمان بن داؤد یمامی نے "ح"۔

قرب قیامت میں ہونے والے چند گناہوں کا ذکر:

۵۴۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حسین بن احمد بن منصور سجادہ نے ان کو بشر بن ولید نے ان کو سلیمان بن داؤد یمامی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ان پر واقع ہوگا زمین میں دھنسایا جانا۔ شکلیں مسخ ہونا۔ اور پتھر برسنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگ دیکھو کہ عورتیں زین پر سواری کریں جب تم دیکھو کہ گانے بجانے کے آلات عام ہو جائیں۔ جب تم دیکھو کہ جھوٹی شہادتیں عام ہو جائیں۔ اور شراب پی جانے لگے۔ اور اس کو چھپایا نہ جائے (سرعام پی جائے) اور نمازی لوگ اہل شرک کے برتنوں میں کھانے پینے لگیں مثلاً سونے چاندی کے برتنوں میں جب تم دیکھو کہ عورتیں عورتوں کے ساتھ اپنی خواہش پوری کریں۔ اور مرد مردوں کے ساتھ خواہش نفسانی پوری کریں۔ جب تم یہ چیز دیکھ لو تو پھر تو ہر طرف گناہوں کی معصیت اور بو پاؤ گے اس وقت تم تیار رہنا آسمان سے پتھر پھینکے جانے کے لئے۔ اور مالینی کی ایک روایت میں ہے کہ۔ تم ان کاموں سے نفرت کرنا اور تیاری کرنا۔ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اس طرح اور اس کو اپنے ماتھے پر رکھ لیا جس سے آپ نے اپنے چہرے کو چھپا لیا اس روایت کے ساتھ سلیمان بن داؤد منفرد ہے۔ اور وہ ضعیف راوی ہے۔

پانچ چیزوں میں مبتلا ہونے پر ہلاکت:

۵۴۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن ابراہیم ہاشمی نے بغداد میں ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو عمرو بن حصین نمیری نے ان کو فضل بن عمیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت پانچ

ان کو محرز بن ہارون بن علی بن محرز تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے سات شخصوں پر آسمان کے اوپر سے لعنت کی ہے پھر ان میں سے ایک پر لعنت کو مکرر کیا ہے تین بار اور اس کے بعد ہر ایک کو ایک ایک لعنت کی ہے فرمایا ملعون ہے ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو قوم لوط والا کام کرتا ہے (غیر فطری فعل) اور وہ شخص بھی ملعون ہے جو کسی چوپائے جانور کے ساتھ برا فعل کرتا ہے اور ملعون ہے وہ شخص جو اپنی بیوی اور اس کی بیٹی کو ایک ساتھ نکاح اور صحبت میں رکھتا ہے اور ملعون ہے وہ شخص جو والدین کا نافرمان ہے اور ملعون ہے وہ شخص جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے اور ملعون ہے وہ شخص جو زمین کی حد بدلتا ہے (یعنی دوسرے کی زمین مارتا ہے) اور ملعون ہے وہ شخص جو اپنے مالکوں کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف اپنی نسبت جوڑتا ہے یا (اپنا نسب دوسروں سے جوڑتا ہے)۔

٥٣٧٣:... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن قتیبہ نے اور ابن خزیمہ نے اور حسین بن عبداللہ قطان نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ہشام بن عمار نے ان کو رفدہ بن قضاعہ نے ان کو صالح بن راشد قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ حجاج بن یوسف کے پاس ایک ایسے شخص کو گرفتار کر کے لایا گیا جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا بالجبر کیا تھا انہوں نے فرمایا کہ اس کو قید کر دو اور اس کے بارے میں اصحاب رسول سے مسئلہ پوچھو۔

لوگوں نے جا کر عبداللہ بن مطرف سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے جو شخص دو حرمتوں کو پامال کرے اس کو تلوار کے ساتھ بیچ سے چیر دو۔

راوی کہتا ہے کہ پھر لوگوں نے یہ سوال حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس لکھا تو یا ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اس کا جو جواب لکھا وہ عبداللہ بن ابو مطرف کے قول کے مثل تھا۔

٥٣٧٤:... ہمیں خبر دی ابو سعد نے ان کو ابو احمد نے کہا میں نے ابن حماد سے سنا وہ کہتے تھے کہا بخاری نے عبداللہ بن مطرف کو صحبت حاصل ہے اور ان کی اسناد درست نہیں اور حدیث عجیب ہے۔

٥٣٧٥:... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کے علاوہ ان کو ابو عباس محمد بن یعقوب نے ان کو ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو سعید بن عفیر نے ان کو مسلمہ بن علی خشنی نے ان کو ابو عبدالرحمٰن کوفی نے ان کو سلیمان اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو حذیفہ بن یمان نے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت بچو تم اپنے آپ کو زنا سے کیونکہ اس میں چھ باتیں ہیں۔ تین دنیا میں ہیں اور تین آخرت میں۔ بہر حال جو تین دنیا میں ہیں وہ یہ ہیں کہ زنا کے چہرے سے رونق اور تازگی جاتی رہتی ہے۔ اور اس کی عمر گھٹا کی کمی کر دیتی ہے اور عمر چھوٹی ہوتی ہے۔ اور جو تین آخرت میں ہیں ایک تو اللہ کی ناراضگی ہے اور دوسرے بدترین حساب ہے اور اس کی جہنم ہے پھر کے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

ان سخط الله عليهم وفي العذاب هم خالدون

یہ کہ اللہ ناراض ہے ان پر اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

یہ اسناد ضعیف ہے۔ یہ راوی مسلمہ بن علی خشنی متروک الحدیث ہے اور ابو عبدالرحمٰن مجہول ہے۔ اور آیت میں جہنم میں ہمیشہ رکھنا کفار کے بارے میں آیا ہے۔

(٥٣٧٣) (١) فی ب (عمار) (٢) فی ب (معدان) والحدیث أخرجه المصنف فی (٣/٥٩٦) من طریق هارون التیمی عن الأعرج به وقال الذهبی. هارون ضعیف (٥٣٧٤) أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (٣/١٠٣٦) فی ترجمة رفدة بن قضاعة وهو لیس بالقوی (٥٣٧٥) أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (٣/١٠٣٦)

فصل:...... نکاح کی ترغیب دینا اس لئے کہ اس سے فرج کی حفاظت کرنے اور پاک دامنی اختیار کرنے میں مدد ملتی ہے

نکاح کی وجہ سے نظر اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے:

۵۴۷۶:...... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد نے ان کو حسن بن محمد بن صباح زعفرانی نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ منیٰ میں ان کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ملے ابن مسعود عثمان کو حدیث بیان کرنے لگے تو عثمان نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمن کیا ہم لوگ کسی جوان لڑکی کے ساتھ آپ کی شادی نہ کرادیں تاکہ وہ آپ کو آپ کا گذرا ہوا زمانہ یاد دلا دے۔ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔ بہر حال البتہ اگر آپ نے یہ بات کہی ہے تو سنئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے فرمایا تھا اے جوانوں کی جماعت جو شخص تم میں استطاعت رکھتا ہے نکاح کرنے کی اسے چاہئے کہ وہ شادی کرلے یہ چیز نگاہ کو سب سے زیادہ نیچے کرتی ہے (یعنی شرم حیا پیدا کرتی ہے) اور شرمگاہ کے لئے سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہے (یعنی پاک دامنی پیدا کرتی ہے) اور جو شخص نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھے اس پر روزے لازم ہیں بے شک روزہ اس کے لئے قوت باہ کو کم کرنے والا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ سے ان نے ابو معاویہ سے اور اس کو بخاری نے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت سے متعلق سوال کرنے والے تین آدمیوں کا واقعہ:

۵۴۷۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق نے ان کو سعید بن شریک نے ان کو ابن ابو مریم نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو حمید طویل نے کہ انہوں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے تھے کہ تین کا گروہ ازواج رسول کے پاس آئے وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے۔ ازواج رسول نے ان کو جب آپ کی عبادت کے بارے میں خبر دی تو گویا کہ انہوں نے اس کو کم سمجھا اور کہنے لگے کہ ہم کہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہاں؟ ہم کہاں ان کے مقام کو پہنچ سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ میں تو راتوں کو ہمیشہ عبادت کروں گا دوسرے نے کہا کہ میں مسلسل سال بھر میں روزے رکھوں گا کبھی روزہ نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے علیحدہ رہوں گا کبھی بھی شادی نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ایسی ایسی بات کہی ہے۔ خبردار اللہ کی قسم میں تم سب کی نسبت اللہ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اس کے لئے زیادہ تقویٰ اختیار کرتا ہوں مگر اس سب کچھ کے باوجود روزے رکھتا ہوں اور کبھی چھوڑ دیتا ہوں۔ رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے شادی بیاہ بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے) جو شخص میری سنت سے اور میرے طریقے سے منہ پھیرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے سعید بن ابو مریم سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابو ثابت کی حدیث سے اس نے انس سے۔

۵۴۷۸:...... اور ہم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص میری فطرت سے محبت کرتا ہے یا میری فطرت کو پسند کرتا ہے اس کو چاہئے کہ میری سنت اور طریقے سے محبت کرے اور میری سنت میں سے ہے نکاح کرنا۔

۵۴۷۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو ابو طالب نے ان کو بقیہ بن ولید حمصی نے۔ "الخ"

(۵۴۷۶)...... (۱) سقط من (ا)   (۵۴۷۷)...... (۱) فی ب (الا)

صاحب استطاعت شخص کو ضرور نکاح کرنا چاہئے:

۵۴۸۰:... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فضل بن جابر سقطی نے ان کو ابوطالب عبدالجبار بن عاصم نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو سلیمان بن موسیٰ نے ان کو مکحول نے ان کو غضیف بن حارث نے ان کو عطیہ بن بشر مازنی نے وہ کہتے ہیں کہ عکاف بن وداعہ ہلالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: اے عکاف کیا تیری بیوی ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں ہے۔ کیا کوئی باندی بھی نہیں؟ اس نے کہا نہیں تو آپ نے پوچھا کیا آسودہ حال ہو۔ اس نے جواب دیا جی ہاں الحمدللہ اللہ کا شکر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تو شیطانوں میں سے ہے۔ یا تو تم عیسائیوں کی رہبانیت سے ہو تو یہ دیگر بات ہے تو پھر تم انہیں میں۔ سے ہو اور یا تم ہم لوگوں میں سے ہو اگر ایسی بات ہے تو تم ایسے کرو جیسے ہم کرتے ہیں۔ بے شک ہماری سنت اور ہمارا طریقہ نکاح کرنے کا ہے۔ تم لوگوں میں سے شریر لوگ وہ ہیں جو بدون نکاح کے مجرد رہتے ہیں اور تمہارے مرنے والوں میں سب سے زیادہ رذیل اور بے عزت وہی ہیں جو تم میں سے بن نکاح کے اور مجرد مرتے ہیں۔ شیطان فاجر کے جو تکلیف اٹھاتے ہیں اپنے مال میں یا اپنے نفس کے لئے صالح مردوں عورتوں میں سے انتہائی عجیب شی مگر جو لوگ شادی کرتے ہیں اور پاک رہتے ہیں جو فحش کام سے اور بے حیائی سے بری اور پاک ہیں۔ اے عکاف شادی کر۔ بے شک عورتیں وہ تو حضرت ایوب علیہ السلام کے ساتھی ہیں ایوب علیہ السلام کی ہمراز ہیں یوسف کی ہم نوا ہیں۔ کرسف کی ہم نشین ہیں۔ عطیہ نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کرسف کون تھے؟ فرمایا کہ یہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی تھے کسی ساحل سمندر پر رہتے تھے دن کو روزہ رکھتے اور رات کو نفل پڑھتے نماز اور روزے میں کوئی فرق نہ آنے دیتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کافر ہو گئے تھے ایک عورت کے سبب سے کیونکہ وہ اس کے عشق میں مبتلا ہو گئے تھے لہٰذا جن عبادت وغیرہ پر وہ قائم تھے سب کچھ چھوڑ چھاڑ دیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس سابقہ عبادت اور نیکی کی وجہ سے مقبولیت دی اس نے پھر توبہ کی اور اللہ نے اس کی توبہ قبول کر لی۔ افسوس ہے تجھ پر شادی کر بے شک تو گنہگاروں میں سے ہے۔ عکاف نے کہا کہ میں شادی نہیں کروں گا یا رسول اللہ اس وقت تک جب تک آپ میری شادی نہیں کرائیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیری شادی کر دی ہے اللہ کے نام اور برکت کے ساتھ۔ کریمہ بنت کلثوم کے ساتھ۔ یہ الفاظ ابن عبدان کی روایت کے ہیں سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا عطیہ بن قیس کہ وہ عطیہ بن بشر ہی ہے جو بھائی ہے عبداللہ بن بشر کا۔

۵۴۸۱:... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان بن جریج نے ان کو ابوالمغلس نے ان کو ابونجیح نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص آسودہ حال ہے اور نکاح نہیں کرتا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

۵۴۸۲:... ہمیں خبر دی ابوطاہر محمد بن محمد فقیہ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ابن جریج نے پھر اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اسی کے مفہوم میں۔

۵۴۸۳:... ہمیں خبر دی ابوطاہر نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو معلی بن منصور نے ان کو محمد بن ثابت نے ان کو خبر دی ہارون بن رئاب نے ان کو ابونجیح نے۔ وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین ہے۔ مسکین ہے وہ آدمی جس کی بیوی نہیں ہے کہا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اگرچہ وہ غنی ہو مالدار ہو پھر بھی وہ مسکین ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ مال کے ساتھ غنی بھی ہو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکینہ ہے مسکینہ ہے وہ عورت جس کا مرد نہیں ہے پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا اگرچہ وہ بہت زیادہ کثیر المال ہو پھر بھی مسکینہ ہے؟ فرمایا اگرچہ مالدار بھی ہو۔ شیخ نے کہا کہ ابونجیح کا نام یسار ہے اور وہ والد ہے عبداللہ بن ابونجیح کا اور وہ تابعین میں سے ہے اور یہ

حدیث مرسل ہے۔

۵۴۸۴: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حسن بن موسیٰ اشیب نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو سعد بن شہاب نے ان کو سعید بن مسیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعد بن ابی وقاص سے وہ کہتے ہیں البتہ تحقیق رد کر دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کے اوپر مجرد رہنے کو اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت دے دیتے تو ہم لوگ اپنے آپ کو خصی اور نامرد کرا لیتے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں ابراہیم بن سعد کی روایت سے۔

۵۴۸۵: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابراہیم بن ابو سفیان نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حفص بن اخی انس نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے۔ شادی کرنے کے لئے اور ہمیں منع فرماتے تھے مجرد رہنے سے شدید منع کرنا اور فرماتے تھے کہ:

تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الانبیاء یوم القیمة

تم لوگ شادی کیا کرو بہت محبت کرنے والیوں اور بہت بچے جننے والی عورتوں کے ساتھ بے شک میں قیامت کے دن دیگر نبیوں کے ساتھ کثرت امت کا مقابلہ کروں گا۔

یہ حدیث نکاح کی ترغیب کے بارے میں جن میں سے بعض کو ہم نے یہاں ذکر کیا ہے اور بعض کو کتاب النکاح میں۔

۵۴۸۶: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو یعقوب بن اسحاق حضرمی نے ان کو خلیل بن مرہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب کوئی بندہ شادی کر لیتا ہے تو وہ نصف دین مکمل کر لیتا ہے لہذا باقی نصف میں وہ اللہ سے ڈرتا رہے

۵۴۸۷: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابو العباس نے ان کو احمد بن عیسیٰ بن زید لخمی نے ان کو عمرو بن ابو سلمہ نے تنیسی ان کو زہیر بن محمد نے ان کو عبدالرحمن بن زید نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نیک صالح بیوی عطا کرے۔ اللہ نے اس کی اعانت کر دی ہے اس کے نصف دین میں اسے چاہئے کہ باقی آدھے میں بھی اللہ سے ڈرتا رہے۔

شعب الایمان کا اڑتیسواں شعبہ

محفوظ اور محترم مالوں میں دست درازی سے ہاتھ کو روک لینا چوری کرنے کی حرمت ڈاکہ اور راہزنی کی حرمت بھی اسی میں داخل ہے

۱.....رشوت دینا:

(۱).....اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بہا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون.

تم لوگ ایک دوسرے کے مال آپس میں ناحق طریقے سے نہ کھایا کرو۔ تم انہیں حاکموں کی طرف ڈالتے ہو

تاکہ تم لوگوں کے مالوں کو گناہ کے طریقے پر کھا جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔

اللہ نے حاکموں کی طرف مال پیش کرنے کو حرام کیا ہے۔ تاکہ اس کے حکم سے وہ چیز حاصل کر سکے جس کا وہ مستحق نہیں ہے۔ باقی وہ اس کو یہ اپنے دل سے جانتے ہوئے لینا چاہتا ہے کہ میں باطل اور ناحق طریقے پر لے رہا ہوں۔

۲.....اور جھوٹی قسم کے ذریعہ مال اڑانا:

(۲).....ارشاد باری ہے:

ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق لہم فی الآخرۃ ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم.

بے شک جو لوگ اللہ کے عہد کے بدلے میں اور اپنی قسموں کے ساتھ حقیر قیمت خرید۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں کچھ حصہ بھی نہیں ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ان سے کلام کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا قیامت کے دن اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۳.....مذمت یہود:

یہود کی مذمت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(۳).....واخذہم الربا وقد نہوا عنہ واکلہم اموال الناس بالباطل واعتدنا للکافرین منہم عذابا الیما

اور ان کے سود لینے کی وجہ سے حالانکہ وہ اس سے منع کر دیے گئے تھے اور ان کے ناحق طریقے پر لوگوں کے مال کھانے کی وجہ سے۔

ہم نے ان میں سے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۴.....اللہ تعالیٰ نے ناپ تول میں کمی کرنے کو عظیم گناہ قرار دیا ہے:

(۴).....ارشاد باری:

ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوہم او وزنوہم یخسرون.

بڑی ہلاکت و خرابی ہے ان لوگوں کے لئے جو جس وقت لوگوں سے ماپ کر یا ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں

اور جب ان کو دیتے ہیں ماپ کر یا تول کر تو ان کو کم دیتے ہیں۔

(۵).....اور ارشاد فرمایا:

اوفوا الکیل اذا کلتم وزنوا بالقسطاس المستقیم.

پورا کیا کرو تم تولنے کو جب تم بھر کے دو اور تم تولا کرو سیدھی اور درست ترازوں کے ساتھ۔

علاوہ ازیں یہ تمام آیت بھی اسی مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

۵۔ جوئے کی حرمت:

(۶)۔ جوئے کے بارے میں ارشاد ہے:

وان تستقسموا بالازلام ذالکم فسق.

یہ کہ تقسیم کرو تم تیروں کے ساتھ یہ تمہارا عمل گناہ ہے۔

(۷)۔ نیز ارشاد فرمایا:

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ.

سوائے اس کے نہیں کہ شراب اور جوا اور بت اور تیر پانسے یہ حرام اور گندے شیطانی کام ہیں ان سے بچو۔

۶۔ چوری کی حرمت:

(۸)۔ چوری کے بارے میں فرمایا:

والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزاءً بما کسبا.

چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت کا ہاتھ کاٹ دو ان کے فعل کی سزا کے طور پر۔

۷۔ ڈاکے کی حرمت:

(۱)۔ ڈاکے اور راہزنی کے بارے میں فرمایا:

انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض.

سوائے اس کے نہیں ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا پھانسی دیے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پیر کاٹے جائیں یا ان کو جلا وطن کر دیا جائے۔

۵۳۸۸:... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ نے ان کو ابو بکر بن ابی العوام نے ان کو ابو عامر عقدی نے "ح"۔

۵۳۸۹:... اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو عامر نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو عبدالرحمٰن ابو بکرہ نے وہ کہتے ہیں ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا عید قربانی کے دن وہیں فرمایا یہ کون سا دن ہے یا یوں فرمایا تھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں کہتے ہیں حضور خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ عنقریب آپ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے اس کے بعد فرمایا کہ کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے یا یوں فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں لہٰذا آپ خاموش ہو گئے تو ہم نے سوچا کہ شاید آپ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ فلاں مہینہ نہیں ہے ہم نے کہا کہ جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے خون اور تمہارے دل

(۵۳۸۹) (۱) سقط من (ل)

حرام ہے جیسے تمہارے اس دن کی حرمت ہے۔

جیسے تمہارا یہ مہینہ محترم ہے جیسے تمہارا یہ شہر محترم ہے اس دن تک جب تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے۔ خبردار کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں پہنچا دیا ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ ہو جا۔ چاہیے کہ جو بھی موجود ہے وہ غیر موجود تک (یہ میرا پیغام) پہنچا دے بہت سارے لوگ جن کو پیغام پہنچایا جا رہا ہے ایسے ہوتے ہیں جو براہ راست سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے اور محفوظ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ خبردار میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ بعض تمہارا بعض کو قتل کرنے لگے۔

مسلمان کا خون، مال، عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے:

۵۲۹۰:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبدالملک بن عمرو نے ان کو ابو عامر نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن ابوبکرہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو منیٰ میں خطبہ دیا اور فرمایا بے شک تمہارے خون تمہارے مال تمہاری عزتیں تمہارے اوپر حرام ہیں جیسے تمہارا یہ دن محترم ہے یہ مہینہ محترم ہے جیسے تمہارا یہ شہر محترم ہے اس دن تک جب تم اپنے رب سے ملو گے اے اللہ تو گواہ ہو جا۔

اس کو بخاری مسلم نے روایت کیا ہے ابو عامر عقدی کی روایت سے۔

۵۲۹۱:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد بن مختویہ نے ان کو حارث بن ابو اسامہ نے ان کو ابوالنضر نے "ح" وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالفضل بن ابراہیم نے اور لفظ اس کے ابراہیم کے ہیں۔ ان کو خبر دی احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی لیث نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا تم میں کوئی آدمی کسی کے دودھ والے جانور کا اس کی اجازت کے بغیر دودھ نہ نکالا کرے کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات کو پسند کرے گا۔ کہ تمہاری بیٹھے کی چیز بغیر اجازت کوئی لے لے۔ (اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ) اس کے خزانے کا دروازہ توڑ دے گا اور اس کا کھانا کھا جائے گا۔ بے شک ان کے مویشیوں کے دودھ کے آ لے ان کے کھانے ان کے لئے جمع کرتے ہیں کسی کا جانور اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے اور اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے نافع سے اس نے مالک سے۔

مسلمان کا مال اس کی رضامندی کے بغیر لینا حلال نہیں:

۵۲۹۲:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن احمد بن حارث اصفہانی نے ان کو ابو محمد بن حیان نے ان کو ابوالشیخ نے ان کو حسن بن ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابو حرہ رقاشی نے ان کو ان کے چچا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کسی مرد مسلم کا مال (کسی کے لئے) حلال نہیں ہے مگر اس کی رضا اور خوشی کے ساتھ۔

۵۲۹۳:۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبیداللہ بن عمر بن علی فقیہ القاضی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے ان کو ان کے بھائی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے ان کو عبدالرحمن بن سعد نے ان کو ابو حمید ساعدی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مرد کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا عصا (لاٹھی) اس کی اجازت کے بغیر لے لے اور یہ اس لئے کہ اللہ نے سختی کے ساتھ مسلم کا مال مسلم پر حرام کر دیا ہے۔

۵۳۹۴:...... ہمیں خبر دی ہے عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابوبکر بن سایب نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو ایوب بن سلیمان بن بلال نے ان کو ابوبکر بن اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ابن ابی ذیب نے اس نے عبداللہ بن سایب بن عبداللہ سے اس نے ان کے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ تم میں سے کوئی آدمی اپنے ساتھی کا سامان نہ اٹھائے مذاق میں اور نہ ہی حقیقت میں جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے ساتھی کی لاٹھی وغیرہ لے لے تو اس کو چاہئے کہ اس کو واپس لوٹا دے۔

۵۳۹۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو زینب بنت ابو سلمہ نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک تم لوگ میرے پاس جھگڑا لے کر آتے ہو۔ شاید کہ بعض تمہارا اپنی حجت بیان کرنے میں دوسرے سے تیز ہو۔ اور میں بھی اس کے حق میں فیصلہ دے دوں اس کے مطابق جو کچھ میں نے اس سے سنا ہوگا۔ لہٰذا میں جس شخص کے لئے اس کے بھائی کے مال میں سے کوئی شئی کاٹ دوں اس کو چاہئے کہ اسے نہ لے۔ کیونکہ میں نے اس کے لئے آگ کا ٹکڑا کاٹ دیا ہوگا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

چوری کرنے والا چوری کے وقت مومن نہیں ہوتا:

۵۳۹۶:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ روایت ہے جو ہمیں بیان کی ہے ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چور چوری نہیں کرتا جب وہ چوری کرتا ہے حالانکہ وہ مومن ہو۔ اور کوئی زنا کرنے والا زنا نہیں کرتا جب وہ زنا کرتا ہے کہ وہ مومن ہو۔ اور کوئی شخص حد و نہیں پیتا یعنی شراب جب اسے پیتا ہے حالانکہ وہ مومن ہو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے نہیں چھینتا کوئی آدمی تم میں سے کسی محترم چیز جس کو مومن نگاہیں اٹھا کر دیکھتے رہ جائیں جب اسے تو جھپٹی مارتا ہے حالانکہ وہ مومن ہو اور کوئی شخص مال غنیمت میں سے نہیں چراتا جب وہ چرائے حالانکہ وہ مومن ہو۔ پس بچاؤ تم اپنے آپ کو بچاؤ اپنے آپ کو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے اور اس کو بخاری مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق سے۔

۵۳۹۷:...... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے استاذ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو فراش نے ان کو مدرک بن عمارہ نے ان کو ابن ابی اوفی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ زنا نہیں کرتا جب وہ زنا کرتا ہے حالانکہ وہ مومن ہو۔ اور نہیں چوری کرتا جب کوئی چوری کرتا ہے حالانکہ وہ مومن ہو اور نہیں شراب پیتا جب پیتا ہے حالانکہ وہ مومن ہو۔ اور نہیں چھینتا کوئی مال چھینے والا جب وہ چھینتا حالانکہ وہ مومن ہو۔

۵۳۹۸:...... انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے حکم سے اس نے ایک آدمی سے اس نے ابن ابی اوفی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل۔

۵۳۹۹:...... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے حافظ نے ان کو خبر دی ولید بن حماد بن جابر نے رملہ میں ان کو سلیمان بن عبدالرحمن نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو ابو مالک نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطا بن ابی رباح نے اس نے سنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ اے لوگو عسرت و تنگدستی تم لوگوں کو رزق طلب کرنے کے ناجائز اور حرام طریقوں پر نہ ابھارے میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی

(۵۳۹۷)...... اخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۸۲۳)

(۵۳۹۹)...... اخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۳/۸۸۳) في ترجمة خالد بن يزيد بن ابي مالك وهو ضعيف

اللہ علیہ وسلم سے دو فرماتے تھے۔ اے اللہ مجھے فقیری کی شکل میں زندگی دے اور مسکینی میں وفات دے اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں اٹھانا۔ بے شک سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائے۔

۵۵۰۰......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو مسلم بن خالد زنجی نے ان کو مصعب بن محمد بن شرحبیل نے ان کو شرحبیل کہا جاتا تھا کسی نے ان کو حدیث بیان کی ابوہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص چوری کا مال خریدے اور وہ جانتا ہو کہ یہ چوری کا ہے وہ اس کے عیب اور گناہ میں برابر کا شریک ہے۔

۵۵۰۱... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو احمد بن یوسف نے اور محمد بن حسین بن طرخان نے ان کو ابوحذیفہ نے اور ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ایک بالشت بھر زمین چوری کرے گا اس کو جہنم کی آگ میں سات زمینوں تک سے کاٹ کر طوق پہنایا جائے گا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے ہشام سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت:

۵۵۰۲... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خمیرویہ ہروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابن ابی ذئب نے حارث بن عبدالرحمن سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی تھی رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر۔

۵۵۰۳... ہمیں خبر دی ابونصر نے ان کو ابوالفضل نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر نے ان کو لیث نے ان کو ابوالخطاب نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ثوبان وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے لعنت فرمائی تھی رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر اور رشوت دلوانے والے پر یعنی جو شخص رشوت دینے لینے والے کے درمیان کام کرتا ہے اور بے شک یہ غنیمت کا مال ہے جس میں کچھ بھی حلال نہیں ہے تقسیم کرنے سے پہلے (کے برابر کوئی شئ) اور لینے والا اور دینے والا اور بے وقت طلاق مانگنے والیاں منافق ہیں۔ جب کوئی عورت جو اپنے شوہر سے طلاق مانگتی ہے بغیر پریشانی اور تکلیف کے یہ عورت کے لیے جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گی۔

اس کو یحییٰ بن ابوزائدہ نے روایت کیا ہے لیث سے اس نے ابوالخطاب سے اس نے ابوزرعہ سے اس نے ابوادریس سے اس نے ثوبان سے اور اس کو روایت کیا ہے معتمر بن سلیمان نے لیث سے اس نے ابوادریس سے اس نے ثوبان سے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور رشوت دلوانے والے کے بارے۔

۵۵۰۴... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبداللہ باب نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو عمار دہنی نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو مسروق بن اجدع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ سے رشوت کے بارے میں پوچھا ظلم اور فیصلے کے بارے میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون

جو شخص اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔

انہوں نے یہ ساری آیات پڑھ دیں لیکن سحت وہ کوئی آدمی کسی آدمی کے ذریعے صاحب اقتدار کے ظلم و زیادتی کے خلاف مدد طلب کرے اور اس کو کوئی ہدیہ دے۔ فرمایا کہ ایک آدمی نے حضرت مسروق سے مدد طلب کی اس زیادتی کے خلاف جو ابن زیاد کے بعض کارندوں نے اس کے ساتھ زیادتی کی تھی۔ یا تو ردیادنے کی تھی مسروق نے اس کی مدد کر دی جس کی وجہ سے اس نے اسے چھوڑ دیا تھا۔ لہذا اس آدمی نے ایک لونڈی مسروق کے لئے ہدیہ کی تو انہوں نے وہ واپس کر دی۔ اور فرمایا کہ میں آئندہ تیری کوئی حاجت اس سے طلب نہیں کروں گا۔ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی یہ حرام ہے۔

(سحت۔ رشوت۔ حرام کمائی۔ مال حرام کو کہتے ہیں۔ مترجم۔)

سود کھانے اور کھلانے اور لکھنے والے پر اللہ کی لعنت:

۵۵۰۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو عون بن ابو جحیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ نے لعنت فرمائی ہے سود کھانے والے کو اور کھلانے والے کو اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو الولید سے اس نے شعبہ سے۔

۵۵۰۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق نے ان کو ابو المثنی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو ہشیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الزبیر مکی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی تھی سود کھانے والے پر اور کھلانے والے پر اور اس کے دونوں گواہوں پر اور سود کو لکھنے والے پر۔ اور فرمایا تھا کہ وہ سب برابر ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن صباح سے اور دیگر نے ہشیم سے۔

۵۵۰۷:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو مقدم بن مطر نے ان کو ابو خلیفہ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو عبداللہ بن مرہ نے حارث بن عبداللہ سے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) لعنت فرمائی تھی سود کھانے والے کھلانے والے سود کو لکھنے والے اس کی گواہی دینے والوں پر جب کہ وہ اس کو جانتے ہوں اور گودنے والی اور گودوانے والی پر (یعنی جو عورتیں جسم کو گود کر نیل بھرتی ہیں یا بھرواتی ہیں خوبصورتی کے لئے۔ صدقہ اور زکوۃ روک لینے والا۔ ہجرت کرنے کے بعد دوبارہ واپس پھر جانے والا یہ سب ملعون ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر قیامت کے دن۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس قسم کے لوگوں پر لعنت:

۵۵۰۸:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو عفان نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو مجالد نے ان کو شعبی نے ان کو حارث نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس قسم کے لوگوں کو لعنت کی تھی۔ سود کھانے والا کھلانے والا دو گواہی دینے والے اس کو لکھنے والا اور گودنے والی اور گودوانے والی صدقہ زکوۃ نہ دینے والا۔ حلالہ کرنے والا اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔

۵۵۰۹:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ابن عطا نے ان کو عوف بن ابو رجاء نے ان کو سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس رات دیکھا جس رات میں مجھے سیر کرائی گئی تھی ایک آدمی کو جو ایک نہر میں تیر رہا تھا اور وہ پتھر کا لقمہ بنا رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے کہا گیا کہ یہ سود خور ہے۔

۵۵۱۰:...... ہمیں خبر دی ابو عمرو ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن ابو بکر مقدمی نے ان کو یحییٰ نے

ان کو ابن سعید نے ان کو عوف نے ان کو ابو رجاء نے ان کو سمرہ بن جندب نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے خواب کے بارے میں آپ نے فرمایا۔ پھر ہم لوگ ایک نہر پر آئے میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہ سرخ تھی خون کی مثل اچانک دیکھا تو اس میں ایک آدمی تیر رہا ہے اور نہر کے کنارے پر ایک آدمی کھڑا ہے جس نے بہت سارے پتھر جمع کر رکھے ہیں تیرنے والا تیرتا ہوا جب اس کے قریب آتا ہے جس نے پتھر جمع کر رکھے ہیں۔ تو اس کے سامنے منہ کھول لیتا ہے اور وہ پتھر اٹھا کر اس کے منہ میں مارتا ہے وہ پتھر لے کر تیرتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اور جتنا تیرنا چاہتا ہے تیر کر واپس اس کی طرف آتا ہے جب اس کے پاس آتا ہے تو منہ کھول لیتا ہے وہ پتھر اس کے منہ میں مارتا ہے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ دونوں نے کہا کہ آپ چلئے۔ پھر آپ نے پوری حدیث ذکر کی اس کے بعد اس کی تشریح میں فرمایا کہ بہر حال جو شخص نہر میں تیرتا ہے اور پتھر کا لقمہ دیا گیا ہے وہ سود خور ہے۔ بخاری نے اس کو حدیث عوف سے نقل کیا ہے۔

۵۵۱۱:ـــــ ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر کوفی نے کوفے میں اور ابو جعفر بن رحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو ابو نعیم نے ان کو شریک نے رکین بن ربیع سے ان کے والد سے اس نے عبداللہ سے اس نے اس کو مرفوع کیا ہے اس نے کہا کہ سود اگرچہ بہت زیادہ ہو اس کا انجام کمی کی طرف ہوتا ہے۔

۵۵۱۲:ـــــ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی رفاء ہروی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو یحییٰ بن زکریا نے ان کو اسرائیل نے ان کو رکین بن ربیع بن عمیلہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا نہیں کثرت سے کمایا سود کسی ایک نے بھی مگر اس کا انجام قلت کی طرف ہی ہوا۔

قیامت کے دن عرش کے سائے میں جگہ پانے والے لوگ:

۵۵۱۳:ـــــ ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو نے ان کو محمد بن یونس بن موسیٰ نے ان کو سہل بن حماد نے ان کو ابو عتاب نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ام درداء نے وہ کہتی ہیں کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے کہا اے رب کون سکونت کرے گا کل کو قیامت میں حظیرۃ القدس میں اور تیرے عرش کا سایہ حاصل کرے گا جس دن تیرے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اللہ نے فرمایا کہ اس میں اے موسیٰ وہ لوگ ہوں گے جن کی آنکھیں زنا میں نہیں دیکھتیں اور جو اپنے مال میں سود نہیں طلب کرتے اور جو لوگ اپنے فیصلوں پر رشوت نہیں لیتے مبارک باد ہی ہے ان کے لئے اور اچھا انجام ہے۔ یہ روایت موقوف ہے۔

۵۵۱۴:ـــــ ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عطاء خراسانی نے ان کو عبداللہ بن سلام نے انہوں نے فرمایا کہ سود کے بہتر گناہ ہیں ان میں سے سب سے چھوٹا گناہ (اتنا بڑا ہے) جیسے کوئی شخص اسلام میں آنے کے بعد اپنی سگی ماں کے ساتھ بدکاری کرے سود کا ایک درہم زیادہ شدید برا ہے تیس سے زائد بار زنا کرنے سے فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگوں کے لئے (قبروں سے) کھڑا ہونے کی اجازت دی جائے گی خواہ نیک ہو یا گنہگار مگر سود خور بے شک وہ نہیں کھڑا ہو گا مگر اس شخص کی مثل جس کو شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو۔

۵۵۱۵:ـــــ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو جعفر بن محمد بن حسن فریابی نے ان کو سلیمان نے

(۵۵۱۱)ـــــ (۱) فی أ (یزید) (۵۵۱۳)ـــــ (۱) فی ب (بالظلم)

(۵۵۱۵)ـــــ (۱) مابین المعکوفین ساقط من المخطوطة

یہ احتمال ہے کہ ابن عبدالرحمن ان کو حجاج بن شیخ نے ان کو زبیری نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو عبداللہ بن سلام نے انہوں نے کہا کہ سود میں بہتر گناہ ہیں اور ان میں سے کمتر گناہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے بدفعلی کرے یا اس سے زیادہ میرے خیال میں یہ گناہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے درپے ہو یہ روایت موقوف ہے۔

سود کھانا چھتیس مرتبہ بدکاری کرنے سے زیادہ برا ہے:

۵۵۱۶ ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو حماد بن اسامہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالعزیز بن رفیع نے ان کو ابن ابوملیکہ نے ان کو عبداللہ بن حنظلہ راہب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا کعب نے البتہ اگر میں چھتیس مرتبہ بدکاری کا ارتکاب کروں وہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس سے کہ ایک درہم سود کا کھاؤں جسے اللہ جانتا ہو کہ میں نے سود کھایا ہے۔ (شیخ) میرے نزدیک یہ عبارت "گناہ ہے" اور میں نے روایت کیا ہے جس سے زیادہ محمول فی اربی الربا ہے بخاری نے کہا ہے اس کا کوئی متابع نہیں۔

سود کھانا ماں کے ساتھ بدکاری کرنے سے بھی بدتر ہے:

۵۵۱۷ ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن سعد خولانی مصری نے ان کو ابن وہب نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عبداللہ بن سلام نے انہوں نے کہا کہ سود کے بہتر گناہ ہیں ان میں سے کمتر گناہ ایسا ہے جیسے کوئی برائی کرنے کے لئے اپنی ماں کے ساتھ لیٹ جائے اور سب بڑا سود بھی سودوں کا سود یا گناہوں کا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے بارے میں دست درازی کرے کہتے ہیں کہ میں اس کو گمان کرتا ہوں ابن وہب نے زیادہ کیا ابن جریج نے حدیث ابن ابوملیکہ سے اس نے عبداللہ بن حنظلہ بن راہب سے کہ انہوں نے کعب سے جو حدیث بیان کر رہے تھے مجھ میں تو یہ فرمایا کہ سود کا ایک درہم بھی لوگوں میں سے کوئی اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے حالانکہ وہ اس کو جانتا بھی ہے اگرچہ میں وہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہوگا۔

۵۵۱۸ ... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو یحییٰ بن اسماعیل نے ابن عیاش نے ان کو حسین بن قیس رحبی نے اس کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس بار زنا سے زیادہ سخت ہے اور فرمایا کہ وہ شخص جس کا گوشت حرام مال سے بنے آگ اس کے لئے بہتر ہے۔ اور روایت کیا گیا ہے اور سود کے بارے میں دوسرے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

۵۵۱۹ ... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عمرو بن علی نے ان کو ابن مہدی نے ان کو شعبہ نے ان کو زبید نے ان کو ابراہیم نے ان کو مسروق نے ان کو عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کے بہتر دروازے ہیں ان سب میں آسان یہ ہے کہ جیسے کوئی آدمی اپنی ماں سے زنا کرے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ کوئی اپنے مسلمان بھائی کی عزت میں دست درازی کرتا ہے۔

شیخ احمد نے کہا ہے یہ سند صحیح ہے اور متن منکر ہے اس اسناد کے ساتھ میں نہیں جانتا اس کو مگر محفوظ وہم کیا گیا ہے وہ داخل ہوا ہے واسطے بعض اسناد کے اس کی اسناد میں۔

۵۵۲۰ ... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمار موصلی نے ان کو عفیف بن

سالم نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سود کے ستر دروازے ہیں ان میں سے کمتر وہ ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے اوپر پڑ جائے۔

شیخ نے کہا ہے کہ اس اسناد کے ساتھ غریب ہے سوائے اس کے نہیں کہ پہچانی گئی ہے۔ عبداللہ بن زیاد کے ساتھ۔ عکرمہ سے اور عبداللہ بن زیاد سے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

۵۵۲۱:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو سعد بن عبدالحمید بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن زیاد یمامی نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سود کے ستر دروازے ہیں سب سے چھوٹا ایسے ہے جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے۔

۵۵۲۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو محمد بن ابو معشر نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک سود کے ستر وبال ہیں۔ ان میں سے چھوٹا وبال ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ گناہ کرے اور سب سے بڑا سود کسی آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کی عزت کے بارے میں دست درازی کرے۔

شیخ نے کہا ہے۔ کہ ابو معشر اور اور اس کا بیٹا غیر قوی ہیں اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن سعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے اور اس نے کہا ہے کہ مروی ہے ان کے دادا سے انہوں نے ابو ہریرہ سے اور عبداللہ سے مگر یہ ضعیف ہے۔

۵۵۲۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس قاسم بن قاسم سیاری نے مقام مرو میں ان کو محمد بن موسیٰ باسائی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابو مجاہد نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور آپ نے سود کا ذکر کیا اور اس کی برائی کو بہت بڑا بیان کیا۔ اور فرمایا۔

بے شک ایک آدمی جو سود کو حاصل کرتا ہے اللہ کے نزدیک گناہ میں چھتیس زناؤں سے زیادہ بڑا ہے اور بے شک سب سے بڑا سود یا گناہ کسی مسلمان مرد کی عزت ہے (ضائع کرنا ہے) ابو مجاہد اس کے ساتھ منفرد ہے۔ وہ عبداللہ بن کیسان مروزی ہے وہ ثابت سے جو کہ منکر الحدیث ہے۔

مال و دولت مل جانا اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی علامت ہے:

۵۵۲۴:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد جناح بن نذیر قاضی نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو ابان بن اسحٰق نے ان کو صباح بن محمد نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو ابان اسحٰق اسدی نے ان کو صباح بن محمد احمسی نے ان کو مرہ ہمدانی نے ان کو عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق تقسیم کر دیے ہیں جیسے تمہارے درمیان تمہارے رزق تقسیم کر دیے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ اس کو دنیا دیتا ہے جس کو پسند کرتا ہے اور جس کو وہ پسند نہیں کرتا۔ مگر دین صرف اسی کو دیتا ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ دین عطا کرتا ہے اس سے محبت کرتا ہے یا اس کو وہ پسند کرتا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل مسلمان نہ ہو اور زبان مسلمان نہ ہو اور وہ مومن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ اس کے پڑوسی اس کی ہلاکت خیزیوں سے محفوظ ہوں۔ پوچھا گیا کہ اس کی ہلاکت خیزیاں کیا کیا ہیں؟ فرمایا کہ اس کا ظلم اور زیادتی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۵۵۲۱) ـــ (۱) فی أ (داود)

فرمایا۔ جو بندہ حرام مال کماتا ہے اور اس میں سے صدقہ کرتا ہے اور خرچ کرتا ہے (ناممکن ہے) کہ اس میں برکت ہوگی (یعنی برکت نہیں ہوسکتی ہے) اور جو صدقہ کرتا ہے اس سے مال کم نہیں ہوتا۔ اور جو پیچھے چھوڑتا ہے اس کو آگ کے قریب کرتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ خبث کو خبیث کے ساتھ نہیں مٹاتے۔ یہ ابوعبداللہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

حرام مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا:

۵۵۲۵:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو جعفر بن سلیمان ان کو نضر بن شمیل نے ان کو جارود نے ان کو اوس نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تمہیں حیرت میں نہ ڈالے بازوں کی فراخی والا جو خون بہاتا ہے۔ بے شک اس کے لئے اللہ کے نزدیک کوئی قاتل ہے یا مقتول ہے جو مرا نہیں ہے۔ نہ حیرت زدہ کرے تمہیں وہ آدمی جو مال حرام کماتا ہے اگر اس کو خرچ کرتا ہے یا اس کے ساتھ صدقہ کرتا ہے۔ تو اس سے قبول نہیں ہوتا اور اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔ اور اگر اس میں سے کوئی شئی رہ جائے وہ اس کو آگ کے قریب کرتی ہے۔

۵۵۲۶:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابوعلی رحبی نے ان کو عکرمہ نے انکو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تم لوگوں کو حیرت زدہ نہ کرے بازوں کی کشادگی خون بہانے کے ساتھ (یعنی جو سب سے زیادہ قتل کرے) اور نہ حیرت زدہ کرے تم کو ناجائز طریقے سے مال جمع کرنے والا کیونکہ بے شک وہ اگر اس کے ساتھ صدقہ کرے گا تو اس سے قبول نہیں ہوگا اور جو کچھ اس میں سے باقی رہے گا وہ اس کو جہنم کے اور قریب کرے گا۔

۵۵۲۷:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو بشر بن آدم نے ان کو ابوعقیل یحییٰ بن متوکل نے ان کو عمر بن نافع نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ دنیا ہری بھری ہے (تر و تازہ ہے) میٹھی ہے جو شخص اس میں حلال طریقے پر مال کمائے گا اور جائز طریقے سے خرچ کرتا ہے اس پر اللہ اس کو ثواب دے گا۔ اور اس کو اپنی جنت میں داخل کرے گا۔ اور جو شخص اس دنیا میں حرام طریقے سے مال کمائے گا۔ اور ناجائز طریقے سے خرچ کرے گا اللہ اس کو ذلت کے گھر میں اتارے گا (یعنی داخل کرے گا) اور بہت سے لوگ اللہ اور اس کے رسول کے مال میں گھسنے والے ان کے لئے آگ ہوگی قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس وقت وہ بجھے گی ہم اس کو خوب بھڑکا دیں گے۔)

۵۵۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو عقبہ نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے جو شخص نیکی اور احسان کرے اسے چاہئے کہ وہ ثواب کی امید رکھے اور جو شخص برا کرے وہ اس کی بری جزا کو برا نہ جانے۔ اور جو شخص ناحق عزت وغلبہ حاصل کرے اللہ اس کو ذلت کا وارث بناتا ہے۔ جو شخص ناحق مال جمع کرتا ہے ظلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کو فقر و محتاجی کا وارث کرتا ہے بغیر کسی ظلم کے۔

۵۵۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو موسیٰ بن عبداللہ نے یہ کہ ان کے والد نے اپنے ایک غلام کو اصفہانی کے پاس چار ہزار درہم دے کر بھیجا۔ مال جو حد کر سولہ ہزار تک پہنچ گیا یا اس کے مثل ہو گیا ان کو اطلاع ملی کہ وہ فوت ہو گیا ہے (جس کو مال دیا تھا) یہ مال لینے گئے تو ان کو معلوم ہوا کہ وہ سود دیتا ہے مگر انہوں نے وہی اپنی رقم چار ہزار لے لئے اور باقی کو چھوڑ دیا۔

(۵۵۲۵)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۳۱۰) (۵۵۲۷)...... (۱) سقط من (أ)

چار شخص جنت میں داخل ہونے کے مستحق ہیں:

۵۵۳۰: ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ زاہد نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے ان کو ابراہیم بن خثیم نے عراک بن مالک نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار شخص ایسے ہیں جن کے بارے میں اللہ پر حق ہے کہ وہ ان کو نہ تو جنت میں داخل کرے اور نہ ہی ان کو اس کی نعمتیں چکھائے۔ دائمی اور عادی شرابی، سود خور، یتیم کا مال کھانے والا ناحق طریقے پر۔ والدین کا نافرمان۔

۵۵۳۱: ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالصمد بن علی بزار نے بغداد میں ان کو یعقوب بن یوسف نے یعنی ابراہیم قزوینی نے ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو عمرو بن ابی قیس نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ کچے پھل درختوں پر کھڑے خریدے جائیں حتیٰ کہ پک جائیں اور کھانے کے قابل ہو جائیں۔ اور فرمایا تھا کہ جس وقت زنا اور سود عام ہو جائے بستی میں تحقیق وہ لوگ اللہ کے عذاب کو اپنے نفسوں پر حلال کر لیتے ہیں۔

جس کو قرضہ دیا جائے اس سے کسی قسم کا نفع نہیں اٹھانا چاہیے:

۵۵۳۲: ...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو الحسین بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو ابو نعیم نے ان کو عبدالسلام نے ان کو شعبہ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ جب تم کسی مسلمان بھائی کو قرضہ دے دو تو تم اس کی سواری پر سوار نہ ہو اور نہ ہی تم اس کا ہدیہ قبول کرو ہاں مگر یہ کہ اگر تمہارے اور اس کے درمیان پہلے سے میل جول لین دین جاری ہو (تو پھر حرج نہیں ہے) اسی طرح کہا ہے یحییٰ بن سعید نے۔ اور اس کے سوا دیگر نے کہا کہ روایت ہے یحییٰ بن یزید ہنائی سے اور بعض نے اس کو مرفوع کیا ہے۔

۵۵۳۳: ...... ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو حفص بن عمر حوضی نے ان کو شعبہ نے ان کو سعید بن ابو بردہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا اور میں حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا انہوں نے مجھ سے فرمایا آپ گھر کب آئیں گے میں آپ کو ستو پلاؤں گا کھجوریں کھلاؤں گا۔ ہم ان کے پاس چلے گئے انہوں نے ہمیں ستو پلایا کھجوریں کھلائیں۔ پھر فرمایا بے شک تم سود کی دھرتی پر رہتے ہو وہاں سود عام ہے۔ جب تیرا کسی آدمی پر قرض ہو اور وہ تجھے گھاس کی گٹھڑی یا جو یا بھوسے کی گٹھڑی ہدیہ دے تو تم اسے نہ لینا کیونکہ اس میں بھی سود ہوگا۔

فصل:..... دین میں راست روی اور میانہ روی اختیار کرنا

جہاد کی فضیلت:

۵۵۳۴ ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابو اسحاق نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن نصر نے ان کو ابن وہب نے مجھے خبر دی ہے لیث نے یہ کہ سعید مقبری نے اس کو خبر دی ہے کہ عبداللہ بن ابوقتادہ حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور ان کے سامنے جہاد فی سبیل اللہ کا ذکر فرمایا۔ اور ایمان باللہ کا۔ یہ افضل اعمال میں سے ہے لہذا ایک آدمی نے کھڑے ہو کر سوال کیا یا رسول اللہ اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا کہ جی ہاں معاف ہو جائیں گے۔ بشرطیکہ اگر تو اللہ کی راہ میں مارا جائے اس حال میں کہ تو صابر ہو ثواب کا طالب ہو نے کی نیت رکھتا ہوا آگے بڑھنے والا ہو پیٹھ پھیر کر بھاگنے والا نہ ہو۔ پھر حضور نے فرمایا کہ تم نے کیسے کہا تھا؟ یعنی دوبارہ سوال دہرائیے اس نے پھر کہا کہ یہ بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں تو کیا مجھ سے میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ پھر دوبارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیتے ہوئے فرمایا جی ہاں بشرطیکہ آپ صبر کرنے والے ثواب کی امید رکھنے والے میرے جہاد میں آگے بڑھنے والے ہوں پیچھے بھاگنے والے نہ ہوں مگر قرض بے شک جبرائیل نے مجھ سے یہ بات کہی ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اس نے لیث بن سعد سے۔

۵۵۳۵ ..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسین بن محمد بن احمد بن زکریا نے ان کو ابو علی قبانی نے ان کو منصور بن ابو مزاحم نے۔ اخ''

شہید پر قرض ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا:

۵۵۳۶ ..... اور ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے دونوں نے کہا کہ ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو خبر دی علاء نے یعنی ابن عبدالرحمن نے ان کو ابو کثیر مولیٰ محمد بن جحش نے ان کو محمد بن جحش نے کہ انہوں نے کہا ایک دفعہ ہم لوگ جنازوں کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اس کے بعد اپنی ہتھیلی آپ نے اپنے ماتھے پر رکھ لی۔ اور فرمایا۔ سبحان اللہ اللہ نے کس قدر سختی اتاری ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگ خاموش رہے اس کے بعد ہم چلے گئے۔

جب اگلی صبح ہوئی تو میں نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون سی سختی ہے جو اتری ہے؟

آپ نے فرمایا کہ دین کے بارے میں ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کوئی آدمی اللہ کی راہ میں مارا جائے اس کے بعد دوبارہ زندہ کر دیا جائے پھر قتل ہو جائے پھر زندہ ہو جائے پھر قتل ہو جائے پھر زندہ ہو جائے پھر قتل ہو جائے اور اس پر قرض ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ الا یہ کہ جب تک کہ وہ اس کا قرض ادا نہ کر دے۔

مقروض شہید کا جنازہ پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار

۵۵۳۷ ..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابو اسحاق نے اور ابو بکر احمد بن حسین نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو بکیر بن عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے یہ کہ عبداللہ بن قتادہ نے ان کو حدیث بیان کی

ہے کہ اہل نجران کے ایک آدمی نے اس سے پوچھا تھا جبکہ وہ نافع بن جبیر کے پاس تھا اس نے کہا کہ آپ کیا جانتے ہیں؟ اس حدیث کے بارے میں جو ہمارے سامنے اس آدمی کے بارے میں ذکر ہوئی ہے جس پر دو دینار قرض تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جنازے کے لئے بلائے گئے تو آپ نے اس پر جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ (تیرے والد) ابوقتادہ نے وہ دو دینار قرض اپنے ذمے لے لیا تھا۔ کیا آپ نے اپنے والد سے اس کا تذکرہ سنا تھا۔ میں نے کہا کہ نہیں میں نے تو اپنے والد سے اس کا ذکر نہیں سنا تھا۔ لیکن مجھے اس بارے میں میرے گھر میں سے اس آدمی نے حدیث ذکر کی ہے جس کو میں جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتا۔ اس کے بعد نجرانی نے کہا کہ میں نے سنا تو عبداللہ بن عمرو بن عاص سے وہ کہتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کیا ملے گا اگر میں اللہ کی راہ میں قتل ہو گیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ملے گی جب وہ پیچھے ہٹ گیا کہا کہ بے شک جبرائیل نے ابھی ابھی مجھ سے سوال کیا ہے اس نے کہا ہے کہ مگر قرض بے شک وہ تجھ سے لیا جائے گا۔

۵۵۳۸: ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو یحییٰ بن ابوعبید نے ان کو سلمہ بن اکوع نے اس نے کہا کہ ہم لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اتنے میں کوئی جنازہ لایا گیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ اس پر آپ جنازہ پڑھا دیجئے آپ نے پوچھا کہ اس پر کسی کا قرض بھی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں ہے۔ کوئی شئی اور باقی چھوڑی ہے اس نے بولا کہ نہیں ہے آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھائی۔ اتنے میں ایک اور جنازہ لایا گیا لوگوں نے کہا حضور اس کا بھی جنازہ پڑھا دیجئے۔ آپ نے پوچھا کہ اس پر کسی کا قرض ہے بولے کہ نہیں ہے پوچھا کہ اس نے کوئی شئی چھوڑی ہے ترکہ میں؟ بولے کہ صرف تین دینار ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تین داغ ہیں۔ پھر تیسرا جنازہ آ گیا لوگوں نے کہا کہ حضور اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں ہے پھر آپ نے پوچھا کہ اس نے کوئی شئی ترکہ میں چھوڑی ہے لوگوں نے کہا کہ نہیں اور ہے وہ تین چھوڑ کر مرا آپ نے فرمایا جنازہ پڑھ لو اپنے ساتھی کا۔ ابوقتادہ نے کہا حضور آپ اس کا جنازہ پڑھا دیجئے اس کا قرض میرے ذمے ہے حضور نے اس کا جنازہ پڑھا دیا۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں مکی سے اور ابوعاصم سے اس نے روایت کی ہے۔

۵۵۳۹: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو ان کے والد نے ان کو حدیث بیان کی اسماء بنت یزید نے وہ کہتی ہے کہ حضور انصاریوں کے ایک آدمی کے جنازے میں بلائے گئے۔ جب میت کی چارپائی رکھی گئی اور حضور جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو فرمایا کہ کیا تمہارے ساتھی پر کوئی قرض ہے لوگوں نے کہا کہ جی ہاں ہے۔ اے اللہ کے نبی صرف دو دینار ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے ساتھی کے اوپر جنازہ پڑھ لو۔ ابوقتادہ انصاری نے کہا وہ میرے ذمے ہے اے اللہ کے نبی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

یعقوب نے کہا کہ یہ اس کا بھائی ہے عمرو بن مہاجر عمر بن عبدالعزیز کا محافظ اور وہ دونوں شام کے لوگوں میں سے ہیں۔ وہ دونوں ثقہ ہیں اور ان کی احادیث بہت اچھی حسن ہیں۔

۵۵۴۰: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو عفان بن مسلم نے۔ ح

اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو ابوالولید نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو قتادہ نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو معدان بن ابوطلحہ نے ان کو ثوبان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر گیا اس حال میں

(۵۵۴۰) (۱) غیر واضح فی (۱)

کہا تھا یعنی جو اس سے پاک تھا تکبر سے ۔ مال غنیمت کی چوری سے اور قرض سے وہ جنت میں داخل ہوگا ۔

شیخ نے فرمایا ۔ کہ میری کتاب میں ہے ۔ ابو عبداللہ سے مروی ہے کبر یعنی تکبر نہیں بلکہ کنز (زا کے ساتھ) اور ابو عوانہ کی حدیث میں ہے (را کے ساتھ ہے) ابو عیسیٰ نے کہا ہے کہ ابو عوانہ نے کہا ہے کہ اس کی حدیث میں الکبر ہے اور کہا ہے سعید بن ابو عروبہ نے اس نے قتادہ سے الکنز (زا کے ساتھ ۔)

۵۵۳۳: ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے اور ابوزکریا بن ابو اسحاق مزکی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو سعید ابو ایوب نے کہ اس نے قریش کے ایک آدمی سے سنا جسے ابو عبداللہ کہتے تھے ۔ کہ میں نے سنا ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے کہا بے شک اللہ کے نزدیک بڑے گناہوں میں سے ہے جس کو کبائر کے بعد رکھا جائے جن سے اللہ نے منع کیا ہے یہ کہ کوئی آدمی مر جائے اور اس پر قرض ہو جس کی ادائیگی کے لئے اس نے کوئی ترکہ نہ چھوڑا ہو ۔

۵۵۳۴: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو ابو عبدالرحمن مقری نے ان کو سعید بن ابو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبداللہ قرشی سے اور وہ جعفر بن ابو ربیعہ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے ۔ پھر اس نے اس کو ذکر کیا ۔ یہ اپنی اسناد کے ساتھ اور بخاری نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی تاریخ میں مقری سے اس نے سعید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہا ابن وہب ابو عبداللہ نے ۔

۵۵۳۵: ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم نے ان کو عمر بن ابو سلمہ نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ مومن کا نفس (یعنی روح) لٹکی رہتی ہے جب تک اس پر قرض رہے ۔

۵۵۳۶: اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح نے بن ہانی نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو ابو ثابت نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن ابو سلمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ۔ مومن کی روح اس کے قرض کے بدلے میں لٹکی رہتی ہے حتیٰ کہ اس کی طرف سے اس کو ادا کر دیا جائے ۔

۵۵۳۷: اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل حسن بن یعقوب عدل نے ان کو احمد بن عبدالوہاب نجدی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ۔ ''

اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب حافظ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عامر شعبی نے ان کو سمرہ بن جندب نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی جب نماز پڑھ کر متوجہ ہوئے فرمایا کہ یہاں پر بنی فلاں میں سے کوئی ہے ؟ لوگ خاموش ہوگئے اور طریقہ یہ تھا کہ جب پہلی بار آپ ان سے کچھ کہتے تو ادب کی وجہ سے لوگ فوراً بولنے کی جسارت نہیں کرتے تھے بلکہ خاموش ہوکر آپ کے فرمان کا انتظار کرتے تھے ۔ آپ نے پھر فرمایا کہ بنو فلاں میں سے کوئی یہاں موجود ہے ؟ ایک آدمی نے کہا کہ جی ہاں یہ فلاں آدمی ہے آپ نے فرمایا سنو بے شک تمہارا آدمی روک دیا گیا ہے جنت کے دروازے پر قرض کے بدلے میں جو اس پر تھا ۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اس کا قرض میرے ذمے ہے پھر اس نے وہ قرض ادا کر دیا ۔ اس کو روایت کیا فریابی نے یحییٰ سے شعبی سے اور اس نے اس میں زیادہ کیا ہے ۔ (اس عبارت کو کہ) اگر تم چاہو تو اس کو فدیہ دے دو اور اگر تم چاہو تو اس کو اللہ کے عذاب کے حوالے کر دو ۔ اور شعبی نے وہ ادا کر دینے کا تذکرہ نہیں کیا ۔

اور اس کو روایت کیا ہے سعید بن مسروق نے شعبی سے اس نے سمعان بن مشنج سے اس نے سمرہ بن جندب سے۔

۵۵۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ابن عون نے ان کو انس بن سیرین نے وہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ (آپ کیا فرماتے ہیں اس) آدمی کے بارے میں جو قرضے کے بدلے میں کوئی چیز خرید کرتا ہے حالانکہ وہ ادائیگی کا پورا پورا ارادہ رکھتا ہے۔ مگر وہ فوت ہو جاتا ہے اور اس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی جس کے ساتھ اس کی ادائیگی ہو سکے ابن عمر کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دھوکہ کرنے والے غدار اور دھوکہ باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب ہوگا جس سے وہ شخص پہچانا جائے گا۔

قرض لینے سے احتیاط کرنی چاہئے بالخصوص جب کہ ادائیگی کی صورت نہ ہو:

۵۵۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابوعمارہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البتہ اگر کوئی شخص رنگ برنگے (ٹکڑے جوڑ کر) لباس پہن لے یہ اس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسا قرضہ مانگے جس کی ادائیگی کی اس کے پاس کوئی صورت نہ ہو کہا ابوعبداللہ نے میں نے ابوعلی سے کہا کہ یہ ابوعمارہ کون ہے؟ اس نے کہا کہ طلاب بن حوشب شیبانی العوام کے بھائی ہیں۔ اور اس کے بارے میں نہیں الحدیث بیان کی سوائے یحییٰ بن یمان کے۔

۵۵۳۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو ہشیم نے ان کو عبدالحمید نے یعنی ابن جعفر نے ان کو حسین بن محمد یعنی انصاری نے ان کو ایک آدمی نے نمر بن قاسط سے اس نے صہیب بن سنان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو نسا آدمی عورت کی مہر مقرر کرتا ہے (حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ ادائیگی کا ارادہ نہیں رکھتا) مگر وہ اپنی بیوی کو اللہ کی قسم دے کر کہ میں ادا کروں گا اس کے ساتھ دھوکہ کرتا ہے۔ اور اس کی شرم گاہ اور عزت کو جھوٹ سے حلال کر لیتا ہے جس دن اللہ سے ملے گا اس دن زانی ہوگا۔ اور جو نسا آدمی کسی سے قرض لیتا ہے (حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ) اس کے مالک کی طرف ادا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا مگر وہ اس کو اللہ کا نام لے کر دھوکہ دیتا ہے۔ مگر اور اس کے مال کو حلال قرار دے لیتا ہے باطل طریقے پر جس دن اللہ کو ملے گا تو وہ چوری ہوگا۔

۵۵۳۹:...... اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو یوسف بن عدی نے ان کو یوسف بن محمد بن یزید بن صیفی بن صہیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے صہیب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ شادی کی اس کے بعد وہ مر گیا اس حال میں وہ اس کی مہر دینے کی نیت نہیں رکھتا تھا وہ زنا کرتا ہوا مر گیا۔

اور جس شخص نے کسی سے قرضہ لیا پھر وہ مر گیا اس حال میں کہ وہ اس قرضہ کو واپس دینے کی نیت نہیں رکھتا تھا وہ اس حال میں مر گیا کہ وہ چور تھا۔

۵۵۵۰:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابومحمد عبدالرحمٰن بن منذر رحزامی نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو ثور بن زید دیلی نے ان کو ابوالغیث نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص لوگوں سے مال لیتا ہے پھر اس کو وہ واپس کر دینے کا ارادہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ادا کروا دیتا ہے اور جو شخص لے کر ضائع کرنے کا اور واپس نہ دینے کا ارادہ کرتا ہے اللہ اس سے تلف اور ضائع کرا دیتا ہے۔

اور اسی کے مفہوم میں اس کو روایت کیا ہے سلیمان بن بلال نے ان کو ثور نے اور اسی وجہ سے اس کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۵۵۳۹)...... (۱) فی ب (زید) وھو خطأ

۵۵۵۱... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حفص تاجر نے ان کو ایوب نے ان کو عقیل بن خالد ایلی نے اور یونس بن یزید ایلی نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے جس شخص نے قرضہ اٹھایا اس کے بعد اس نے اس کو ادا کرنے کی جدوجہد کی مگر ادا کرنے سے پہلے ہی مر گیا میں اس کو ادا کرنے کا زیادہ حق دار ہوں۔ یعنی میں ذمہ دار ہوں۔

قرض لینا اپنے گلے کو گھونٹنے کی طرح ہے

۵۵۵۲... ہمیں خبر دی ابو محمد بن حسن نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حیوۃ بن شریح سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں بکر بن عمرو بن شعیب بن زرعہ معافری نے عقبہ بن عامر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگ اپنے آپ کا گلا نہ گھونٹو یا نفس کہا تھا یا جسم کہا تھا۔ صحابہ نے پوچھا کس چیز سے گلا گھونٹنا ہے فرمایا کہ قرضے۔

۵۵۵۳... کہا کرتے اور مجھے حدیث بیان کی ہے صفوان بن سلیم نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا کہ امن ہو جانے کے بعد اپنے دلوں کو خوف زدہ کرو۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا چیز ہمارے دلوں کو خوف زدہ کرے گی فرمایا کہ قرضہ کیا کہنے کہا ہے سنا عمر بن خیر حصیلی سے وہ کہتے ہیں کہ معاویہ بن ابوسفیان نے کہا کہ قرضہ زیادہ انسان کو تمام ہلا جاتا ہے۔

۵۵۵۴... کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن وہب نے ان کو خبر دی حارث بن نبہان نے ان کو یزید بن ابوخالد نے ان کو ایوب نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو قرض سے کیونکہ وہ رات کی فکر اور دن کی عاجزی و ذلت ہے۔

۵۵۵۵... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے عبدالرحمن بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ جس کے دل میں قرضے کا خوف بیٹھ جائے اس کی عقل کا ایک حصہ چلا جاتا ہے کہ مرنے تک واپس نہیں آتا۔

۵۵۵۶... اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن بکر بن خالد نے ان کو عبداللہ بن عباس بن ربیع حارثی نے اہل نجران یمن سے ثقات میں

۵۵۵۷... ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبدالرحمن بن سلمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے وہ وصیت کرتے ہوتے تھے کسی کی بھی آدمی کو فرماتے تھے۔

گناہ کم کرو تم پر موت آسان ہو گی قرضہ کم کرو آزادی سے زندہ رہو گے۔ قرشی نے فرمایا کہ اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

۵۵۵۸... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو ابوحفص بن شاہین نے ان کو ابن ابوداؤد نے ان کو عمرو بن عثمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو ابوحلبس نے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم نے کہا جو شخص کسی کے ساتھ نیکی کرے اسے بدلہ کی امید نہیں کرنی چاہئے اور جو شخص برائی کرے اسے اچھائی کی امید نہیں رکھنا چاہئے اور جو احمق فخر کرتے ہیں اپنی عزت حاصل کرتا ہے اللہ اس کو ذلت کا وارث بناتا ہے اور جو شخص ظلم کے ساتھ مال حاصل کرتا ہے اللہ اس کو بغیر ظلم کے فقر کا وارث کرتا ہے۔

تین شخصوں کا قرضہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ خود ادا کریں گے:

۵۵۵۹... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے

ان کو خبر دی ہے عبدالرحمن بن زیاد نے ان کو عمران بن عبدالمعافری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ بے شک مقروض آدمی جب مرجائے اور قرضہ ادا نہ کر جائے قیامت کے دن اس سے قرضہ کی ادائیگی کا تقاضا کیا جائے گا ہاں اس مقروض سے تقاضا نہیں ہوگا جو تین کاموں کے لئے قرضہ حاصل کرے۔ وہ آدمی جو اپنی طاقت اللہ کی راہ میں لگا کر کمزور ہو چکا ہے لہٰذا وہ قرضہ لیتا ہے تاکہ اس کے ذریعے اپنی طاقت بحال کرے اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کے مقابلے کے لئے دوسرا وہ آدمی جس کے پاس کوئی مسلمان مر رہا ہے مگر اس دیکھنے والے کے پاس اتنا بھی نہیں ہے کہ اس کے ساتھ وہ ایک کو کفن دے کر دفن کر سکے اگر وہ مرنے والے کے کفن دفن کے لئے قرضہ لیتا ہے پھر وہ قرضہ ادا کرنے سے قبل خود بھی مرجاتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے آپ کے گناہ میں پڑ جانے سے ڈرتا ہے اور وہ نکاح کر لیتا ہے تاکہ اپنے آپ کو پاکدامن رکھ سکے اپنے دین کو بچانے کے لئے۔ اور اس کام کے لئے وہ قرضہ لیتا ہے اور قرض ادا کرنے سے قبل فوت ہو جاتا ہے۔ ان سب لوگوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کا قرضہ خود ادا کرے گا۔

جعفر بن عون نے اس کا متابع بیان کیا ہے۔ اور ابوعبدالرحمن مقری عبدالرحمن بن زیاد سے وہ بکر بن سوادہ سے وہ عبدالرحمن بن رافع تنوخی سے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے معنی کے ساتھ۔

۵۵۶۰: ...... اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو ابوحذیفہ نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۱: ...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن اور ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی لیث بن سعد نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمن نے ان کو قاسم مولیٰ معاویہ نے ان کو خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص قرضہ لیتا ہے اور وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ اس کو چکا دے گا اور وہ اس کو ادا کرنے پر حریص ہے۔ پھر وہ مرجاتا ہے اور قرض ادا نہیں کر سکتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اس کے عزم کو پسند کرے جس چیز کے ساتھ وہ چاہے اپنی طرف سے اور وفات پانے والے کی مغفرت کردے۔ اور جو شخص قرض لیتا ہے اور وہ اس کو ادا کرنے کا ارادہ ہی نہیں رکھتا پھر وہ اسی حالت پر مرجاتا ہے اور قرضہ ادا نہیں کرتا۔ بے شک اس سے کہا جائے گا کہ تیرا یہ خیال تھا کہ ہم فلاں کو یعنی تیرے قرض خواہ کو تجھ سے اس کا حق نہیں دلوائیں گے۔ لہٰذا اس کی نیکیاں لی جائیں گی ان کے ساتھ قرض خواہ کی نیکیوں میں اضافہ کیا جائے گا اور اگر مقروض کے اعمال نامے میں نیکیاں ہی نہ ہوں تو پھر قرض خواہ کی برائیاں لی جائیں گی اور ان کو مقروض کی برائیوں میں ملا کر ان میں اضافہ کیا جائے گا۔

یہ روایت اسی طرح مرسلاً آئی ہے۔

۵۵۶۲: ...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم بن احمد یہ نعمانی نے مقام نعمانیہ میں ان کو احمد بن عبید زری نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ احد پہاڑ سونا بن کر تیسری بار میرے پاس آئے (اور میں اس کو لٹا دوں) اور میرے پاس اس میں سے کچھ باقی ہو مگر یہ کہ وہ قرضہ میں رکھا ہوا ہو جو مجھ پر ہو۔

۵۵۶۳: ...... میں نے سنا ابوعبداللہ حافظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن محمد بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوخلیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمن بن بکر سے انہوں نے ربیع بن مسلم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے ابوالقاسم سے فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات خوش نہیں لگتی کہ احد پہاڑ میرے لئے سونا ہو اور وہ تیسری بار میرے پاس آئے پھر اس میں

(۵۵۵۹) ــــ (۱) فی الأصل (ابوبکر)   (۲) ــــ فی ب (حلال)   (۵۵۶۱) ــــ (۱) سقط من (أ)
(۵۵۶۳) ــــ (۱) فی أ (دینار) وھو خطأ